

اندر مطالعه كاشوق اجاكر كرسك بلكه ان كى شخصيت كى تغييريس بعى معاون موسك

صحیح معنوں میں ملک قوم کی خدمت کرسکے۔ یہ چند کتب اسے نہ صرف اسلامی عقائد و نظریات سے آگاہی دیں گی بلکہ اس کی شخصیت میں صیح اسلامی کو بیدار کرنے میں

يى آيئے قوم كى تغير نو كى طرف!

اور اپنے پچوں، مجتبجوں بھانجوں اور دوستوں کو یہ کتب ان کی سالگرہ پر ان کی تغلیمی کامیابیوں پر ضرور تحفہ میں دیں۔

اسے بچاور اپے شاگر دکومطالعہ کی عادت بچین سے ڈالیے تاکہ مستقبل قریب میں آپ کا بچے کسی اعلیٰ منصب پر فائز ہو کر

التى ذمه دارى كومحسوس يجيح

بحيثيت باب، بحيثيت مال، ادر بحيثيت استاد

بيچ كسى بهى قوم كااثاثه موتے بيں اگر ان كى صحح خطوط پر تربيت نه مو تو ان كامستقبل داؤپرلگ جاتا ہے ہم نے اس كتاب میں انبیاء کرام عیبم السلام کی وعوت تبلیخ ان کی قومول کے حالات وواقعات کواس اسلوب میں تخریر کیاہے کہ جونہ صرف ان کے

### قصه سيدنا آدم طيدال

# زمین پر انسانی زندگی کی ابتداء

آج پورے گھر میں چہل پہل ہورہی تھی حیدرآبادے عنبرین آپاکے بچے، لاہورے بڑی آپاکے بچے اور کر اپٹی میں موجود زنیر ہ آپی کے بچے گرمیوں کی چھٹیاں گزارنے کیلئے لپٹی نانی کے گھر میں موجو دہتے۔

ماموں جان آگئے۔۔۔۔ ماموں جان آگئے۔۔۔۔ تمام بچے شور مجاتے ہوئے سعد کے گر د جمع ہو گئے۔

ارے ماموں جان کو سانس تولینے دو عنبرین آپانے اپنے اکلوتے بھائی کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ارے نہیں آیا! ان بچوں نے تومیری ساری تھکن دور کر دی۔ سعدنے بچوں کو پیار کرتے ہوئے کہا

ماموں جان! ماموں جان! آپ نے پچھلی د فعہ وعدہ کیا تھا کہ اگلی د فعہ چھٹیوں پر ہم آئیں گے تو آپ ہمیں قر آن حکیم کے سارے واقعات ستائیں گے۔

ارے ہاں ہاں! مجھے یادہے مجھے یادہ۔ سعدنے تابندہ کے بی انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن ماموں جان کب سنائیں مے ؟ زیدنے جلدی ہے ہوچھا۔

> یہ سب بچے توسعد کے دیوانے ہیں۔ زنیرہ آئی نے نانی جان کو پان دیتے ہوئے کہا۔ آج رات کوعشاء کی نماز کے فوراً بعد۔ سعدماموں نے صوفے سے اٹھتے ہوئے جواب دیا۔

ارے بیٹاأے (ماموں جان کو) منہ ہاتھ تود حولینے دو۔ بڑی آیائے بچوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔

جبكه زنيره آني كے تين بيٹے زيد، حسن اور على تھے بيٹى كوئى نہيں تھى۔ اچھابچوں بہ بتاؤعشاء کی نمازسب بچوںنے پڑھالی ہے؟ بى مامون جان! سب بچون نے ایک ساتھ كها ماموں جان! زنیرہ آئی کل بتار بی خمیس کہ شیطان لوگوں کو نیک کام نہیں کرنے دیتا۔ماموں جان ہیہ شیطان کون ہے؟ الم بانى في حجس سے يو چھار مامول جان! به شیطان کون ب؟ اوربه کهال رمتاب؟ حسن فے جیرت سے بوجھا۔ ہاں پچوں! یہ شیطان جو ہے یہ انسان کو بہکا تا ہے اس کو نیک راستے پر چلتے سے روکتا ہے گناہوں میں مبتلاء کر دیتا ہے۔ یہ انسان کا کھلا و شمن ہے۔ مگر ماموں جان! یہ ایساکیوں کر تاہے؟ اور بیر انسانوں کا دھمن کیوں ہے؟ علی نے پر جوش انداز میں ہو چھا۔ شیطان کے بارے میں جانے کیلئے توبڑی تفصیل در کارہے۔ سعدمامول نے کہا۔ ماموں جان تفصیل سنامے زیادہ مزہ آئے گا۔ جورریے نے چیکے ہوئے کہا۔ الله سبحانه و تعالی نے زمین وآسمان کی تخلیق کے بعد انسان کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اور سب سے پہلے سیّد نا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا سیّدنا آدم علیہ اللام سے پہلے کوئی انسان نہیں تھا اس لئے آپ کو ابوالبشر یعنی انسانوں کا باپ کہا جاتا ہے اس زمین کو انسانوں سے آباد کرنے کیلئے اللہ سجانہ و تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تا کہ زمین پر زندگی شروع ہو۔

رات کو عشاء کی نماز کے بعد تمام بیج (أم بانی،أم ایمن، تابندہ ،زید،أسید، جنید، جویربی، حسن اور علی) ورائنگ روم پس

بڑی آپاکی دو بیٹیاں اُم ہانی ،اُم ایمن اور ایک بیٹازید اور عنبرین آپا کے دو بیٹے جیند ،اسید اور دوئی بیٹیال تابندہ ،جویرب

سعدمامول کے گرد جمع ہو چکے تھے۔

الله سبحاند و تعالى في آدم عليه السلام كى پيدائش سے قبل فرشتوں پر اپنااراوه ظاہر فرمايا:

وَ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلِّهِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً \* (پ١-١٠٥هـ ٣٠٠)

اور یاد سیجے جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا بے فکک میں بنانے والا ہوں زمین میں (اپنا) نائب۔

فرشتوں کو بیہ فرمان من کر تعجب ہوا۔انہیں اللہ سجانہ و تعالیٰ کے ارادے پر اعتراض نہیں تھا۔فرشتے تو اللہ سجانہ و تعالیٰ

کی فرمانبر دار مخلوق ہیں کسی صورت بھی اللہ سیحانہ و تعالیٰ کی تافرمانی نہیں کرتے اللہ سبحانہ و تعالیٰ انہیں جو تھم دیتاہے وہ بحالاتے ہیں لیکن وہ جیران اس لئے تنھے کہ عمادت کیلئے تووہ کم نہ تنھے پھر اس نئ مخلوق کو کس مقصد کیلئے پیدا کیا جارہاہے۔انہوں نے اللہ سبحانہ و

أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُغْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحَنُ نُسَيِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۗ (بِالسرووالرو:٣٠) (اے ہمارے رب) کیا ایسے کو (ٹائب) کرے گاجو اس میں فساد پھیلائے گااور خونریزیال کرے گا

اور ہم تیری تسیع حداور پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں۔"

الله سجانه و تعالی نے فرمایا:۔

إِنَّ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ٥ (پ١-١٠ره القره:٣٠)

اے میرے فرشتوں بے فلک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

الله سجانه و تعالی تو ہر بات کو جامنا ہے خواہ ظاہر ہو یا پوشیرہ۔الله سجانه و تعالی کے علم میں بیہ بات بھی تنی که سیّد تا آدم عليه السلام كى اولا وبيس البياء كرام ، اولياء الله ، نيك صالح زابد ، عابد اور اس سے محبت كرنے والے لوگ بھى پيدا موں كے۔

الله سجاندو تعالی به مجی جانا تفاکه سیّدنا آدم علیه السلام کی اولا دیس سے ایسے لوگ مجی پیدا ہوں سے جوہرے کام کریں گے

ناحق لوگوں کو قتل کریں ہے ۔۔۔ چوری کریں ہے ۔۔۔ برشوت لیں ہے ۔۔۔ جھکڑا کریں ہے ۔۔۔ز بین میں فساد پھیلائیں ہے۔

ماموں جان! جھکڑا کرنے والے لوگ تواجھے نہیں ہوتے نا! حسن نے معصومیت سے یو چھا۔ ہاں بیٹا جو لوگ لڑتے جھڑتے ہیں وہ اجھے لوگ نہیں ہوتے۔

سعدماموں نے بیار بھری نظروں سے حسن کودیکھتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن ماموں جان!اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سیّد نا آدم علیہ السلام کو کمس طرح پیدا فرمایا۔

ہاں بیٹا۔اللہ سبحانہ و تعالی نے سیّد نا آدم علیہ السلام کو مٹی کی ایک مٹھی سے پیدا فرمایا۔

اس مٹی بھر مٹی کو تمام زمین سے لیااس مٹی میں ہر فتم کے ذرّات شامل ہے۔ سفید رنگ، سیاہ رنگ اور در میانی رنگ والی

مٹی لی گئی ای طرح پچھے مٹی زم زمین سے لی گئی اور پچھے سخت سے پھر اس مٹی کا گارا بنایا پھر اس گارے سے ایک صورت تیار کی ، یہ صورت آدمی کی تقی۔ پھر اس میں لیٹی روح پھو تکی اس طرح ان میں زندگی آئٹی، وہ حرکت کرنے لگے۔

ور مختلف مز اجوں کے ہیں۔ سیّد تا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعاتی منہ جو جلیل القدر صحابہ کرام میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعاتی علیہ وسلم

یں بہر اس کا مفہوم بتادیتا ہوں) اللہ سبحانہ و تعالی نے سیّد نا آدم علیہ السلام کو ایسی مٹی کی مٹھی سے پیدا فرمایا جس کو تمام زمین سے لیا کیا تھااس لئے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں وہ تمام خصوصیات ہیں جینے تشم کے رنگوں والی مٹی آپ کے جسم میں لگائی گئی۔ آپ کی اولاد میں استے بی رنگ پائے جاتے ہیں کوئی سفید رنگ کا ہے ، کوئی گندمی رنگ کا ہے اور کوئی کالے رنگ کا کوئی اچھا کوئی برا

کوئی نرم دل اور کوئی سخت مز اج۔ ماموں جان تو آپ کہدرہے ہتھے کہ مخلیق آدم کے وقت فرشتوں نے اللہ سجانہ و تعالیٰ سے کہاتھا کہ توالی مخلوق کو پیدا کر رہاہے

ماموں جان ہو آپ ہدرہے سے کہ حیری ادم نے وقت حر جوز مین میں فساد کرے گی اور خون بہائے گی۔ جنیدنے کہا۔

ال توبيو!

چونکہ فرشتے تخلیق آدم کی عکمت ہے ناوا تف تنے ای لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ تخلیق آدم کامقصد اور فرشتوں پر ان کی فضیلت وبرتزی واضح کر دی جائے چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام کو چھوٹی بڑی تمام اشیاء کا نام سکھا دیا اور پھر فرشتوں کے سامنے ان تمام چیزوں کو پیش کرکے فرمایا:۔

ثُمَّ عَرَضَعُمْ عَلَى الْمَلَيِكَةِ ﴿ فَقَالَ اَثَمِثُونِيْ بِأَسْمَا ءِ هَوُلَا ءِ إِنْ كُنْتُمْ طِيدِقِينَ ﴿ (پا-سوره بقره:٣١) پهرپیش کیاانبیس فرشتوں کے سامنے اور فرمایا بتاؤاتو مجھے نام ان چیزوں کے اگر تم (ایٹے اس میال میں) سیچ ہو۔

قَالُوْا سُبْحُنَكَ لَاعِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ﴿ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ٥ (بِالسروةِ ٥٣٢) عرض كرنے لكے ہر عيب سے پاك توبى ہے بچھ علم نہيں ہميں محر جنتا تونے ہميں سكھاديا۔ بے فنک توبى علم و تحكت والا ہے۔ پھر الله سبحانه و تعالى نے آدم عليه السلام سے فرمايا: اے آدم تم انہیں ان چیزوں کے تام بتادو۔ تو آدم علیہ السلام نے اُن تمام اشیاء کے نام بتادیئے۔ جب فرشتوں نے آدم ملیہ السلام کی وسعت علم اور اسے جز کا اعتراف کرلیا تو الله سجانہ و تعالی نے انہیں تھم دیا کہ اس كامطلب بكر علم كى بهت اجميت بمامول جان! حسن في وجها! ماموں جان ہماری مس بتاری تخیس کہ جو مخص علم حاصل کرنے کیلئے لکتا ہے۔اس کیلئے پر ندے اور محیلیاں بھی وعاکرتی ہیں۔ جويربين بيابانه كها علم پینجبروں کی میراث ہے اور مال فرعون، ہلان، شداد اور نمرود کی، مال خرج کرنے سے کم ہو تاہے مگر علم بڑھتاہے۔ مال کی حفاظت انسان خود کر تاہے لیکن علم انسان کی حفاظت کر تاہے۔ دیکھونامیہ عزت وسر فرازی علم بی کے سبب سے بی توہے۔

فرشے ان چیزوں کے نام نہیں بتاسکے، خاموش رہے انہیں بتانہ چل سکا کہ ان چیزوں کے نام کیابیں آخر انہوں نے عاجزی

وانكسارى سے الله سجاندو تعالى كى بار كاه يس عرض كى:\_

اور بغیرعلم کے بھی کوئی زندگی ہے۔

علم بی سے انسان انسان ہے علم جو نہ کیکھے وہ حیوان ہے

اور یاد کروجب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کو سجدہ کروسب نے سجدہ کیاسوائے شیطان کے اس نے اٹکار کیااور تکبر کیا اوروه کافرول میں سے ہو گیا۔ (پا۔ سوره بقره: ۳۲) لیکن ماموں جان اِسجدہ توسوائے اللہ سجانہ و تعالیٰ کے کسی کو بھی نہیں کیا جاتا۔ اُسیدنے جیرا تکی سے کہا۔ ہاں بیٹا! یہ سجدہ تعظیمی تھا، سجدہ عبادت نہیں تھا! سجدہ عبادت الله سجانہ و تعالیٰ کے سواکسی کیلئے جائز نہیں۔ فرشتوں کو سجدہ لفظیمی کا تھم دیا گیا تھا رہ عبادت والاسجدہ نہیں تھا جیسے سیّد نابوسف ملیہ السلام کے سامنے آپ کے بھائیوں نے تعظیماً سجدہ کیا تھا اس کا تفصیلی ذکر ہم بوسف علیہ السلام کے واقعے میں کریں گے۔ يهال بس انتاسجه لوا كه بهارے بى كى شريعت بيں سجده تعظيمى حرام ہے۔ پچھلى شريعتوں بيس جائز تھا اجهامامون! پر کیابوا! بان! تو پھر تمام فرشتے سجدہ میں گر گئے سوائے شیطان کے۔ ایک منٹ سعد! زنیر اآئی نہ جائے کب سے بیٹی سن رہی تھیں۔ جی آئی (سعدمامول فےادب سے کہا) سعد يبلي مير توبتاؤشيطان كون تها؟ كياده بهي ايك فرشته تها؟ سعد ماموں نے کہا کہ ہاں آئی میں ای طرف آرہاتھا۔ چند سیکنڈ کی خاموشی کے بعد پھر ماموں جان کی آواز کو نجی! وه ایک جن تقاء فرشته نہیں تھا!

بال تو پچو! میں بتارہاتھا کہ آدم علیہ السلام نے تمام اشیاء کے نام بتادیئے۔ تو الله سبحانہ و تعالیٰ نے ان فر شتوں کو تھم دیا کہ

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلِّمِكَةِ اشْجُدُوا لِأَدَمَ فَسَجَدُوًّا إِلَّا إِبْلِيْسَ ۚ أَبِي وَاشْتَكُنَوَ ۚ وَكَانَ مِنَ الْكُفِرِيْنَ ٥

آدم عليدالسلام كوسجده كرو

جب فرشتوں نے دیکھا کہ شیطان نے سجدہ نہیں کیا تووہ دوبارہ سجدے میں گرگئے۔ اللہ سجانہ و تعالیٰ نے ابلیس یعنی شیطان سے یو چھا!

قَالَ بِالبِيشَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسَجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَىَّ \* أَسْتَكُبَرْتَ أَمْر كُنْتَ مِنَ الْمَالِينَ و قَالَ أَنَا خَيْرُ مِنْهُ \* خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَ خَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ و (پ٣٣ـ سروس: ١٤٥ـ ٢٥)

اے ایلیس تجھے اس کوسجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جے میں نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ کیا تجھے غرور آگیا یا تو تھاہی مغرورل میں سے تو ابلیس کہنے لگا کہ میں اس سے افضل ہوں تو نے جھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔ ابلیس کو اللہ سبحانہ و تعالی نے آگ سے پیدا کیا تھا اس میں اس کا اپنا کوئی کمال نہیں تھا پھر بھی وہ غرور کرنے لگا اپنے آپ کو افضل

بہ من و اللہ بالد کر ماں سے اللہ سیانہ و تعالیٰ بہتر جانتا تھا کہ ان میں افضل کون ہے یہ غرور اور تکبر ابلیس کو اللہ سیانہ و تعالیٰ سیھنے لگا اور گمر ابی میں پڑ کیا حالا نکہ اللہ سیحانہ و تعالیٰ کے اس کو جنت سے نکال دیاسا تھے بی اس پر لعنت فرمائی کی نافرمانی کی طرف لے کیا اور ضد وہٹ و هر می کی وجہ سے اللہ سیحانہ و تعالیٰ نے اس کو جنت سے نکال دیاسا تھے بی اس پر لعنت فرمائی تو یہاں سے فکل جاتو مر دو دہے۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيْمٌ ، وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيَّ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ ، (پ٣٣-سوره ص: ٤٨- ٤٨) توجنت سے لکل جااتوم دود ہے اور بے فک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔

دیکھا بچو! آپ نے اللہ کے ٹبی کی تعظیم اور اوب نہ کرنے کی وجہ سے سینکڑوں سال عبادت کرنے والے کو جنت سے تکال دیا گیانہ صرف میر کھے) تکال دیا گیانہ صرف میر کہ تکالا گیا بلکہ ذلت و نامر ادی کے ساتھ تکالا گیا۔ (اللہ سجانہ و تعالی اپنی پناہ میں رکھے)

پر ا پر کیاموا! تابنده نے بے تابی سے بوچھا۔

شیطان نے ایک تو اللہ سجانہ و تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اس پر نادم اور شر مندہ ہونے کے بجائے اکڑتا چلا گیا اور آدم علیہ السلام کے حسد نے اس کو اس قدر گستاخ اور بد تمیز کر دیا کہ اللہ سجانہ و تعالیٰ سے کہنے لگا۔

تونے مجھے اپنی در گاہ رحمت سے دھتکار دیاہے اس آدم کی وجہ سے۔اچھاتو پھر مجھے اتنی مہلت قیامت تک دے دے کہ میں اس کی اولاد کو پہکاؤں ،ان کو آپس میں لڑاؤں،انہیں تیری نافرمانی پر اکساؤں ،اِن میں نفرت ،بغض، کینہ پیدا کروں اور انہیں قتل وغارت گری پرلگادوں۔

پر کیا ہواماموں جان! علی نے دلچیں سے ہو چھا۔

الله سبحانه و تعالى في فرمايا:

مے انہیں میں گمر اہنہ کر سکوں گا۔

جبنم كاايندهن بن جائے۔

قَالَ إِنَّكَ مِنَ المُنْظَرِيْنَ ( بِلَ سوره اعراف: ١٥)

فرمایابے فٹک تومہلت دیے ہووں میں سے ہے۔

البندجونيك بول مع ، مخلص بول مع ،عبادت كزار بول مع تيرے نبيوں اور رسولوں سے سچى محبت كرتے والے بول

ان کے در میان نفر تیں پیدا کر دے ان کو اچھے کاموں سے مٹاکر برے کاموں پر لگادے۔

اور حضرت آدم عليه اللام كى انسيت كيلي آپكى بائي ليلى سے حضرت حوامليهااللام كوپيدافرمايا-

مركيابوامامون جان! تابنده في حسب معمول بي تابي ي وجما

ستناہوں کی طرف لاؤں گاان کے ذہنوں میں فکوک وشبہات کے کانٹے چیموؤں گاحرام چیزوں کو ان کے سامنے خوبصورت بناکر پیش کروں گا بہاں تک کہ یہ تیری نافرمانی کریں ہے اور تیری نعبتوں کا اٹکار کریں ہے۔

جب الميس كومعلوم موسمياكه اس قيامت تك كى مبلت المسمى به تواكر كريم لكار

اس وفت سے ابلیس انسان کا دهمن ہے اور اس کوشش میں معروف رہتا ہے کہ سمی طرح انسان کو ممراہ کردے

اور ان سے جھوٹ ، غیبت، حسد، کمبر، غرور ، چوری اور دیگر برے کام کروائے تاکہ انسان جنت میں نہ جاسکے اور

اوہ! توب ہے شیطان کامقصد کہ آوم ملیہ السلام کی اولاد کو جہنم کی آگ میں دھکیل دے۔ حسن نے سوچتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد الله سیحانہ و تعالی نے شیطان کو جنت سے نکال دیا اور سیّدنا آدم علیہ اللام کو تھم دیا کہ وہ جنت میں رہیں۔

اے اللہ! میں تیری عزت کی قتم کھا کر کہتا ہوں آدم کی اولاد کو ضرور ضرور بہکاؤں گا ، انہیں ہر ست سے تھیر کر

ارے ایک بہت اہم بات توش آپ کوبتانا بھول بی گیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی مخلیق کے بعد اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کی پشت سے ان کی تمام اولاد جو قیامت تک آنے والی تھی سب کو باہر نکالا تمام اولادِ آدم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایانہ

> اَکَسْتُ بِرَبِّحُمْ ﴿ (پ٨-موره اعراف: ١٢٢) کيايس تمهارارت نہيں ہوں؟

> > ب نے بیک آواز ہو کر کھا:۔

قَالُوْ اللَّهُ (پ۸۔سورہ اعراف:۱۷۲) کیول نہیں اے ہارے رب۔

اُس کے بعد ایک خاص محفل منعقد ہوئی جے پہلی محفل میلاد مصطفے سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کہا جاسکتا ہے جس میں صرف تمام انبیاء کرام عیبم السلام مدعو تھے اُن سب سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عہد لیا۔

معلوم ہے کس چیز کاعبد!

نہیں! ماموں جان تمام بچوں نے ایک ساتھ جواب دیا۔

قرآن كريم في اس محفل ميلاد كاذكراس طرح كياب:-

رَ إِذَ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّيِهِنَ لَمَا اتَيْتُكُمْ مِنْ كِتْبٍ وَّحِكُمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولُ مُّصَدِقُ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ ءَاقِرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلَى ذٰلِكُمْ اِصْرِى ۚ قَالُوۤا اَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوۤا وَانَا وَرَكُوهِ مِنْ اللّٰهُ مِنْ مِنْ مُوْرِدُنُهُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلَى ذٰلِكُمْ اِصْرِى ۚ قَالُوۤا اَقْرَرْنَا ۚ قالَ فَاشْهَدُوۤا وَانَا

مَعَكُمْ مِنَ الشَّهِدِيْنَ ۞ فَعَنْ تَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَيِكَ هُمُ الْفُسِقُونَ ۞ (ڀ٣سوره آل عمران: ٨١-٨٢) اور ياد كروجب لياالله (سجانہ و تعالی) نے انبياء سے پختہ وعدہ كه قتم ہے تهيس اس كی جوءووں پس تم كوكتاب اور حكمت سے

پھر تھریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والاہوان (کتابوں) کی جو تمہارے پاس ہیں تو ضرور ضرور ایمان لانااس پر

اور ضرور ضرور مدد کرنااس کی (اس کے بعد) فرمایا کہ تم نے اقرار کرلیااور اٹھالیا تم نے اس پر میر ابھاری ذمہ ؟سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا (اللہ نے) فرمایا تو گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں پھر جو کوئی پھرے اس (پختہ عہد) کے بعد تووہی لوگ فاسق ہیں۔

.

🦠 تو پچوں میر متھی پہلی میلاد مصطفے سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پہلی محفل 🤌

اچھا بچو! تو آدم علیہ السلام جنت میں رہنے رہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہواور اس میں ہے جتناچاہو کھاؤ پیو مگر فلاں در خت کا کچل مت کھانا۔

ماموں جان وہ کس چیز کا در خت تھا؟ حسن نے پوچھا۔

بچو! اس کے بارے میں کوئی واضح بات نہیں ملتی کہ وہ کس چیز کا در خت تھا بعض علاء کرام نے خیال ظاہر کیاہے کہ

وہ گندم کا در خت تھا بہر حال وہ جس چیز کا بھی در خت تھا اللہ سجانہ و تعالیٰ نے حضرت آ دم اور حواطیبم السلام کواس کے پاس جانے سے

ستیرنا آدم علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے تھم کی تعبیل کی۔ان کی زندگی آرام وسکون سے گزرنے لگی وہ جنت کے پھل

کھاتے اس میں بہنے والی دووھ اور شہد کی نہرول سے لطف اندوز ہوتے ، جنت کی خوبصورت سیر گاہوں میں کھومتے پھرتے اور الله سبحانہ و تعالیٰ کا شکر اداکرتے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمہ و شکاء کرتے اور اس کی عبادت کرتے اور اس ور خت کے قریب بھی

نہیں جاتے جس سے اللہ سجانہ و تعالیٰ نے انہیں رو کا تھا۔

شیطان پرسب دیکھتا اور دل ہی دل ہیں چے و تاب کھا تامارے غصے کے اس کابرا حال ہو گیا اس کے سینے پر سانپ لوٹنے لگے بری طرح تلملانے لگا آخراس سے رہانہیں گیااور اس نے یہ تہیہ کرلیا کہ ان کو جنت سے ضرور نکلواکر وم لے گا۔

> ایک دن ان کے پاس آیا اور بھولی شکل بناکر کہنے لگا۔ میں تم دونوں کاد یکھتا ہوں کہ تم آرام وسکون سے زندگی بسر کررہے ہو۔

ہاں الحمد للدایسانی ہے، اللہ کا شکر ہے تمام تعریفیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ بی کیلیے ہیں۔

اب شیطان نے کہانہ میں متہیں اس ور خت کے بارے میں نہیں بتاؤں جس کے پھل کو کھا کرتم بمیشہ کیلئے اس جنت کے باس بن جاؤ گے۔

انہول نے ہو چھا کہ وہ کون سے در خت کا پھل ہے؟

شیطان نے اس در خت کی طرف اشارہ کیا جس کو ان کیلئے ممنون قرار دیا حمیاتھا۔

ابلیس کی بات من کر انہوں نے کہا۔

الله سجانہ و تعالی نے جمیں تھم دیاہے کہ ہم اس در حت کا کھل نہ کھائیں ہم اپنے رب کی نافر مانی نہیں کرسکتے۔

جب شیطان نے دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام اس کی بات مانے کو تیار بی نہیں ہیں۔ ...

تواس نے ان کو پھسلاتے ہوئے کہا کہ

حميس معلوم ہے كہ الله سجاند و تعالى نے حميس اس در خت كا كھانے سے كيوں منع كيا تھا۔

دونون نے جواب دیا۔

ہمیں نہیں معلوم۔

ابلیس نے کہا کہ

حمیس تمہارے رہ نے اس در خت کا کھل کھانے ہے اس لئے منع کیا تھا کہ اس وقت تمہارامعدہ اس در خت کے کھل کو ہمنے منع ہضم نہیں کر سکتا تھا اب تو حمہیں جنت میں رہتے ہوئے کانی عرصہ ہو گیا اور اگر تم نے اس کھل کو کھا لیا تو تم ہمیشہ اس جنت میں رہو ہے مہمی بھی اس جنت سے نہیں ٹکالے جاؤ ہے۔

سیّد تا آدم علیه السلام اور حضرت حواطیهاالسلام نے اب بھی اس کی بات نہیں مانی ادھر ابلیس بھی برابر کو مشش کر تار بلہ آخر اس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی قشم کھا کر اپنی بات پر اصر ار کیا۔

جب اس نے قسم کھائی توحفرت حواطبہااللام کو واقعی یقین ہوگیا کہ یہ بچ بول رہاہے انہوں نے بھی حضرت آدم علیہ اللام سے کہا کہ جب یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قسم کھارہاہے تو جھوٹ تو نہیں بولے گایہ کہہ کر حضرت حوانے خود بھی اس درخت کا پھل کھالیا اور حضرت آدم علیہ اللام کو بھی اس درخت کا پھل کچلا دیا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان دونوں کو اس درخت کا پھل کھانے سے منع فرمایا تھا جب تک وہ اس درخت سے دور رہے اور اس درخت کے پھل کونمیں کھایا آرام وسکون سے زعدگی بسر کرتے رہے جنت بیں تو آرام بی آرام تھا۔ آسا تھیں بی آسا تھیں مجوک کیا چیز ہے ، پیاس کے کہتے ہیں، سر دی کیا ہوتی ہے، گرمی کھے کہتے ہیں ڈر کیا ہو تاہے، خصہ کے کہتے ہیں، شر مندگی کس چیز کا نام ہے۔

لیکن جو نبی انہوں نے اس در حت کا کھل کھایا جنتی لباس ان کے جسموں سے اُڑ گیا دونوں سخت پھیان ہوئے اور جنت کے پتوں سے اپنا جسم ڈھانینے گئے۔

اس پر الله سجانه و تعالی نے ان سے فرمایا:۔

" کیا ہیں نے تم دونوں کو اس در خت سے نہ روکا تھا اور بیر نہ کہا تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا دھمن ہے" دونوں نے اللہ سجانہ و تعالیٰ کے حضور گڑ گڑ اتے ہوئے عاجزی وانکساری سے عرض کیا:۔

"اے ہمارے رہ ہم نے لینی جانوں پر ظلم کیا اگر تونے ہمیں معاف نہ کیا تو واقعی ہم نقصان اٹھانے والوں بیں ہے ہو جائیں گے" اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کو جنت سے بیچے اترنے کا تھم دیا۔

قرآن كريم كے الفاظ يدين :ـ

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِينَمًا وَلِمَا يَأْتِيَنَكُمْ مِنِيَ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاى فَلَا خَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَخْوَنُوْنَ وَالَّذِينَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِالْبِيْنَا أُولَبِكَ أَصْحُبُ النَّارِ فَهُمْ فِيْهَا خُلِدُوْنَ ﴿ (بِالسوره بقره ٢٩٣٨) جمنے تھم دیا کہ اتر جاوَاس جنت سے سب کے سب پھر اگر آئے تمہارے پاس میری طرف سے (پیغام ہدایت) توجس نے بیروی کی میری ہدایت کی انہیں نہ توکوئی خوف ہوگا اور نہ وہ شمکین ہوں گے۔وہ اس میں بیشہ رہیں گے۔

آدم علیہ السلام سے بیہ بھول تو ہوگئ مگر آپ اس پر اس قدر شر مندہ ہوئے کہ آنسودی کے دریا بہادیئے دن رات آپ کی آگھول سے اشکوں کا بینابرستارہا۔

کئی سال اس طرح گزر گئے اپنے میں ان کو یاد آیا کہ مجھ کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جب پیدا کیا تھا اور روح خاص میرے اندر پھو کئی تھی اس دفت میں نے اپنے سر کوعرش کی طرف اٹھا یا تھا اس جگہ لکھاد یکھا۔

لااله الاالث محسدر سول الثسد

اس سے معلوم ہو تاہے کہ بیہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کاسب سے محبوب بندہ ہے اس لئے حضرت آدم علیہ السلام نے حضور نبی کریم ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعاما تکی۔

اسئلك بحق محمّد ان غفرت لي (تغيرعزيزي، ييقي، طراني)

اے اللہ میں تجھے محد مصطفے ملی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقہ سے التجاکر تابوں کہ تو مجھے بخش دے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کی بخشش فرمائی اور وحی بھیجی کہ محمد (صلیاللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کہاں سے جاناتونے۔انہوں نے تمام ماجرا ک

الله سجانه وتعالى في فرمايان

اے آدم اگر میں محر (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کو پیدائہ فرما تا تو تجھ کو بھی پیدائہ کرتا۔

تمام بچے پوری توجہ سے سن رہے تھے۔

تو بچوا آپ کی سجھ میں یہ بات تو آگئ ہوگی کہ شیطان کیوں انسان کا دھمن ہے اور یہ انسان کو کیوں بہکا تاہے۔

جى مامول جان إسب بچول نے ایک ساتھ کہا۔

خیر آ مے بھی سیں۔ زبین پرسیدنا آدم علیہ السلام اور حصرت حواعلیاالسلام کی زندگی جنت سے بالکل مختلف متھی۔

جنت میں ان کو بغیر کسی محنت کے لباس ، کھانا پینااور دیگر زندگی کی سہولیات میسر تھیں لیکن دنیا میں آکر ان کو روزی کی تلاش کرناپڑی تب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حضرت جبر ائٹل علیہ السلام گندم کے سات دانے لے کر تشریف لائے

دور آپ کوید دے دیئے۔ آپ نے فرمایایہ کیا ہے؟ اور اس کا میں کیا کروں؟ حضرت جر ائیل نے کہا کہ اسے زمین میں بود یج

اس سے ایک فصل أمے گی آپ اس کی کٹائی کرکے صفائی کرنا پھر اس کو چیں کر آٹا گوندھنا اور اس سے روٹیاں بناکر کھانا

آئندہ زمین پر آپ کی اور آپ کی تمام اولا و کی بھی غذاہو گی للبذااب وہ روزی کیلئے تھیتی باڑی کرتے مل چلاتے ، رہنے کیلئے مکان اور

بہنے کیلئے کیڑے حاصل کرنے کیلئے بھی ان کو جنتو کرنا پڑتی۔

ای طرح سیدہ حواملیہااللام کے ذہے گھر کے اندرونی معاملات بھی تنجے کھانا پکانا گھر کی حفاظت کرنا، پچوں کی دیکیہ بھال کرنا، کپڑے سیناد غیرہ بیرسب کام ان کے ذِے شخے۔

اس طرح زمین پرانسان کی ابتداء ہوئی۔

اس کے بعد آدم علیہ السلام اپنی اولاد کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کادرس دینے اور انہیں بتاتے کہ عبادت کے لاکن مرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات ہے اور انہیں اس بات سے بھی آگاہ کرتے کہ شیطان اور اس کے وسوسوں سے بمیشہ خبر دار رہتا یہ انسان کو پھسلااور بہکادیتاہے اس لئے کہ اس کی وجہ سے انہیں جنت سے لکلنا پڑاتھا۔

سيّدنا آدم عليه السلام لهني اولا د كوايك نبي كى بشارت بهى ديية تقهـ

كس نى كى؟ أم ايمن نے بوچھا۔

بمارے بیارے نی سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی۔

جب الله سجاند و تعالی نے عرش پر پہلی محفل میلا در تھی تھی تو انبیاء کرام سے جو عہد لیا تھا۔

ہاں ہاں سورہ عمران کی آیت ۸۲ جوامجی آپ نے سٹائی تھی۔حسن نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

ہاں پچو! تو حضور سلی دفد تعالیٰ علیہ دسلم کی بشارت بھی دیتے تھے کہ وہ اس د نیامیں تشریف لائیں گے ان پر ضر ور ضر اور ضر ور ان کی خادمانہ بد د کرنا۔

اس طرح سینکڑول برس گزر گئے۔اور اس دوران انہول نے زمین پراللہ سبحانہ و تعالیٰ کا پہلا تھر خانہ کعبہ بھی تغمیر کیا۔ انہوں نے خود بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کی اور اپنی اولا د کو بھی اس کی عبادت کا تھم دیا

بہال تک کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک بز اربرس ہو گئ۔

جب آدم علیہ السلام کا وفت آخر آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمائش کی کہ میر اجنت کے میوے کھانے کا ول کر رہاہے تم لوگ خانہ کعبہ میں جاؤاور وہاں جاکر دعاکر و کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ میری بیہ تمناپوری فرمادے۔

، مر سبد من بودرود ہوں ہوں میر میں میں مار میں میں انہیں سامنے سے فرشتے آتے ہوئے ملے جن سے انہوں نے آپ کے فرزندیہ سن کرخانہ کعبہ کی طرف جانے لگے راستے میں انہیں سامنے سے فرشتے آتے ہوئے ملے جن سے انہوں نے

اپ سے مرور کریے ہی مرحانہ تعبہ فی مرف جائے سے رائے میں ابین ساتھ سے مرسے اسے ہوئے سے مرسے اسے ہوئے سے حصرت آدم علیہ السالم کی فرماکش کاذکر کیا فرشتوں نے کہا آؤہارے ساتھ ہم جنت کے میوے ساتھ لائمیں ہیں۔

چنانچہ بیسب حضرت آدم ملیہ السلام کے پاس پنچے حضرت حوانے ان فر شنوں کو دیکھ لیااور پیچان تکمیں اور سیّدنا آدم ملیہ السلام سے چسٹ تکمیں سیّدنا آدم علیہ السلام نے فرمایا:۔

مجھے میرے رب کے فرشتوں کے ساتھ رہے دو۔

پھر فرشتوں نے حضرت سیّد تا آدم علیہ السلام کی روح قبض کی، عنسل دیا، کفن پہنایا، خوشبولگائی پھر انہوں نے اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی اور پھر انہیں قبر میں رکھ کر اوپر سے مٹی ڈال دی پھر انہوں نے کہا کہ آ دم کے بیٹو تمہارے لئے بھی بہی طریقہ ہے۔

آمے کیا ہواانسان اس زمین پر کیے رہا؟

اور مولناك طوفان كاعذاب كيول آيا؟

ماموں جان! انجمی بتاہیے تا کہ ریہ ہولناک طوفان کیوں آیا تھا؟

نہیں بچواب جاکر سوجاؤورنہ فجر کی نماز میں آگھ نہیں کھلے گی۔

إن شاء الله پھر تہمی اس طوفان کی کہانی ضرور سناؤں گا۔

15:00

قصه سيدنا ادريس عياسام

# جئت کی سیر

حضرت ادریس طیرالسلام الله سبحاند و تعالی کے نبی ہیں ان کیلیے قرآن مجید پس الله سبحاند و تعالی ارشا و فرما تاہے:۔ وَ اذْکُرْ فِی الْمَکِتُٰبِ اِدَرِیْسَ " اِنَّهٔ کَانَ صِدِیقًا نَبِیَّالُ ۚ وَرَفَعَنْهُ مَکَادًا عَلِیًّا ۞ (پ۲۱۔ سورہ مریم: ۵۷۔۵۵)

اور کتاب میں اور میں کو باد کرووہ صدیق تفاغیب کی خبریں دیتااور ہم نے اسے بلند مقام کی طرف اٹھایا۔

حضرت ادریس علیہ اللام نے ایک ون ملک الموت جو ان کے دوست سے کہا کہ بیس موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہول کہ

کیساہو تاہے؟ ملک الموت نے آپ کی بیر خواہش پوری فرمادی اور روح قبض کر کے واپس لوٹادی۔

ملک اسوت کے آپ مالیہ موان کے ورم حرمادی اور روم عمل حرمے والی نوعادی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا اب جھے ذرا جہنم و کھادو تا کہ خوف اللی زیادہ ہو آپ کے ارشاد کے مطابق آپ کو جہنم کے

دروازے پر لے جایا گیا۔ آپ نے مالک نامی فرشتہ جو جہنم کا داروغہ ہے سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس سے گزرنا چاہتا ہوں منٹ میں نامجر میں سے تک کفیما کی میں میں سے معرب میں میں نافی ہوں کا میں میں میں میں میں میں میں میں کا میں می

چنانچہ اس نے بھی آپ کے علم کی تغیل کی اور آپ اس پر سے گزر گئے۔ پھر آپ نے فرشتے سے کہا کہ اب جھے جنت کی سیر کراؤ

وہ آپ کو جنت کے دروازے پر لے گئے۔ جنت کے دروازے آپ کیلئے کھول دیۓ گئے آپ جنت میں تشریف لے گئے اور جنت کی سر کرتے رہے۔

، کی سیر کرتے رہے۔ ملک الموت کچھ دیر تک انتظار کرتے رہے کہ آپ جب سیر سے فارغ ہوجائیں تو واپس زمین پر چلیں لیکن جب کافی دیر

ہو گئی توانہوں نے کہااب آپ ملیہ السلام زمین پر اپنے مقام پر تشریف لے چلیں۔

آپ نے فرمایااب تو پی کہیں نہیں جاوں گا کیونکہ اللہ سجانہ و تعالی ارشاد فرماتا ہے:۔

کل نفس ذائقة الموت

ہر نفس کوموت کا ذاکقہ چکھنا ہے۔
اور پی موت کا ذاکقہ چکھ چکاہوں۔
پھر اللہ سجانہ و تعالی نے جنت پی داخل ہونے کی دوسری شرط یہ لگائی ہے:۔

وان منکم الاوار دھا

کہ ہر محض کو جہنم پرے گزرناہے۔ اور میں جہنم پرے گزرچکا ہوں۔اب میں جنت میں داخل ہوچکا ہوں جس کیلئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کاار شادہے:۔

وماهم مندابمخرجين

جنت والول کو جنت سے نہیں نکالا جائے گا۔

لہٰذ اللہ سجانہ و تعالیٰ کے تھم کے مطابق مجھے یہاں ہے نہیں نکالا جاسکتا۔ حضرت ادریس علیہ السلام کے اس کلام کے بعد اللہ سجانہ و تعالیٰ نے ملک الموت کو فرمایا۔

اے عزرائیل میرے بندے اوریس نے سب کام میری مرضی سے کیے ہیں انہیں یہاں بی رہنے وو آپ ملیہ السلام انجی تک

آسانوں پرزندہ ہیں۔

### طوفان کا عذاب

ٹی وی کی اسکرین پر نیوز اینگر مستقل ہے اعلان کر رہی تھی کہ چو ہیں تھننے کے بعد طوفان کر اپنی کے ساحل سے کھراجائے گا۔ اس سے توشد بد تباہی تھیلے گی تارابعہ باتی شارق نے پریشانی سے اپنی بڑی بہن سے پوچھا۔ بی ہاں! بس اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعاکر و کہ بیہ طوفان ٹل جائے۔

رابعہ باجی پچھے سال پہلے ہی انڈو نیشیا میں بھی سونامی نے تباہی مچائی تھی بہت سارے لوگ مر گئے نتھے اس میں بھی۔ و قاص بھی اپنی معلومات کے مطابق گفتگو میں شامل ہوا۔ سب ہی لوگ اس وقت نیوز سن رہے نتھے۔ اور با باجان ان سب بچوں کی باتیں بھی من رہے ہتھے۔

بج! باباجان نے آوازوی۔

جى باباجان! سب بچون فيجواب ديار

اس موقع پرزیادہ سے زیادہ استغفار کرناچاہے اللہ سجانہ و تعالی کے حضور کڑ کڑا کر معافی ما تکناچاہے۔

ای طرح ایک مرتبه الله سبحانه و تعالی کاعذاب آیا تھا اور نوح علیه السلام کی پوری قوم جو الله سبحانه و تعالیٰ کی نافرمان تھی اس طوفان میں ڈوب کر ہلاک ہوگئی تھی۔

باباجان وہ کیے ؟عار فدسے پوچھا۔

آپ لوگوں کو تو پیۃ ہے حضرت اور لیس علیہ السلام کے اس دنیاسے جانے کے بعد لوگ آپ کی تغلیمات کو آہتہ آہتہ مجولتے چلے گئے اور شرک کے مرض میں مبتلا ہو گئے انہوں نے اپنے اپنے پتھر وں کے غدابنا لیے۔ان بتوں کے نام یہ تھے:۔ وقاء سواع، یغوت، بعوتی اور نسر۔

وده سوال، یعوت، یعون اور سر۔

جب زمین پر فساد بر هتابی چلا گیالوگ ایندرب سے غافل ہو گئے۔

اور جب لوگ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے غافل ہوجاتے ہیں تو دہ نہ تو اور لوگوں کے حقوق اداکرتے ہیں اور نہ اپنی ذمہ دار یوں کو سبحصے ہیں ۔ ایسا ہی اُن لوگوں کی رہنمائی کیلیے اپنے برگزیدہ نبی سبحصے ہیں ۔ ایسا ہی اُن لوگوں کی رہنمائی کیلیے اپنے برگزیدہ نبی سبّد نانوح طیہ اللام نے اُن کو سمجھایا کہ یہ بتوں کی عبادت سبّد نانوح طیہ اللام نے ان کو سمجھایا کہ یہ بتوں کی عبادت کہاں کی عقلندی ہے جن کو تم خود اپنے ہاتھوں سے بناتے ہوائی کی عبادت کرتے ہو۔

حضرت نوح علیہ اللام اپنی قوم کے لوگول کو دین کی تبلیغ کرتے رہے بیارے محبت سے سمجھاتے رہے ۔ گھر گھر جاکر وعوت دیتے ، محلے میں دین کی تبلیج کرتے ، بازاروں میں توحید کے پیغام کوعام کرتے۔ تنہائی میں لوگوں کو سمجھاتے ،اجہا می طور پر توم کو فلاح اور نیکی کی دعوت دیے۔ آپ نے قوم کو عذاب سے بھی ڈرایا جنت کی رغبت بھی دلائی مگر قوم ٹس سے مس نہیں ہوئی وہ جہالت اور شرک کی تاریکی میں ڈوبی رہی۔ بلکہ معاملہ تو یہاں تک پہنچ کمیا کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کو تکلیفیں پہنچانے لگے۔ مجھی پتھر مارتے، مجھی ان پر جملے کتے اور مجھی ان کانداق اڑاتے یا پھر کانوں میں اٹکلیاں ڈال لیتے۔اور مجھی اپنے اوپر کپڑے اوڑھ لیتے تاكه نوح عليه السلام كاچيره نظرول سے او جھل رہے حضرت نوح عليه السلام بيرسب كچھ صبر و محل كے ساتھ بر داشت كرتے رہے۔ آپ نے لیک قوم سے کہانہ

"بلاشبه الله سبحانه وتعالى كامقرره وقت جب آجاتا ب تواسه موخر نهيل كياجاسكتا كاش تم حقيقت جان ليتے"

سید نانوح ملیداللام انہیں عذاب البی سے ڈراتے رہے کہ اگر تم نے سیدھی راہ کوند اپنایاتو پر الله سیحاند و تعالی کاعذاب آجائے گا۔ تو قوم کے لوگ کہنے لگے بھی دیکھونوح جو ہے دیوانہ ہو گیا ہے۔ پھر کہتے یہ جو تم نے عذاب عذاب کی رٹ لگار کھی ہے تو پھر کیوں نہیں لے آتے یہ عذاب۔ ہم توبری شدت کے ساتھ تمہارے رب کے عذاب کا انتظار کردہے ہیں۔

نوح ملیہ السلام صبر کرتے رہے حالانکہ کافرول نے آپ ملیہ السلام کو بہت ستایا آپ ان سے جننی محبت سے بات کرتے يرأس سے زيادہ نفرت سے جواب ديے۔ قوم كے سر دار كينے لكے اے نوح ہم توجميں ليك عى طرح كابشر ديكھتے ہيں۔

فَقَالَ الْمَلَا ٱلَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ قِوْمِهِ مَا نَرْمِكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا (بِ٣١-١٠٠٥، ٢٤٠)

قوم کے سر دار بولے ہم تو حمہیں اسے بی جیسا آدمی دیکھتے ہیں۔

اور دوسرا تمہارامسلدیہ ہے کہ تمہاری وعوت صرف غریب اور محتیالو کول نے قبول کی ہے اب بد کیے ہوسکتا ہے کہ

ہم جیسے اعلیٰ شان والے سمجھ دار، پڑھے لکھے لوگ تم پر ایمان لا کر اُن جیسے گھٹیا ہو جائیں۔ حضرت نوح ملیہ اللام نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میں ان کو یہاں سے نہیں نکال سکتا یہ تو ایمان لا میکے ہیں اور

ا پیے رب سے ملا قات کے خواہش مند ہیں۔ ہاں البتہ تم لوگ حقیقت سے ٹاوا قف ہو۔ قوم کے سردار کہنے لگے کہ اے نوح! تم نے جو ان بتوں کی مخالفت کی ہے اس کی وجہ سے ہم تنہیں مراہ سجھتے ہیں

بلکہ حمیس جھوٹا بھی خیال کرتے ہیں تم بھی جھوٹے ہو اور تمہاری تعریف کرنے والے بھی جھوٹے ہیں۔اور اب توانہوں نے

ستیرنانوح علیه السلام کو جان سے مارتے کی دھمکی بھی دے دی تھی۔ اچھا! سب بچوں نے ایک ساتھ کہار

ا یک تو سیّدنا نوح علیہ السلام انہیں بھلائی کی طرف بلارہے شخے اور وہ اس کے جواب بیں ان کو برا بھلا کہہ رہے شخے۔ نے کہا۔

اور آب توبابا جان حد ہوگئ وہ انہیں جان سے مارنے کی دھمکی دینے لگے۔ فہدنے افسوس کرتے ہوئے کہا۔ نوح علیہ السلام ساڑھے نوسوسال تک تبلیغ کرتے رہے۔

كياساز مع نوسوسال فبدنے جرت سے كيا۔

اور آپ پر صرف اسی آدمی ایمان لائے جب بھی کوئی پوڑھامر تاتووہ اپنی اولاد کو یہی نصیحت کرتا کہ ان پر ایمان نہیں لانا۔

ایک دن سیّدنا نوح ملیہ الملام لوگوں کو تبلیغ کررہے تھے کہ ایک بوڑھا پمخص اپنے بیٹے کے ساتھ لا پھی ٹیکتا ہوا جارہا تھا۔ بوڑھے باپ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ دیکھو یہ جو شخص تبلیغ کررہاہے یہ ہمارے آ باواجداد کے دین سے پھر گیاہے اور ہمارے بتول

كے خلاف تقريريں كر تاہے تم اس مخص كے جال ميں نہيں كھنس جانا۔

باب كى بات من كربينے نے كہاكہ اباجان ورايهال فث ياتھ پر بيٹھ جاكيں اور ليكن لا تھى جھے دے ديں باب نے ليكن لا تھى

بیٹے کو دے دی۔اس لڑکے نے حضرت توح علیہ السلام پر اس لا تھی سے حملہ کر دیااور آپ شدیدزخی ہوگئے۔ حدمہ منہ میں میں میں میں میں اسٹ کے بر میں میں کے میں منہ میں میں ہوئے۔

جب حضرت نوح عليه السلام نے ديكھاكه اب آپ پركوئى ايمان نہيں لائے گاتو آپ نے دعاكى:

"اے میرے رب زمین پر کا فرول میں سے کوئی بھی بسنے والانہ چھوڑ بے فٹک اگر توانییں رہنے دے گا توبیہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے۔ اور ان کی اولاد ہوگی تووہ بھی انہی کی طرح بد کار اور بڑی ناشکری۔"

تولیہ بیر سے بمدوں تو سراہ سریں ہے۔ اور ان می اولاد ہو می تودہ میں ایک مسری بد کار اور بری ہستری۔ اللہ سجانہ و تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کو قبول فرمایا اور حصرت نوح علیہ السلام کو و حی جیجی کہ تم ایک بڑی سی کشتی

تیار کرلو۔اور اس کشتی کے اندر وہ لوگ جوتم پر ایمان لائے ہیں اُن کوسوار کرلینا اس کے ساتھ جانوروں میں سے ہر جانور کا ایک ایک جوڑا بھی اپنے ساتھ کشتی میں سوار کرلینا کیونکہ اس کشتی ہے باہر جوطوفان آئے گاتو کوئی انسان اور جانور زندہ نہیں بچے گا۔

یعن باباجان سوائے کشتی کے پوری زمین پر پانی بی پانی ہو گا۔ فہدنے جران ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں بیٹا! پوری زمین پریانی عی یانی سوائے کشتی کے۔

اس کا مقصد توبا باجان به ہوا کہ سونای سے بھی بڑا طوفان آیا ہو گا۔

ہاں بیٹا یہ ہولناک طوفان سونامی سے بھی بڑا تھا۔ سوائے کشتی کے کوئی اور جاند ار زندہ ہی نہیں بھا۔

اچھا تو حضرت نوح علیہ اللام نے اللہ سجانہ و تعالیٰ کے تھم کی مطابق کشتی بنانا شروع کردی۔جب کا فرول نے دیکھا کہ حعرت نوح عليه السلام تشتى تيار كررب بين توكين كلير

اے نوح پہلے تو تم کینی باڑی کرتے ہے اب تم نے یہ بڑھی کا کام مجی شروع کردیا۔ ان پر ہنتے ، تیقیم لگاتے کہتے نوح تم دیوانے ہو گئے ہو۔ یانی توہے ہی نہیں کشتی کہاں پر چلاؤ گے۔

حضرت نوح علیہ السلام اُن کے جواب میں کہتے کہ اب بھی وقت ہے تم سر کشی ترک کر دواور اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان لے آؤ ورنہ جب طوفان آئے گاتوتم بلاک ہوجاد کے۔

محريه ظالم كهال باز آنے والے تھے۔

كينے لكے اے نوح! فرض كر ليتے ہيں كہ تمبارے خدانے دا تعی عذاب بھيج بھی دياتوبير استے بڑے براے بہاڑ كس ليے ہيں ہم ان پر چڑھ جائیں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام جنتا ان کو سمجھاتے وہ اتنا ہی حضرت نوح علیہ السلام کا مذاق اڑاتے اور حضرت نوح عليه اللام اليخ كام ميل كي ربي يهال تك كم تشقى بن كر تيار مو كئ \_

یہ مشتی بہت بڑی تھی اور دو سال کے طویل عرصے میں تیارہوئی تھی مشتی کی تین منزلیں تھیں۔پہلی منزل میں در ندول، چانورول وغیره کور کھا گیا تھا، دوسری منزل میں حضرت نوح علیہ السلام اور اہل ایمان منے اور تنیسری منزل میں پر ندول کو

جب مشتی میں تمام اہل ایمان اور جانوروں کا ایک ایک جوڑا بھی داخل ہو گیاتو آپ نے لین بیوی اور بیٹے کنعان کو بھی آواز دی كه وه بهى تشتى ميں آ جائيں ورندالله سجاندو تعالى كاعذاب ان كو بھى اپنى لپيث ميں لے لے گا۔

كتعان في ادب كو ملحوظ خاطر ندر كھتے ہوئے اسپنے والد نوح عليه السلام سے كها: ـ

آپ میری فکرند کریں میں بھاگ کراس پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا آپ نے فرمایا آج الله سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا

اس ونت الله سجانه وتعالى نے فرمايا اے نوح! وه كافر ہونے كى وجہ سے تمہارے كھر والوں ميں شامل نہيں اس ليے ان كو

حضرت توح عليه السلام فے ان كو چھوڑ ديا اور كشتى كا دروازه بند كرليا اور الله سبحاند و تعالى كى حمد و شايس مصروف ہو گئے۔ دوسری طرف زمین میں سے پانی لکلناشر وع مو سیااور اوپر سے بھی تیز بارش شروع مو گئی مشتی نے تیر ناشر وع کردیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی وعوت کو جن لو گول نے تبول نہیں کیا اور حضرت نوح علیہ السلام کو جیٹلا یا وہ سب کے سب لوگ

اس طوفان میں ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔اور حصرت نوح علیہ السلام کی تکشق اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے تھم سے تیرتی ہوئی جو دی پہاڑ پر

تھہر گئے۔ اس کے بعد اللہ سجانہ و تعالیٰ نے زمین کو تھم دیا کہ اپناپانی نگل لے اور آسان کو تھم دیا کہ تھم جائے پھر اللہ سجانہ و تعالیٰ

حضرت نوح علیہ اللام پھر تمام لوگوں کولے کر مشتی سے باہر آئے اور آپ نے ایک نئ بستی تمانین کے نام سے بسائی۔

طوقان نوح کے بعد نسل انسانی حضرت نوح علیہ السلام کے تنیوں بیٹوں سام،حام اور یافث سے چلی کچھ عرصے کے بعد

نے خشک اور تیز ہوائی چلائی جس سے تمام زمین خشک ہوگئ۔

اب بچوسونے کی تیاری کرو۔

حضرت نوح ملیہ السلام وصال فرما گئے آپ کے بیٹوں نے آپ کوبیت اللہ کے قریب وفن کرویا۔

### قصه سيدنا هود عليداله

### رخ آندھی

اور کوئی دوسری قوم ان کو فکست نہیں دے یاتی تھی۔

لىنى نعتول كى خوب بارش برساكى-

طوفان کے عذاب سے کیوں ہلاک کیا تھا۔

یہ کہا بھی تھا کہ وہ آدم کی اولاد اور اللہ کے بندوں کو ضرور بہائے گا۔

بہت پرانے زمانے کی بات ہے احقاف کے علاقے میں عاد نام کی قوم رہاکرتی تھی۔ید بہت ہی طاقتور قوم تھی اور

الله سجانہ و تعالیٰ نے اس قوم کے لوگوں کو دیگر قوموں کے مقابلے میں بہت ہی طاقتور بنایاتھا یہ لوگ اپنے جسم، قد وغیرہ سے

ì		١

الله سبحانه و تعالیٰ نے بھی ان کی ہر چیز میں برکت ڈال دی تھی ان کی وادیاں او نٹوں ، گھوڑوں اور بکروں سے بھر گئی تھیں۔

جب دولت وثروت بہت زیادہ آگئی تو اس خوشحالی کی وجہ سے بید لوگ عیش وعشرت میں پڑ سکتے اور بلند بلند عمار تیں

ان کے کھینوں میں فصلیں بھی بہت زیادہ ہو تیں ان کو اللہ سجانہ و تعالیٰ نے بیٹے بھی عطاکیے غرض یہ کہ اللہ سجانہ و تعالیٰ نے ان پر

تغییر کرنے لگے اور ان عمار توں کی تغییر کامقصد رہائش نہیں بلکہ فخر وغرور اور طافت کے اظہار کیلئے تھاخو د وہ خیموں میں رہتے تھے

بیہ عیش وعشرت میں اس حد تک هم ہوگئے کہ انہیں اپنے آباد اجداد کی سنائی ہوئی کہانی "طوفان نوح" مجمی یاد نہ رہی

حالا تکہ اس کے نشانات ان لوگوں نے خود دیکھے تتھے۔وہ بیہ بھی بھول گئے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی قوم کو

لبذا دنیا سے بت پرستی ختم ہو چکی تھی ہر طرف توحید ورسالت کا چرچا تھا۔لیکن وقت کے ساتھ ساتھ شیطان ان لوگوں کو

توحید ورسالت کی دعوت سے غافل کر تاربا اور آدم ملیہ السلام سے اُسے جو دھمنی تھی اور اُس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور

طوفان نوح کے بعد کا زمانہ کیونکہ انہی اہل ایمان افراد پر مشتل تھا جو حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے

کیم تھیم پہلوان نظر آتے تھے۔اور دوسری قوموں کے لوگ ان کے سامنے بونے نظر آتے اور یہ دیکھنے سے ایسے لگتے کہ

جیسے ان کے جسم فولاد کے بنے ہوئے ہیں ہے جس قوم سے بھی جنگ کرتے پالڑتے تو تھوڑی ہی دیر میں اُس قوم کو فکست دے دیتے تھے

حضرت ہود علیہ اللام نے ان کو سمجھایا توحید کی دعوت دی اوراسلام کا درس دیا مگر ہے قوم تو شیطان کے جال ہیں اس بری طریقے سے کچنس کچی تھی ہے حضرت ہود علیہ السلام سے کہنے گئے۔

اس بری طریقے سے کچنس کچی تھی ہے حضرت ہود علیہ السلام سے کہنے گئے۔

اے ہود ہم تو جہیں ہے و قوفوں ہیں سے سمجھتے ہیں اور جھوٹوں ہیں گمان کرتے ہیں۔ کوئی ہے کہتا کہ اے ہود تم تو ہماری طرح ہی بشر ہو۔

کافروں کاہر دور ہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے پینچیروں پر یکی احتراض ہوتا کہ تم تو ہماری طرح ہی بشر ہو۔

ان احتراضات کے باوجود حضرت ہود علیہ السلام، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا پیغام ان لوگوں کو پہنچاتے رہے آپ ان کے پاس باربار جاتے پیارسے سمجھاتے۔

باربار جاتے پیارسے سمجھاتے۔

کہ اے میری قوم تم ان بتوں کی پرستش کیوں کرتے ہو جنہیں تم نے اپنے ہاتھوں سے تر اشاہے تم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عہادت کیوں نہیں کرتے جو جنہیں تم نے اپنے ہاتھوں سے تر اشاہے تم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عہادت کیوں نہیں کرتے جس نے تمہیں بید افریا ہے جنہیں مال دوولت دی اولاد کی نعمت عطائی خو شحالی عطائی رزق ہیں برکت دی

ان تعتول کاحق تو یہ ہے کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور تم اللہ کو چھوڑ کر ان بنوں کی پرسنش میں لگے ہوئے ہو اور

اور ہم ان کی عبادت صرف تمہارے کہنے پر چھوڑدیں ایساہر گزنہیں ہو سکتا۔اور تمہارے پاس ند کوئی دلیل ہے اور ند کوئی جوت۔

قوم عادنے حصرت ہود علیہ السلام سے کہااے ہود! کیا ہم ان خداؤل کو چیوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے

یہ ہے جان بت ندسنتے ہیں ند بولتے ہیں اور نہ ہی جو اب دیتے ہیں یہ تم کو گفع و نقصان کیسے پہنچاسکتے ہیں۔

اب كيونك عرصه درازے كوئى پيغير بھى نہيں آيااور لوگ توحيدكى دعوت سے غافل ہونے لكے خاص طور ير قوم عاد

توبالكل بى غافل ہوگئ وہ يہ سمجھتى تھى كەرە بہت طاقتور بين دولت مند بين اس وجەسے وہ جو جابيں كرتے پھريں انہيں كوئى يو چينے والا

نہیں ہے اور بدلوگ شیطان کے جال میں مکمل طور پر کھنس گئے۔ یہ عقل ہی کوسب کچھ سجھنے لگے ان پر بھی شیطان نے وہی حرب اپنایا

جو وہ ہمیشہ استعال کرتا ہے۔ یعنی پہلے ان کی آل اولاد کو تصویروں اور مجسوں کے فقتے میں مبتلا کیا اور پھر آہستہ آہستہ انہیں

يكى كام قوم عادنے بھى كيااور اوربيہ قوم بھى ان نيك لوگوں كى تصويروں اور ان كے مجسموں كى پرستش كرنے لگى۔

بڑھ منی تواللہ سجانہ و تعالی نے ان کی ہدایت کیلئے اسے پیغیر سیّد ناہو دعلیہ السلام کو بھیجا۔

جب اس قوم نے بھی معترت نوح علیہ السلام کی قوم کی طرح شرک کرناشر وع کر دیا ان کی بت پرستی اور سرکشی حدسے

بت پرسی کاز بر بلادیا۔

حضرت ہو دعلیہ السلام نے انہیں اللہ سبحانہ و تعالی کے عذاب سے ڈرا پا بجائے اس کے کہ وہ نادم ہوتے اللہ سبحانہ و تعالی پر ایمان الاتے کہنے گئے۔ بھلاہم سے بھی بڑھ کر کوئی طافقور ہو سکتا ہے۔
حضرت ہو دعلیہ السلام انہیں تبلیغ کرتے رہے سوائے چند لوگوں کے کوئی ایمان نہ لا یاباتی پوری قوم مسلسل سر کشی کرتی رہی ۔
یہاں تک کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اُن کا فروں کو تقییمہ کے طور پر رہے سزادی کہ تین سال تک ان پر بارش نہیں برسائی جس کی وجہ سے یہ لوگ تحط سائی جس جتالہ ہوگئے ان کے گھروں میں قاتے ہونے گئے ان کے کنوئی خشک ہوگئے ان کے پاس گھاس بھی اوگ قبط سائی میں جتالہ ہوگئے ان کے پاس گھاس بھی کھانے کیلئے نہیں تھی۔ جن کھیتوں پر یہ فخر کرتے تھے سب میدان بن گئے۔ حضرت ہود عیہ السلام نے انہیں پھر سمجھایا کہ شاید اب یہ سمجھ جائیں اور اللہ سبحانہ و تعالی پر ایمان لے آئیں پھر حضرت ہود عیہ السلام نے ان کو بڑے عذاب سے ڈرایا کہ اصل عذاب تو اس سے بھی زیادہ خوفناک ہوگا آب بھی ان بتوں کی پرستش سے باز آجاؤاور اللہ سبحانہ و تعالی پر ایمان لے آئی۔
مگریہ کہاں مانے دالے تھے کہنے گئے۔

حضرت ہود علیہ اللام انہیں پیار و محبت سے سمجھاتے رہے لیکن انہوں نے حضرت ہود علیہ اللام کی بات نہیں مانی

# اے ہود! لے آؤہم پروہ عذاب جس کاتم ہم سے کہتے ہو۔

اور اپنے دل ہی دل میں خوش ہوتے کہ ہماری طاقت کاعالم تو یہ ہے کہ دنیا میں بسنے والی دیگر تومیں ہم سے ڈرتی ہیں ہم بلند و بالاعمار تیں تغییر کرلیتے ہیں ہمارے قد تو پہاڑوں کے برابر ہیں ہمیں کوئی عذاب کیابلائے گا ہم اس عذاب کامقابلہ بھی کرلیں سے اور اسے اپنی طاقت سے روک لیس سے انہیں اپنی طاقت پر غرور تو تھاہی۔ای تھمنڈ میں انہوں نے حضرت ہو دعیہ اللام کو جواب دیا۔

جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت کو قبول نہ کیا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سیّدنا ہود علیہ السلام کو تھم دیا کہ وہ اینے ایمان والے ساتھیوں کولے کر اس علاقے سے نکل جائیں۔

جب حضرت ہود طیہ السلام اور ایمان والے اس بستی سے نکل گئے پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کاعذاب ان پر مجیب رنگ میں آیا۔ طویل عرصے سے خشک سالی تھی بارش ہو نہیں رہی تھی کھانے کو اناج نہیں تھا کہ اچانک دیکھتے ہیں کہ آسان پر سیاہ باول نمودار ہورہے ہیں۔وہ اس بادل کو دیکھ کر خوشیاں منانے لگے کہ اب سہ بادل ہم پر برسے گا اور ایک مرتبہ پھر خوشحالی ہمارے پاس

-521

قوم عاد کی ایک عورت تھی جس کا نام مہد تھا اُس نے جب ان بادلوں کی طرف دیکھا تو چیخ مار کر ہے ہوش ہوگئی لوگ بہت جیران ہوئے کہ ابھی توبیہ اچھی بھلی تھی اور بادلوں کو دیکھ کرخو فز دہ ہوئی اور چیخ مار کر ہے ہوش ہوگئی۔ جب اُسے ہوش آیا تولوگوں نے پوچھااے مہد! تونے کیاد یکھاجو ہے ہوش ہوگئی۔

اُس نے بتایا پس نے ان بادلوں میں ایک الی آندھی کودیکھاہے جو آگ کی طرح سرخ ہے اور اس کے پیچے پیچے کچھ لوگ ہیں جو اس کو ہٹکائے ہوئے لارہے ہیں۔

جس بادل کو وہ بارش کا بادل سمجھ رہے تھے وہ تو عذاب کا بادل تھا اس بٹس بارش کے بجائے عذاب تھا جو کہ وہ خو دچاہتے تھے۔ بس ذراہی دیر گزری تھی کہ تیز ہو ائیں چلنے لگیں ادر اس نے سرخ آندھی کی شکل اختیار کرنی میہ ہوا اتنی ہولناک تھی کہ

بس ذراہی دیر گزری تھی کہ جیز ہوائیں چلنے للیں ادر اس نے سرخ آند تھی کی تنظل اختیار کرئی ہیے ہواا تنی ہولناک تھی کہ اس ہوانے قوم عاد کے طاقتور پیلوانوں کو پہلے اوپر اٹھایااور پھر زمین پر پٹنخ دیا۔ان کے طاقتور لوگ ہوامیں یوں آڑ رہے تنصے سریر سے

جیسے کوئی تنکا ہوا میں اُڑرہاہو اس آندھی میں ذرّات بھی تنے اور بجلی کی کڑک جیسی ہولناک آوازیں بھی اس آندھی نے ان کے بڑے بڑے بلند وبالا محلات کو زمین بوس کردیا ان کے خیمے ہوا میں اُڑگئے۔ان کی ہڈیاں ٹوٹ کرچوراچورا ہو گئیں

ان کا گوشت بکھر گیااور بیہ سب کے سب مر دہ ہو کر زمین پر گر پڑے۔ بیہ آندھی مسلسل آٹھ ونوں تک چلتی رہی یہاں تک کہ زمین پرسے قوم عاد کا نشان مٹ گیااور وہ قوم جو اپنی طاقت پر

سیے بہر من مسل مطاور وہ ملت ہی وہی بیٹاں میں میرور معمنڈ کیاکرتی تھی اپنے بلند وبالامحلات پر اتر اتی تھی تھجور کے کھو کھلے سننے کی طرح زمین پر پڑی ہوئی تھی۔

قرآن کریم نے ادشاد فرمایاند وَ اَمَّاعَادُ فَاُهْلِکُوا بِرِیْجِ صَرْصَرِ عَاتِیَةٍ ہے سَخَرَهَا عَلَیْجِمْ سَبْعَ لَیَالِ وَ ثَلْنِیَةَ اَیَامِر ﴿ حُسُومًا ﴿ فَتَرَی

الْقَوْمَ فِينِهَا صَرَعْي ۗ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۞ فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۞ (پ٢٩-سوده الحاقد:٨٢٧) رہے عاد توانہیں برباد کردیا گیا آندھی سے جوسخت مرو ، بے حدثیر تھی اللہ نے مسلط کردیا اسے الن پر (مسلس) سامت دات اور

آٹھ دن تک جو جڑوں سے اکھیڑنے والی تھی تو تُو دیکھتا قوم عاد کو ان دنوں کے وہ گرے پڑے ہیں گویاوہ عمرہ (سے) ہیں کھو کھلی تھجور کے کیا تنہیں نظر آتاہے ان کا کوئی ہاتی ماندہ فرد۔

### اونٹنی کا قتل

شاه زیب اسکول سے جب کھر لوٹا توکافی پریشان د کھائی دے رہاتھا۔

آخریس کون ی تصویر بنانے کیلئے متنب کروں؟

دودِن کے بعد شاہ زیب کے اسکول میں تاریخی تصاویر بنانے کامقابلہ تھااور ابھی تک شاہ زیب کو کوئی ایسی تاریخی تصاویر نہیں ملی تھیں جس کووہ مقابلے کیلئے بناسکے۔دوپہر کے کھانے کے بعد شاہ زیب داداجان کیلا تبریری میں محیااور تاریخی اٹلس دیکھنے لگا۔ کافی دیر کے بعد اسے ایک تصویر پہند آئی۔

ا بھی وہ تصویر پر غور بی کررہاتھا کہ پیچھے سے داوا جان لا بھریری میں داخل ہوئے۔

شاہ زیب کیاد کھے رہے ہو؟ داداجان نے شاہ زیب کے ہاتھ میں تاریخی اٹلس دیکھتے ہوئے کہا۔

داداجان دودن کے بعد اسکول میں مصوری کامقابلہ ہے جس میں کوئی تاریخی تصویر بناتا ہے اور مجھے اس مقابلے میں حصہ لیما ہے۔ توبیہ تواجھی بات ہے مگر تم نے کون سی تاریخی تصویر بنانے کیلئے منتخب کی ہے۔

دادا جان مجھے یہ پہاڑے اندر جوبڑے سے محربے ہوئے ہیں، میں نے اس تصویر کو مقابلے کیلئے چناہے کہ میں اس تصویر کو

## يناؤل كال

داداجان نے اٹلس اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ہاں بھی یہ تصویر تو ایسی لگ رہی ہے کہ کسی نے پہاڑتر اش کر اپنے لیے گھر بتائے ہوں۔ جب بی تو میں نے اس کو مقاملے کیلئے منتف کیا ہے۔ شاہ زیب کو لیٹی پسند پر فخر محسوس ہوا۔

لیکن شاہ زیب سے تصویر ہے کس کی؟ آپ نے اس پر غور کیا۔

نہیں داواجان! بس اس پر قوم شمود کے مکان لکھاہواہے۔

شاہ زیب نے لیک کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

اوربيہ قوم محود كون تھى آپ كومعلوم ہے؟

نہیں داداجان۔ شاہ زیب نے تفی میں کردن ہلاتے ہوئے کہا۔

اچھا! ایساہے ابھی تو آپ اپنی اس تصاویر کو مقابلے کیلئے بنایئے پھر دو دن کے بعد ہم آپ کو قوم شمود کے بارے میں بتائیں گے۔ شمیک ہے دادا جان! اور اس کے بعد شاہ زیب نے دوون کی دن رات محنت کے بعد تصویر کھمل کرلی۔ اور آج نتائج کے اعلان کا دن تھا۔ مقابلے میں شریک طلبہ کے دلول کی وحو کئیں جیز ہو چکی تھیں۔

منظور ہاشی تیسری بوزیش کمپیئر نے اعلان کیا۔

تالیوں کی موج میں منظور ہاشمی نے اپنا ابوار ڈوصول کیا۔

عارف شاه دوسرى \_\_\_ اور پرشاه زيب عالم پيلي يوزيش-

سب بی ساتھیوں نے کھڑے ہو کر داو دی۔

پر نسپل نے شاہ زیب عالم کواپوارڈ دیا۔ لیکن شاہ زیب کا دماغ تو صرف قوم شمود کی کہانی کی جانب لگا ہوا تھا آخر انہوں نے پہاڑوں میں گھر بنائے کیسے ؟

يه قوم کيسي قوم تھي؟

يه كون لوگ تھ؟

شاہ زیب انہی خیالات میں تم چلتے چلتے تھر تک پہنچ کیا۔ ظہر کی نماز کی اوائیگی کے بعد شاہ زیب عالم داواجان کی لا بحریری میں داداجان کے پاس آئمیا۔

واوا جان! آپ نے کہا تھا کہ دودن کے بعد آپ مجھے قوم فمود کے بارے میں بتائیں گے۔باں بالکل میں تمہاراہی انتظار کررہاتھا۔ اچھابے بتاؤ کہ مقالبے میں کون می پوزیش آئی۔

یی داداجان مکلی بوزیش آئی ہے۔ کیابیہ بہت طاقتور لوگ تھے جو پہاڑوں میں تھر بنالیاکرتے تھے؟شاہ زیب سے رہوسکا۔

بتاتے ہیں بتاتے ہیں داداجان نے شاہ زیب کی بے صبر ی پر مسکر اتے ہوئے کہا۔

بہت پرانے زمانے کی بات ہے تجرنام کی بستی ہیں یہ قوم آباد تھی یہ لوگ بہت خوش حال زندگی گزار اکرتے تھے انہیں بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے لیٹی نعتوں سے نوازا تھا مگر یہ بھی اسی راستے پر نکل کھڑے ہوئے جس راستے پر قوم عاد تھی اور پہال تک کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب نے قوم عاد کو تباہ کر دیا۔

کیایہ بھی قوم عاد کی طرح بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے شاہ زیب نے افسوس اور جیرت کے ساتھ ہو چھا۔

ہاں یہ بھی بت پرسی جیسے جرم میں مبتلا تھے حالانکہ اللہ سجانہ وتعالیٰ نے انہیں لیک تمام تعتیں عطاکی تھیں یہ لوگ جسمانی اعتبارسے بہت طاقتور تھے مضبوط عمار تیں بناتے تھے پہاڑوں کوتراش تراش کر تھر بنالیا کرتے تھے۔ جو تصویر تم نے بنائی ہے وہ اصل مکانات انہوں نے بی بنائے تتھے۔ لیکن بیہ بت پر سی بیں مبتلا ہو گئے اور عیش وعشرت میں پڑگئے ناچ گانوں میں زندگی بسر کرنے لگے ان کے طاقت ور لوگ کمزور لوگوں پر ظلم کیاکرتے تتھے۔غرض بیہ کہ ان لوگوں نے زمین پر فساد برپاکر دیا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق اپنے ایک نبی کو ان کی ہدایت کیلئے ان کے پاس بھیجا تا کہ وہ انہیں ہدایت کاراستہ اسکیں۔اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس بر گزیدہ نبی کانام سیّد ناصالح علیہ اللام تھا۔

د کھا سکیں۔اللہ سجانہ و تعالیٰ کے اس بر گزیدہ نبی کانام سیّد ناصالح علیہ السلام تھا۔ سیّد نا صالح علی الدائم ۔ تری بنی قدم سے کہ اس تم اللہ کی عبادیوں کے مواللہ سم سوا کو فی اور عبادیوں سے مال کق شہیں

سیّدنا صالح علیہ اللام نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لا کُق نہیں ہے اُس نے جمہیں تمام نعتوں سے نوازاہے اس کاشکر اواکر واور اگر تم نے اس بری روش کو نہیں چھوڑا اور بت پر ستی کے مرض ہیں ہی

> مبتلارہے توعنقریب تم تباہ ہو جاؤ گے۔ قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کوجو اب دیا۔

اے صالح! تم پر جادو ہو گیاہے جوتم اس طرح کی بہلی بہلی یا تیں کردہے ہو۔

کوئی کہتا۔اے صالح! تمہاراذ ابنی توازن درست نہیں ہے اس وجہ سے تم عجیب وغریب با تیں کردہے ہو۔

ادر پوری قوم آپس میں کہتی۔ یہ تو ہماری طرح بشر ہے ہماری طرح کھاتا، پیتا ہے ہماری طرح زندگی کے اور کام کر تاہے لیسے نبی ہو سکتا ہے۔

حضرت صالح علیہ اللام تبلیغ کا فریصنہ انجام دیتے رہے اور کافی عرصہ کی جدوجہد کے بعد پچھے لوگ آپ پر ایمان لے آئی لیکن قوم شمود کی اکثریت اب بھی آپ کامذاق اڑا یا کرتی تھی۔ آخر قوم کے لوگوں نے ایک فیصلہ کیا تا کہ دودھ کادودھ اور پانی کا پانی ہوسکے۔

> وہ کیا دادا جان! شاہ زیب نے ہو چھا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کو جھوٹا ثابت کر دیا جائے تا کہ بات ہی ختم ہو جائے۔

کیکن وہ کیسے اللہ کے نبی کو جموٹا ثابت کر سکتے تھے۔شاہ زیب چپ ندرہ سکا۔

۔ ن وہ ہے اللہ سے اللہ علی و بعونا تابت مرسے سے ماہ ریب چپ سے رہ سے۔ بالکل اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سپچ نبی کو مجلا کون جمونا ثابت کر سکتاہے یہ توشیطان ہے جس نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈال دی۔

سب لوگ حضرت صالح علیہ السلام کے گر د جمع ہو گئے اور کہنے لگے ہم توحمہیں اپنی ہی طرح کا آدی سجھتے ہیں اگرتم اللہ کے نبی ہو توکوئی معجزہ دکھاؤ۔ حضرت صالح علیه السلام نے کہا کہ دیکھویں جانتاہوں کہ تم معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاؤے اور اللہ سجانہ و تعالیٰ کی سنت بیہے کہ جب کوئی قوم مجزہ دیکھنے کے باوجو دہجی ایمان نہیں لاتی تواللہ سجانہ و تعالیٰ اس پر اپناعذ اب نازل کر تاہے۔

قوم کے سردار کہنے گلے:۔ اے صالح! تم معجزہ تو د کھاؤہم تم پر ضرورا بمان لائیں گے۔

حضرت صالح عليه اللام في فرمايا- تم كس هنم كي نشاني و يجمنا جابية مو-

توم کے سرداروں نے کچھ ویر سوچا اور آئیں میں مشورہ کیا اور آئیں میں طے کیا کہ ایبا سخت مطالبہ ہو کہ

صالح بورانہ كر سكيل مشورے كے بعد بولے اے صالح! كيا آپ كارت برشے ير قادر ہے۔

سيدناصالح عليه السلام في فرمايل بال ب فكك

توان میں سے ایک سر دارنے کہا اچھاتو پھر اے صالح! تم جمیں اس سامنے والے پہاڑسے ایک ایسی او نثنی نکال کر د کھاؤ

جوعام او نٹنیوں جیسی نہ ہوبلکہ اتنی موٹی ہوا تنی بڑی ہواور اس پہاڑے نگلنے کے بعد اُس او نٹنی کے بچہ بھی پیدا ہو۔

حضرت صالح علیہ السلام نے وُ عاکی اور فورا عی پہاڑی چوٹی ہے او نثنی آہتہ آہتہ باہر فکل آئی۔ اور لوگ جیران وپریشان أس اونتني كود كيه رب تفيه

توم خمود نے جس طرح کی او نٹنی کامطالبہ کیا تھا او نٹنی بالکل ان کے معیار کے مطابق تھی۔اس مجزے کو دیکھ کر پچھ لوگ تو ایمان لے آئے مگر قوم کی اکثریت نے ایمان لانے سے ا تکار کر دیا۔

حفرت صالح عليه السلام في ان سے كها: یہ او نتنی اللہ سجانہ و تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے البذا اس کے ساتھ کوئی بُرا سلوک نہیں کرنا اگر تم نے

اس کے ساتھ کوئی بُراسلوک کیاتو پھرتم پر در دناک عذاب آئے گا۔ اور ہاں اب ایک بات کان کھول کرشن لو!ایک دن وشفے کا پانی تمہارے جانور اور تم لوگ پیاکرو سے اور ایک دن بد أو نثنی

اب بیرعام او نثنی تو تھی ہی نہیں کمی چوڑی جسامت تھی اس کی اور اس او نثنی کابچہ بھی ایسانی تھا۔جب بیر او نثنی جنگل میں چے نے کیلیے جاتی تو تمام جانور اس سے ڈر کر بھاگ جاتے ۔ یہ او نٹنی دودھ بھی اتنا دیتی تھی کہ ساری بستی والوں کیلیے کافی ہو تاتھا

ان کے محرول کے سارے برتن اس سے بھر جاتے۔

آخر کار اس طرح کافی وقت گزر گیا۔ ایک دن تمام کافر سر دار جمع ہوئے اور کہنے گئے اس طرح معاملہ کب تک چلتارہے گا کہ ایک دن بیہ او نٹنی پانی پینے گی اور ایک دن ہم سب لوگ۔ آخر کب تک بیہ ہو تارہے گا؟ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اُس کا صرف بیری ایک حل ہے کہ او نٹنی کوراستہ سے ہٹاد یا جائے بینی اس کو ختم کر دیا جائے۔ اب بیہ لوگ او نٹنی کومارنے کی تذہیری سوچنے گئے۔ اچھا! دادا جان! بیہ تو بہت ہٹ دھر م اور ظالم لوگ تھے۔

ہاں توجب سیدناصالح علیہ اللام کو قوم کے اس ارادے کی خبر ملی تو آپ نے قوم کو سمجھایا کہ اگر تم نے اس او نٹنی کوہلاک کیا تو ٹھیک تیسرے دن تمہارے اوپر عذاب نازل ہوگا۔ مگر ان بیس سے ایک سر دارآ پس بیں بولا کہ اگر عذاب آیا تو ہمارے ساتھ صالح اور اس کے پیروکاروں پر بھی تو عذاب آئے گا۔ آخر کار انہوں نے او نٹنی کو قتل کرنے کا مضبوط ارادہ کرلیا۔ قوم کے سر داروں نے کہا کہ او نٹنی کے قتل کاکام قدار بن سالف کے ٹولہ کو دے دو۔

داداجان! یہ قدارین سالف کون تھا؟ قوم شود میں نوافراد ایسے تھے جو بہت زیادہ شیطانیاں کیا کرتے تھے بدمعاشی کرتے اس بدمعاش ٹولہ کے سرغنہ کانام

قدارين سالف تحار

غرض ہے کہ او نٹنی کو قتل کرنے کا کام قدار بن سالف کے سپر دکردیا گیا اور اُسے مال ودولت کالا کچ بھی دیا۔ چنانچہ بدمعاشوں کا بیر ٹولہ او نٹنی کے رائے بیں گھات لگا کر بیٹے گیا کہ جیسے ہی او نٹنی پائی ٹی کر پلٹے گی تو ہم اُس کو وہیں چراگاہ بیں مارڈالیس گے۔ جیسے ہی او نٹنی پائی ٹی کر واپس پلٹی تو ان بیس سے ایک نے اس کی پنڈلی کا نشانہ لے کر اس پر تیر مارا تیر اس کی پنڈل سے آرپار ہو گیا۔ او نٹنی پیچے گر کر تڑ پے گئی۔ اب قدار بن سالف نے تکوار سے اس کے اسکلے دونوں پاؤں کاٹ ڈالے۔ اس کے بعد ان تمام بدمعاشوں نے اس او نٹنی پر حملہ کر دیا اور اس او نٹنی کو تکوار سے کلڑے کلؤے کر دیا۔ او نٹنی کے ساتھ اس کا بچے بھی تھا وہ فورائی پہاڑ پر چڑھا اور در دناک انداز بیس تین بارچیخا اور اس کے بعد پہاڑ میں غائب ہو گیا۔

جب حضرت صالح علیہ السلام کو اس کی خبر ملی تو آپ نے اپنی قوم کو جمع کیا اور کہا کہ تم تنین دن اپنے گھروں میں اور گزار لو پھرتم اللّٰد کاعذ اب نازل ہوتے ہوئے دیکھوگے۔ \*

بجائے اس کے کہ اس عمل پر قوم کے لوگ شر مندہ ہوتے کہنے گئے اے صالح! لے آؤدہ عذاب جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔ بیالوگ حضرت صالح علیہ السلام کو اب بھی جھوٹائی سمجھ رہے تھے انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو بھی قمل کرنے کا ارادہ بناڈ الا۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔

اچھا پھر کیا ہوا دادا جان؟

ا بھی بیر اس انتظار میں تنے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب نے انہیں آلیا جیسے ہی سورج طلوع ہوا ایک دم ہی زلزلہ آیا اور آسان سے ایک چنگھاڑ سنائی دی اور ان کے کانوں کے پر دے بھٹ گئے اور بیبت سے دل و حبگر کلڑے کلڑے ہو گئے۔ الله سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی رحمت سے حضرت صالح علیہ اللام اور آپ پر ایمان لانے والی جماعت کو بچالیا اور باقی تمام کا فروں کو داداجان! كتنابراانجام موااللدك ني كى مخالفت كرفي كا\_ ہم سب کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نبی کی اطاعت اور اتباع کرنی چاہئے داداجان نے دعاکیلئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اے اللہ! جمیں اپنے نبی کی اطاعت اور اتباع کی توفیق عطافرما۔

جس دن قوم شمود کے بدمعاش تولہ نے اللہ کی او نٹنی کو تحلّ کیا تھاوہ بدھ کا دن تھا پھر اگلا دن جعرات کا آیا توان کے چہرے

زر د ہو گئے جب جعد کی مبع ہوئی تو ان کے چہرے سرخ ہو گئے دوسرے دن کی مہلت بھی گزر گئی تنیسرے دن ان سب کا فرول

کے چیرے سیاہ ہو گئے جب اتوار کی صبح ہوئی توانہوں نے خوشبولگائی اور تیار ہو کر بیٹے گئے اور انتظار کرنے گئے کہ دیکھیں کس طرح کا

### قصه سيدنا ابراهيم عليال

### نمرود اور هولناک آگ

یہ اُس زمانے کی بات ہے جب بائل میں ایک ظالم وجابر بادشاہ حکومت کیا کرتا تھا۔اس بادشاہ کا نام نمرود تھا۔ الله سبحانه و تعالیٰ نے اس کو لہنی ہر نعمت سے نو از ااور یہ چار سوسال تک حکومت کر تار ہاہو ناتو یہ چاہیے تھا کہ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر

ادا کرتا مگریہ توخود ہی لوگوں کا خدا بن بیٹھا۔اس نے اپنی تمام رعایا کو تھم دیا کہ جس طرح وہ بنوں کے سامنے سجدہ کرتے ہیں

ای طرح اُس کے دربار میں اُس کو خدا مجھتے ہوئے سجدہ کیا کریں۔

اور جس طرح لوگ چاند، سورج اور متاروں کی عبادت کرتے ہیں ای طرح اُس کی بھی عبادت کیاکریں غرض ہے کہ ظلمو جبالت كاجرجا تفله

الله سبحاندو تعالی نے ان کی ہدایت کیلئے اپنے پیٹمبر سیّد تا ابر اجیم علیہ السلام کو بھیجا۔

سیّدنا ابراہیم ملیہ اللام نے اللہ سجانہ وتعالیٰ کی وحدانیت کا درس اپنے گھر سے شروع کیا۔ آپ کے ایک چیا آزر

جنول کو بنایا بھی کرتے ہتے اور اس کی ہوجا بھی کرتے۔ایک دن حضرت ابراجیم طبہ اللام نے اپنے چھاسے کہا کہ آپ ان بنول کی عبادت کیوں کرتے ہیں جنہیں آپ نے اپنے ہاتھوں سے تراشا ہے جو نہ عن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں نہ بول سکتے ہیں

ندرید کسی کو فائدہ پہنچاسکتے ہیں اور ندہی نقصان پہنچاسکتے ہیں پھر بھی آپ نے ان بنوں کو اپنامعبود بنار کھاہے۔

آزرنے بیہ بات س کر سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کوسخت برا بھلا کہا گر سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اس پر مبر کیا۔ سیّدنا ابراہیم

طیہ السلام نے اب اپنی تبلیغ کا دائرہ کار بڑھایا آپ کی قوم میں کچھ لوگ ستاروں ،چاندوسورج کی بھی عبادت کیا کرتے تھے۔

ا یک روز آپ اُن ستارہ پرستوں کی محفل میں گئے تاکہ ان کو تبلیغ کر سمیں اور اس کیلئے آپ نے ایک انو کھا طریقتہ اختیار کیا۔ رات کاوفت تھا آسان پرستارے چک رہے تھے سیدنا ابر اجیم علیہ السلام نے آسمان پر ایک ستارے کو دیکھا تو کہا۔

کیکن کچھ دیر کے بعد ستارہ حیب ملیا تو حصرت ابراہیم علیہ السلام بولے میں ڈوب جانے والوں کو پہند نہیں کرتا اور نہ بی ڈوب جانے والارب ہو سکتاہے۔ پھر جب چاندنے بادلوں کی اوٹ سے اپناچہرہ نکالا تو آپ نے چاند کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"يے برارب"

کیکن جب مغرب کے وقت سورج بھی غروب ہو گیا تو سیدناابراہیم علیہ اللام نے فرمایا ۔ بیہ میرارب خبیں ہو سکتا

ب فنک مير ارب باتي رہے والا ہے۔

وہ بہت طاقتور ہے اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔جب حضرت ابراہیس نے ستارہ پرستوں معاہد پرستوں اور سورج کی پرستش کرنے والوں کو ان کی ممر ابی ہے آگاہ کر دیا کہ بیر ستارے، جائد، سورج تو خو د اللہ سجانہ و تعالی کی ہی مخلوق ہیں معبود تو صرف الله سجاند و تعالی ہے عمادت کے لاکق تو صرف الله سجاند و تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ انہیں وین حق کی طرف بلانے کے بعد آپ لیٹی قوم کے بت پرستوں کے پاس گئے حضرت ابراہیم ملیہ السلام نے دیکھا کہ بیہ بتوں کی عبادت کررہے ہیں ان کے سامنے سجدے کررہے ہیں۔ان کی اس گمر اہی کو دیکھ کر آپ جیران ہوئے اور ان کی عقل پر افسوس بھی ہوا کہ جن بنوں کو یہ اپنے ہاتھوں سے بناتے ہیں انبی کی عبادت کرتے ہیں۔

آپ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ بیر تم کیا کردہے ہو؟

انہوں نے کہا کہ ہم بتوں کی عبادت کر رہے ہیں۔

آپ نے ان سے پوچھا کہ جب تم ان جول کو پکارتے ہو تو کیاوہ تمباری بات سنتے ہیں؟

یابید تمہارے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بت حمہیں کوئی فائدہ پہنچاسکتے ہیں؟

لو گول نے آپ کی بات کو غور سے عنااور ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے لیکن انہیں کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ کیاجواب دیں کیونکہ وہ یہ جانتے تھے کہ نہ توبیہت سُن سکتے ہیں اور نہ بول سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب ان کو پکارا جائے توبیہ جو اب بھی نہیں دے سکتے۔ وہ آپس میں کھسر پُھسر کرنے گئے کہ بدار اہیم کیسی باتیں کررہاہے؟

سیدناابراجیم علیہ السلام مسلسل ان لوگوں کی جانب دیکھ رہے تھے اور ان کے جو اب کا انتظار کررہے تھے۔

آخر ان میں سے ایک بت پرست بولا۔ ہم کھے نہیں جانتے ہم نے تواہیے باپ داداکوای طرح کرتے پایا ہے آپ نے ان کوپیارو محبت سے حق کی طرف بلایااسلام کی دعوت دی۔ اور باہر نکلتے ہوئے ان سے کہا کہ بیس تمہارے ان بنائے ہوئے خداول كاضرور براجابول كا\_

حضرت ابراجيم عليه السلام ان كوسبق سكھانے كاارادہ كر يك تفے اور تبليغ كيلئے آپ نے ايك اور حكمت عملى اپنائي۔

حضرت ابراجیم علیہ اللام کی قوم شہر سے باہر ایک سالانہ میلہ لگایاکرتی تھی۔اتفاق سے انہی دنوں میلہ کاون مجی آگیا ساری قوم میلہ کی تیاریاں کرنے گئی جس ون سب میلے بیں جانے لگے تو سب نے آپ سے مجی میلہ بیں جانے کا کہا لیکن آپ نے جانے سے انکار کردیا۔

سب لوگ چلے گئے سیّد نا ابراجیم علیہ السلام اکیلے رہ گئے تو آپ نے ہضوڑا اُٹھایا اور بت خانے پینی گئے۔ بنوں کے سامنے مٹھائیاں رکھی ہوئی تھیں آپ نے اُن سے کہا کہ تم ان کو کیوں نہیں کھاتے ؟

كياتم سنة مو؟ .... كياتم بولت مو؟

اس کے بعد آپ نے ان بتوں کو توڑنا شروع کر دیا سوائے ایک بت کے آپ نے تمام بتوں کو توڑدیا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ کرواپس گھر لوٹ آئے۔

شام کو جب قوم کے لوگ میلے سے واپس آئے تو شکرانے کیلئے بت خانے آئے تاکہ اپنے بنوں کی پوجا پاٹ کر سکیس لیکن جیسے تی وہ بت خانے میں داخل ہوئے بنوں کی حالت ِ زار دیکھ کر وہ ہکابکارہ گئے کہ کمی بت کاسر ٹوٹاہوا ہے توکسی کاہاتھ کسی کا یاؤں۔

تووہ كہنے لگے ہمارے بتوں كے ساتھ يہ سلوك كس نے كياہے؟

ان میں سے کسی نے کہا کہ ہم نے ایک ٹوجوان کوان بنوں کے خلاف کہتے سناہے وہ ہمارے ان بنوں کی برائی کر تاتھا۔ وہ سب بولے کہ اُس نوجوان کو سامنے لا یاجائے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ انسلام کو پچھے لوگ پکڑ کرلے آئے۔اُن میں سے سب بریں میں میں میں میں میں سب سب سب سب میں ہوتا ہوں ہے۔

ایک بڑے نے کہااے ابراہیم! ہارے معبودول کے ساتھ یہ کام توتے کیاہ؟

چاروں جانب مجمع لگاہوا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تو بھی چاہتے تھے کہ جب سب لوگ جمع ہوں تو میں لیٹی بات سنا سکوں۔ آپ نے فرمایا۔ اور حکمت عملی سے جو اب دیا:۔

دیکھوہتھو ڈااس بڑے بُت کے کندھے پر رکھاہواہے ہو سکتاہے اس نے تو ڈاہو کہ تم لوگ اس بڑے بت کے ہوتے ہوئے چھوٹے بتوں کو پوجتے ہو۔ تم اس بڑے بت سے پوچھ لو۔

لو گوں نے کہا، نہ توبد بول سکتے ہیں اور نہ بی لہی جگہ سے ال سکتے ہیں۔

حضرت ابراہیم ملیہ السلام نے کہا کہ یہی بات توہی کہہ رہاہوں کہ جونہ بول سکتے ہوں اور نہ لہتی جگہ سے خود ال سکتے ہوں وہ خداکیے ہو سکتاہے۔ أس نے فوراً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے وربار میں طلب کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب وربار بیں تشریف لائے تؤنمرودن تكبرك ساته يوجها اے ابراہیم! تم نے کوئی نیاخد ابنالیا ہے جمیں بتاؤلوسی یہ نیاخد اکون ہے؟ حضرت ابراہیم علیدالسلام نے جواب دیا: وہ اللہ ہے۔ تمرود: وہاللہ کون ہے؟ حضرت ابراجيم عليه السلام: جوزند كي ويتاب اور مار تاب-نمرود نے کہا، بید کام تو میں بھی کرسکتااوں پھر اُس نے دو تیدی بلائے جن میں سے ایک کو پھانسی کی سزا ہوئی تھی اور دوسرے کورہائی ملنی تھی۔ تمرود نے رہائی والے کو قتل کردیااور پھانسی والے مخص کورہا کردیا۔ حضرت ابراہیم علیہ اللام نے کہا، میرارت تو سورج مشرق سے نکاتا ہے اگر تو رب ہے تو سورج مغرب سے نکال لا اب تو تمرود سے جواب ہی نہ بن سکا اس کا غرورو تکبر لوگول کے سامنے خاک میں مل گیا۔ اس سے جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو اس نے اپنے وزیروں اور مشیروں سے پوچھا کہ ابراہیم کواس جرم کی کہ اس نے ہمارے بنوں کے ساتھ براسلوک کیاہے سبنے ایک ساتھ کہا کہ ابراجیم کو آگ جس جلاڈالو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔

سب لوگ خاموش ہو گئے مگر پھر بھی ہٹ دھری سے باز نہیں آئے۔بادشاہ نمرود کے پچھ جاسوس جو ملک بیں جگہ جگہ

موجو درہتے تنے وہ بھی اُس وفت وہاں موجو د تنے ان جاسوسوں نے نمر ود کو اطلاع دی کہ ابر اہیم نے ہمارے خداؤں کو توڑ پھوڑ کر

ر کھ دیا ہے۔ یہ سن کر نمرود پریشان ہو گیا کہ رہ کون مختص ہے یہ تو کل میری خدائی کے خلاف ہوجائے گا اور میری بادشاہت

کیکن اب سوال میہ پیداہوا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں کس طرح ڈالاجائے اس مسئلہ کاحل نمرود کے ہیزن نامی الحینیئرنے یہ نکالا کہ ایک منجینن یعنی کو پھن تیار کی جائے اور اس کے ذریعے ابراجیم ملیہ اللام کو آگ میں پھینکاجائے۔ چنانچہ منعینن لین کو پھن کے ذریعے آپ کو آگ میں ڈال ریا گیا۔ مگر اُس وقت الله سجانہ وتعالی نے آگ کو تھم ریا کہ اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جااور سلامتی والی بن جا۔ آگ نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت کی اور حضرت ابراجیم علیہ انسلام کابیہ معجزہ بھی ہے۔ نمر ود اپنے محل کی حیت سے سیّدتا ابراجیم علیہ اللام کے آگ میں سینیکے جانے کے منظر کو دیکھ رہا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ آگ کے در میان ایک خوبصورت ساباغ ہے اور آپ اُس میں بیٹے ہوئے ہیں اور آپ کے ساتھ ایک اور خوبصورت محض (فرشته) بھی بیٹاہواہے۔اُس نے وہی سے كهاكداك ابراجيم! كياتم اس آگ ب باهر آسكة بو (تاكريه شط حمهين جلادي). حضرت ابراجیم علیہ السلام أشھے اور آگ سے باہر تشریف لے آئے نمر وونے ہوچھا کہ بیہ تمہارے ساتھ دوسر المحض کون تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا جے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے میرے پاس بھیجا تھا تا کہ میں اُس ہے اُنس حاصل کروں۔ نمرود جيران ره كيا-

البذا آگ كو جلانے كا انتظام كيا كيا اور اس كيليج ايك برا كرها كھودا كيا اس بيس لوگ دن بھر لكرياں جمع كرتے اور

اس کڑھے میں لا کر ڈال دیتے جب اس ایند هن میں آگ لگائی گئی تو آگ کے شعلے استے بلند ہو گئے کہ اگر فضامیں کوئی پر ندہ مجی

موتاتوجل كركباب بوجاتا

اس جیسی آگ مجھی جلائی ہی نہیں گئی۔

جب سیّدنا ابر اہیم علیہ اللام آگ سے سلامتی کے ساتھ باہر نکل آئے تو آپ نے ایک مرتبہ پھر ان لوگوں کودعوت دی

جس ہے اُس کو سکون ملتالیکن مسلسل تھیڑ مارتے مارتے اس کے ہاتھوں میں در دہو جاتا۔ اس نے خاد موں کو تھم دیا کہ وہ اس کے سر پر تھیڑماریں خادم بھی اس کے سر پر تھیڑمارتے لیکن ان کے ہاتھوں میں بھی

> کہ جو بھی دربار میں آتاوہ پہلے نمرود کے جو تامار تا پھر کوئی اور بات کرتا۔ اس طرح بير ظالم باوشاه نمر و د ذِلت كي موت مرار

چوس لیے گوشت چاٹ لیے سوائے نمرود کے باتی سب کی بڈیاں ہی باتی رہ گئیں نمرود دیکھتا تھا تکر پچھے نہ کر سکتا تھا پھر ایک مچھر اس کی ناک کے رائے دماغ میں تھس میااور کئی سال تک اس کا مغز کافٹار ہاجب مچھر اس کو کافٹا توبیہ اپنے سرپر زورے ایک تھپڑمار تا

الله سبحانه و تعالیٰ کواس کی بیر گستاخی پسند نه آئی اور الله سبحانه و تعالیٰ نے اس قوم پر مچھر وں کا عذاب بھیجا۔

تکریہ توم ہٹ دھرم ہی رہی اور ایمان نہ لائی۔ بلکہ نمر ودنے کہا کہ اے ابر اہیم! میں حمہیں بھی تخلّ کروں گااور تنہارے خدا کو بھی

جادًا پنے خداسے کہو کہ وہ لیٹن فوج لے کر آئے اور میں لیٹن فوج کیکر آتا ہوں ابھی معلوم ہوجائے گا کہ سب سے بڑا اخدا کون ہے؟

مجھروں کی زیادتی کابیر عالم تھا کہ ان سے سورج حیب جاتاتھازمین پر دھوپ نہیں آتی تھی۔ مجھروں نے ان کے خون

وروجوجاتا البذاانبول نے اس کے سریر جوتے مار ناشر وع کرویئے جوتے کھاکر اس کو آزام ملتا لبذااب نمرود کے دربار کاادب یہ تھا

سیّدنا ابراہیم علیہ اللام لینی اہلیہ سارہ اور اپنے سیجیجے لوط علیہ اللام کے ساتھ بائل سے فلسطین کی طرف روانہ ہوئے جب آپ فلسطین کی جانب جارہے تھے تو راستے میں ایک ایسے علاقے سے گزر ہوا جہاں کا باوشاہ بہت ظالم و جابر تھا وہ مسافر مرووں کو قتل کر دیتا تھااور اُن سے اُن کی ہویاں چھین لیتا تھا۔

جب سیّدنا ابر اہیم علیہ السلام اس علاقے سے گزرے تو بادشاہ کے کارندوں نے ان کو گر فقار کرکے بادشاہ کے دربار میں پیش کر دیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ جو عورت تمہارے ساتھ ہے اس سے تمہارا کیارِ شتہے؟

سيدنا ابراجيم عليه السلام في فرمايا، وه ميري بهن ب-

بہن اس لیے کہاتا کہ بادشاہ حضرت سارہ کو نقصان نہ پہنچائے۔ پھر بادشاہ نے سیّد تا ابر اہیم علیہ اللام کو بھیج کر حضرت سارہ کو اللہ کیا۔ سیّد تا ابر اہیم علیہ اللام کے بھیج کر حضرت سارہ کو بھی ساری صور تحال سے آگاہ کیا اور کہا کہ تم بھی باد شاہ کے سامنے بھی کہتا طلب کیا۔ سیّد تا ابر اہیم علیہ اللام نے جاکر حضرت سارہ کو بھی ساری صور تحال سے آگاہ کیا اور کہا کہ تم بھی باد شاہ کے سامنے بھی کہتا اور رہ جھوٹ بھی نہیں ہے کیونکہ تم دِنی اعتبار سے میری دینی بہن ہو۔

حضرت سارہ بہت ہی خوبصورت تھیں جب بادشاہ نے آپ کو دیکھا تو اس کے دل میں براخیال پیداہوا اس نے بُرے ارادے سے آپ کو چھوٹاچاہاتواللہ سجانہ و تعالیٰ نے اس کو مفلوج کر دیااور وہ ال مجی ندسکا۔

وہ گڑ گڑانے لگااور اس نے حضرت سارہ سے کہا کہ وہ دعا کریں بیں انہیں کچھ نہیں کہوں گا۔

حضرت سارہ نے دعاکی توزین نے اسے چھوڑ دیا۔

مگر اُس نے دوبارہ برے خیال سے چھوناچاہا ویسے ہی وہ دوبارہ مفلوج ہو گیا۔اب تو وہ رونے لگا اور گر گڑاتے ہوئے کہنے لگا کہ اب میں حمہیں ہر گز ہر گز کچھے نہ کھوں گاتم میرے لیے دعاکر واور مجھے اس اذبیت سے نجات دے دو۔

حضرت سارہ نے وعاکی تووہ پھر پہلے جیسا ہو گیا۔

پھر بادشاہ نے اپنے خادم خاص کو طلب کیا اور کہا تم لوگ میرے پاس کسی انسان کو نہیں بلکہ کسی جن کو لائے ہو لہذاان کوجہاں سے لائے ہو وہیں چھوڑآ واور ایک عورت بطورِ خاد مہ بھی ان کے ساتھ روانہ کر دی۔

بعض روایات میں ہے کہ وہ اس بادشاہ کی بیٹی تھی۔

لبندا بادشاہ کے خادم حضرت سارہ، سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اور بادشاہ کی بیٹی ہاجرہ کو وہیں چھوڑآئے جہاں سے ان کو رکیا تھا۔

غرض بدك ميه قافله خيريت كے ساتھ فلسطين پہنچ كيا۔

زم زم کا کنواں اور سیدنا ابراهیم سےاسام کا سیدہ هاجرہ سے نکاح

سیدناابراہیم طبہالسلام فلسطین پہنچ گئے لیکن امجی تک سیدناابراہیم طبہالسلام کے کوئی اولا و نہیں تھی۔ایک ون سیدہ سارہ نے

سیدناابراجیم علیہ السلام سے کہا کہ جارے پاس اللہ سجانہ و تعالی کی دی ہوئی ہر نعمت ہے البتہ اولا دکی کی ہے اس لیے آپ سیدہ ہاجرہ سے

تکاح کرلیں ہوسکتاہے کہ اللہ سمانہ و تعالی جمیں اولا دسے تو از دے۔

اس طرح سيّدنا ابراجيم عليه اللام نے سيدہ باجرہ سے نكاح كرليا۔اس كے بعد الله سبحانہ و تعالى نے آپ كو ايك عظيم فرزند

سيد نااساعيل طيه اللام كى بشارت دى۔

جارے بیارے نی ملی اللہ تعالی علیہ وسلم سیّد نا اساعیل علیہ اللام کی اولا دیس سے ہیں۔

سیّدنا اساعیل ملیہ اللام کی پیداکش کے بعد اللہ سجانہ وتعالی نے اپنے خلیل سیّدنا ابراہیم ملیہ اللام کاامتحان لیا اور

آپ کو تھم دیا کہ سیدہ باجرہ اور ننھے اساعیل کو حرم کی سرز بین میں چھوڑ آؤ۔اُس وفت وہاں نہ کوئی شہر تھا، نہ لوگ تتھے نہ آبادی تھی

بكدايك جكل كى طرح تعاجارون طرف بهادى بهازى بهازتحد

سید ثا ابر اہیم ملیہ الله ماللہ سبحانہ و تعالیٰ کے تھم کی تعمیل کرتے ہوئے سیدہ ہاجرہ اور نتھے اساعیل کو اس وادی میں چھوڑ آئے جہاں آج خانہ کعبہے۔ اُن کے باس چند تھجوریں اور بچھ یانی تھا آپ نے وہ سیدہ ہاجرہ کے حوالے کیا اور وہاں سے والیسی کیلئے روانہ ہو گئے۔

اس وفت سیرہ ہاجرہ نے آپ کے پیچھے آکر پوچھا آپ ہمیں اس میدان میں جہاں کوئی انسان نہیں ہے بنجر زمین ہے میں تنہاچھوڑ کرجارہے ہیں۔

سيدناابراجيم عليه السلام نے كوئى جواب نيس ديا۔ سيده باجره پھرچند قدم چليں اور آپ كے پاس سي كركها۔

آپ جمیں کہاں چھوڑ کر جارہے ہیں ندیہال کوئی انسان ہے ندنیا تات ہیں نہ حیوان ہیں آخر آپ جمیں کیوں چھوڑ کر جارہے ہیں؟ اس مرتبه بھی سیدناابراہیم ملیداللام خاموش رہے۔

أخرسيده باجره رضى الله تعالى عنهانے يوجها-

كياالله سبحانه و تعالى نے آپ كويد كرنے كا تھم دياہے؟ اس سوال کے جواب میں سیدنا ابر اجیم علیہ اللام نے فرمایا، ہاں الله سبحانہ و تعالیٰ کا تھم ہے۔

سیدہ باجرہ نے یانی کی حلاش میں او حر اُو حر نظر دوڑائی مگر کہیں یانی ہو تا تو نظر آتا وہ قریب ہی پہاڑی پر چڑھ محسس کہ شاید یہاں سے کہیں یانی کانشان مل جائے۔ آج کل اس پہاڑی کا نام صفا ہے۔جب اُنہیں یانی نظر نہیں آیاتو وہ دوسری پہاڑی جس کا نام مروہ تھا اُس پر چڑھ سمئیں کہ شاید بہاں سے پانی کاسراغ مل جائے اور اس ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی کے درمیان اترتے چر مے وہ ننھے اساعیل طیہ اللام کو بھی و بھے رہی تھیں۔اس طرح آپ نے سات چکر لگائے۔ الله سبحانه وتعالیٰ کو اپنی اس نیک بندی اور حضور نبی کریم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کی دادی جان کی بید ادا اتنی پیند آئی که الله سبحانہ و تعالیٰ نے مج کرنے والوں کیلئے صفاومروہ کے کے سات چکر مقرر فرمادیئے کہ حاجی کا مج اُس وقت تک مکمل نہیں ہو گا جب تک کہ وہ صفاوم وہ کے سات چکرندلگائے۔ جب سیدہ ہاجرہ ساتواں چکر لگا کر مروہ پہاڑی پر سے اتر رہی تھیں کہ آپ کو ایک آواز سنائی دی۔ آپ نے اس کو اپناوہم خیال کیا کہ اس وادی میں کون آواز دے گا پہاں تو دور دور تک کوئی انسان تہیں ہے۔جب دوبارہ آپ کو آواز سنائی دی تب انہوں نے غور کیا تو آوازائس سمت سے آرہی مقی جہال حضرت اساعیل طیہ السلام لیٹے ہوئے تھے اور آپ کے پاس ایک فرشتہ موجود تھا۔ حضرت اساعیل طبه اللام نے جب لیک ایزی زمین پر ماری تو فرشتے نے بھی اپنا پیر زمین پر مارا اور ایک چشمه جاری ہو کیا اور

حضرت ہاجرہ نے خود مجی بیااور ننصے اساعیل کو مجی پلایا حضرت ہاجرہ پانی کے چاروں طرف منڈیر بنا تیں اور کہتیں " زم زم"

رك جاءرك جا-اس ليے بعديس اس جشمے كانام بى آب زم زم پر كيا-

سیدہ ہاجرہ ایک نبی کی اہلیہ تھیں ایک نبی کی والدہ تھیں ہے سن کر کہنے لگیں کہ پھر تو پریشانی کی کوئی بات نہیں الله سجانہ و تعالی

سيدناابراجيم طيه الملام جوياني اور تحجورين دے كر كئے تھے وہ چند دنوں ہى بين ختم ہو كيا۔اب بھوك ديياس فے ستاناشر وع كرديا

جمیں ضائع نہیں کرے گا اور واپس نضے اساعیل ملیہ اللام کی طرف لوث حمیس۔سیّد نا ابر اجیم ملیہ اللام نظر وں سے او جھل ہو گئے اور

سيده باجره تولهني بجوك وبياس كوبرواشت كرتى ربين مكر ننص اساعيل مليه اللام كى حالت أن سے ندو يميمي جاتى تقى۔

سيده باجره اورسيد نااساعيل عليه السلام تنهاره مكي

انقاق سے کچھ دِنوں کے بعد وہاں سے کچھ دور قبیلہ جرہم کا قافلہ گزررہاتھا انہوں نے دیکھاکہ ایک مخصوص جگہ پر پر ندے منڈلارہے ہیں ان کے سر دارنے سوچا کہ پر ندے اُسی جگہ منڈلاتے ہیں جہاں یا تو داند ہویا پانی ممکن ہے اس جگہ پر یانی ہو۔ سر دارنے ایک آدمی کووہال روانہ کیا کہ جاؤد مجھو کہ وہال یانی ہے یا جیس۔ وہ آدمی وہاں آیااور دیکھا کہ ایک چشمہ ہے اور اس کے پاس ایک عورت اور اس کابچہ موجود ہے اس نے سردار کو واپس جاکر تمام صور تحال سے آگاہ کیا۔ جرہم قبیلہ کے سردار نے سیدہ باجرہ سے کہا کہ تم جمیں پانی میں شریک کرلو تو ہم حمیس اپنے جانوروں کے دودھ میں حمہیں شریک کرلیاکریں مے ۔سیدہ ہاجرہ نے انہیں اجازت دے دی یوں یہ قبیلہ مید انی علاقوں میں پانی بہت دور دراز مقامات پر ملتاہے لیکن جب لوگوں نے دیکھا کہ یہاں پانی موجو دہے تو وہ یہاں پر آگر آباد ہونے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے بہت سارے گھر آباد ہو گئے۔ سیدنا اساعیل ملیہ اللام اب بارہ سال کے ہونچے تھے۔جرہم قبیلے کے لوگوں کی تو وہ آگھ کا تارا تھے اور وہ لوگ حضرت اساعیل ملیدالهام سے بڑی محبت بھی کیا کرتے تھے۔

# **قصه سيدنا اسمعيل** طيدالهم

## عظيم قريانى

بقر عید کے دن قریب آپکے بتھے اور ہر طرف گہما گہمی تھی روزانہ کسی نہ کسی کے گھر بکرے، گائے یا دنبہ آرہا تھا۔ ہمارا بکر اتوبڑاصحت مندہے ابو پورے بچپیں ہز ارروپے کالائے ہیں۔

عادل اور عرفان کا بکر اتو دبلا پتلا کمزور ہے۔راجیل اور جویریے نے پڑوسیوں کے بکرے پر تقید کرتے ہوئے کہا۔

عادل اور حرفان کا ہر ابو دہلا پہلا مزور ہے۔ را یں اور ہو پر یہ نے پڑوسیوں نے ہر سے پر سفید سرتے ہوئے لہا۔ خلیق صاحب جائے کے چسکی لیتے ہوئے اپنے بچوں کی ہاتیں خامو شی سے من رہے تھے۔معاشر ہیں بیر بچان عام ہو چکا تھا

کہ لوگ قربانی کے جانور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضاکے بجائے مقالبے کے اور ناک کیلئے لارہے ہیں کہ ہمارا جانور زیادہ بڑاہے صحت مندہے لوگوں میں ہماری واہ واہ ہوجائے گی اور اب توبیہ بیماری ان کے تھر تک پہنچ ممٹی ہے۔راحیل اور جویر یہ کی ہاتوں نے

حت مندہے تو توں من جماری واہ واہ ہو جانے کی اور خلیق صاحب کو تشویش میں مبتلا کر دیا۔

دوسرے دن دفتر سے واپی پر خلیق صاحب نے بمرے کیلئے چارہ لیا اور گھر پیٹنی گئے راحیل اور جو پرید کے پاس توان دنوں بمرے کی دیکھ بھال کے سواکوئی اور کام تھائی نہیں۔منہ ہاتھ دھو کر خلیق صاحب راجیل اور جو پرید کے پاس گئے اور پوچھاہاں بھئ آپ کے بمرے میاں کا کیا حال ہے؟

دونوں نے کہاہاں ابو ہمارا بکر اتو شیک ٹھاک ہے۔

اچھا بچو! بير بتاؤيه بم قرباني كون كرتے بين؟

راحیل اور جویریہ نے ایک دوسرے کی جانب دیکھااور اپٹی لاعلمی کااعتراف کرتے ہوئے بولے نہیں ابو ہمیں نہیں پیتہ بس ہر سال عید پر بیہ ہم مسلمان کرتے ہیں۔

ہم یہ قربانی کول کرتے ہیں ابوا جویر بینے بھول پن سے بوچھا۔

ہاں بیٹا آج میں تم کو بھی بتاؤں گاہم مسلمان ہر سال قربانی کیوں کرتے ہیں۔

آپ نے سیدنا ابراجیم علیہ السلام کا قصد تو پڑھاہی ہوگا جب سیدہ ہاجرہ اور حضرت اساعیل علیہ السلام کو آپ ایک مید ان میں چھوڑ آئے تنے اور وہیں حضرت اساعیل علیہ السلام سے بڑی محبت تھی چھوڑ آئے تنے اور وہیں حضرت اساعیل علیہ السلام سے بڑی محبت تھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام مجھی مجھی ان سے ملئے مجھی جایا کرتے تنے اور ساتھ ضروریات زندگی کی چیزیں بھی انہیں پہنچاتے اور

سيّدنااساعيل عليه اللام كو نسيحيّن بهي كرتے تھے۔

کیونکہ نبی کے خواب سیچے ہوتے ہیں ان میں کسی قشم کا فٹک وشبہ نہیں ہو تا۔ یہ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کیلئے بڑاامتحان تھا ایک تو بڑھاپے میں اولاد کی نعمت ملی پھر اس کو تنہا چھوڑنے کا تھم دیا۔ آپ نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے تھم کی تغییل کی۔

ای دوران سیدناعلید السلام السلام نے ایک خواب دیکھا کہ وہ اسپنے بیارے بیٹے سیدنا اساعیل علیہ السلام کو ذریح کررہے ہیں

اور اب جبکہ اساعیل علیہ اللام جوانی کی صدود میں قدم رکھ چکے تھے اور کام کاج میں اینے والد کاباتھ بٹانے کے قابل ہو چکے تھے تو تھم دیا جارہاہے کہ اب اپنے بیٹے کو اپنے بی ہاتھ سے ذرج کرو۔

لیکن سیّدنا ابراجیم علیہ اللام کیلئے اپنے رب کے تھم سے بڑھ کر پچھ بھی نہیں تھا۔ آپ ذرہ برابر نہیں بچکھائے اور الله سجانہ و تعالی کے تھم کی تغیل کیلئے فوراتیار ہوگئے۔

> جی! کیاسیدناابراہیم علیہ اللام نے اسپنے بیٹے کو ذرج کر دیارا حیل نے کہا۔ مرم سات میں خاص میں خاص

مجنی واقعہ تو پوراس لو۔ خلیق صاحب نے متحل سے جواب دیا تو ستیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اساعیل علیہ السلام کو اپناخواب سنایا اور پوچھا کہ تمہاری رائے کیاہے۔

و حیرہ بردنیا سیہ ہما ہے ،پ جیے ، ہاں سیہ ہما ہو رہا واب سایو اور پر پورٹ کہ مہاری واسے سیوے ۔ یہ بیٹا کوئی عام بیٹالو تھانییں اللہ سجانہ و تعالیٰ کے خلیل سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کابیٹا پھر خود بھی نبی اور نبیوں کے سردار

میر بین ول م مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جدِ امجد عصر کینے گا۔ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جدِ امجد عصے کہنے گا۔

بابا جان! آپ وہ سیجیے جس کا آپ کے رب نے آپ کو تھم دیاہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے چاہاتو آپ جھے صبر کرنے والوں اسے پائیں ہے۔

سیّد ناابراہیم ملیہ السلام نے ایک تیز دھار والی چھری اپنے ساتھ لی اور سیّد نا ابر اہیم ملیہ السلام کو لے کر وادی مکنی کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی آپ راستے ہی ہیں تھے کہ شیطان نے آپ کو آکر بہکانا چاہااور کہنے لگا۔

سیّدنا ابراجیم علیہ اللام نے اس کوسات کنگریاں ماریں لیکن وہ لیٹی حرکتوں سے بازنہ آیا اور حضرت اساعیل علیہ اللام کے پاس جا پہنچا اور آپ سے کہنے لگادیکھو تمہارے والدیو نہی تم کو ذرح کرنے لے جارہے بیں تم اپنے ہاتھ کو چیٹرا کر بھاگ جاؤ پھر سیّدنا ابراجیم علیہ اللام نے اس کو کنگریاں ماریں توبیہ مر دودوہیں ڈھیر ہو گیا۔ جب سیّرتا ابراہیم علیہ السلام منیٰ کے مقام پر پہنچے تو حضرت اساعیل علیہ السلام نے اپنے والد سیّد تا ابراہیم علیہ السلام سے کہا:۔ باباجان! ذرّح سے پہلے مجھے الچھی طرح سے بائدھ ویجئے گا کہیں ایسانہ ہو کہ بیں جب تزیوں اور پچھ خون کے وہے آپ کے دامن پر آئیں اور کل اللہ سجانہ و تعالیٰ مجھ سے قیامت کے دن پوچھے کہ اے اساعیل تونے میرے تھم کی تعمیل کرتے ہوئے میرے خلیل کے کپڑے کیوں اپنے خون سے رہتے تو میں کیا جو اب دوں گا۔

دوسرا چھری چلاتے ہوئے میر امنہ اوندھا کردیجئے گا کہ کہیں باپ کی محبت غالب نہ آ جائے اور آپ کاہاتھ رک جائے۔ تیسرامیری گردن پر چھری جلدی جلدی چلاہئے گا۔

ان باتوں کے بعد سیّدنا ابراجیم علیہ السلام نے اساعیل علیہ السلام کو اور سیّدنا اساعیل علیہ السلام نے اسپنے والد بزر گوار سیّدنا ابراجیم علیہ السلام کو دیکھا باپ نے بیٹے کا بوسہ لیا محبت کے آنسو چھلک پڑے لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے تھم کی بجا آوری میں کوئی کو تاہی نہیں ہوئی۔

جیسے بی سیّد ناابر اہیم علیہ السلام نے چھری حضرت اساعیل علیہ السلام کی گردن پرر کھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے چھری کو تھم دیا کہ خبر دار جو اساعیل کو ہکی می بھی خراش آئی۔اد ھر سیّد ناابر اہیم علیہ السلام اپنا پوراز در لگارہے تھے گر چھری تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے تھم پر زکی ہوئی تھی تب بی ندا آئی:۔

# وَ نَادَيْنُهُ أَنْ يُلِبْرُهِيْمُ ﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ

اور جم نے ندا قرمائی اے ایر اہیم! بے شک تونے خواب کو چے کر د کھایا۔

اس کے بدلے حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک مینڈھالے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت اساعیل کے بدلے میں ٹڑھاؤن کے کرنے کا تھم دیا۔

جويربيه اور راحيل دم سادهي قصدس رب تق

تو پو! آج ہم جو قربانی کرتے ہیں وہ حضرت اساعیل طیہ السلام کی یاد ش کرتے ہیں۔ اور پھو! یہ قربانی کے جانور نمائش کیلئے نہیں ہوتے بلکہ اللہ سجانہ و تعالیٰ کی رضاکیلئے ہوتے ہیں اور اللہ کے پاس خلوص بھی ہے اگر کوئی کمزور جانور کی قربانی کرے لیکن خلوص کے ساتھ توبیہ اللہ سجانہ و تعالیٰ کوزیادہ پسندہے۔ بجائے اس کے کوئی مہنگاجانور خرید کرلائے اور اُس کی نیت ہی ہیہ ہو کہ لوگ

واہ واہ کریں تو ایسی قربانی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو پہند نہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ رِیاکاروں کو پہند نہیں فرما تا۔ تو بچو آئندہ مجھی بھی اپنے قربانی کے جانور کا دوسرے کے قربانی کے جانورہے موازنہ نہیں سیجئے گا۔ بلکہ صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضاکیلئے قربانی سیجئے۔

اچھانچو! اب برے کو بھی کھے چارہ کھانے کو دوأے بھی بھوک لگ رہی ہوگ۔

عافیہ اور اویس کو ئزپر وگرام کی تیاری بیں مصروف تنے کل ٹی وی پر اسلامی کو ئز کا پر وگرام تھااور ان دونوں بہن بھائیوں کو ایے اسکول کی نمائندگی کرنا تھی۔

مجمعی عانیه سوال کرتی اور اویس جواب دیتااور مجمعی اویس سوال کر تااور عانیه جواب ویتی۔

خاند كعبرسب سے بہلے كس في تغيير كيا؟ عافيہ في اويس سے يو جھا۔

اویس کی سمجھ میں اس کاجواب نہیں آرہاتھا۔ آواس کاجواب ہم داداجان سے پوچھ لیتے ہیں۔

لين طرف آتے ہوئے ديكھ كر يو چھنے لكے بال بھئ تم دونوں، خيريت توہے۔

ہاں داداجان! کل جارائی وی پر کو ترکامقابلہ ہے اور جمیں ایک سوال کا جواب معلوم کرناہے۔

ہاں بیٹا ہو چھو! واواجان نے اخبار ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

داداجان سب سے پہلے خانہ کعبہ کی تغییر کس نے گ؟

ہاں بھی سب سے پہلے با قاعدہ خانہ کعبہ کی تغمیر سیّدنا ابر اجیم علیہ السلام نے ہی گی۔

وہ کیسے داداجان اویس نے دلچیس لیتے ہوئے ہو چھا۔

جو چرئیل این لے کر آئے تھے۔اس کے بعد آپ فلسطین تشریف لے گئے لیکن کچھ عرصے کے بعد آپ واپس حرم آئے اور ابنے بیٹے سیّد تا اساعیل علیہ السلام سے ملاقات کی۔ دونوں مللے ملے سیّد تا ابر اہیم علیہ السلام نے سید تا اساعیل علیہ السلام کو بیار کیا اور

مر بے بیٹے اللہ سجانہ و تعالیٰ نے جھے ایک تھم دیا ہے۔

انہوں نے فورا کہاباباجان! الله سحانہ و تعالی نے آپ کوجو تھم دیاہے اس کو پوراکریں آپ مجھے اپنااطاعت گزار پائیس کے۔

سيدنااساعيل عليه السلام فيجواب ديابه

توكياتم اس كام بس مراباته بناؤك\_

عافیہ اور اویس دونوں ہی داداجان کے کمرے کی جانب بڑھے دادا جان اخبار کا مطالعہ کررہے ستے ۔ان لوگوں کو

اس كا واقعد يد ب كد سيّدنا ابراجيم عليه اللام نے جب حضرت اساعيل عليه اللام كى جكه مينده كو قربان كرديا

كيول نبيس باباجان! سيدنااساعيل عليه اللامنے فرمانبر دارى سے جواب ويا۔

اس کے بعد سیّد ناابراہیم علیہ الملام نے سیّد نااساعیل علیہ الملام کو ساتھ لیااور خانہ کعبہ کی تغییر شروع کر دی۔ سیّد نا اساعیل علیہ الملام وور دور سے پتھر اٹھاکر لاتے تھے اور سیّد نا ابراہیم علیہ الملام ان کو دیوار میں چنتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ سے دعامجی مانگتے:۔

# ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

اے ہمارے رب توہم سے قبول فرمایقینا توہی خوب سننے والا اور خوب جانے والا ہے۔

یہاں تک کہ دِیوار قدرے بلند ہوگئی لیکن انجی اس کو اور او ٹچا کرنا تھا ہے تب ہی ہوسکتا تھا جب کوئی چیز ایسی میسر ہو جس پروہ کھڑے ہوسکیں۔

> لیکن اس زمانے میں کوئی سیز تھی یااسٹول تو ہو تا نہیں ہو گا پھر انہوں نے کیا کیا؟ عافیہ نے سوال کیا۔ ہاں بھی وہ بی بتار ہاہوں تم ذراسانس تولینے دیا کرو۔ دادا جان عافیہ کی دلچیسی پر ہینتے ہوئے بولے۔

تواس کیلئے سیّدنااساعیل ملیہ اللام نے چاروں طرف نگاہ ڈائی اُن کی نگاہ ایک بڑے پتھر پر پڑی آپ وہ پتھر اٹھالاۓ۔ سیّدناابر اہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہوگئے اور اس طرح آپ نے خانہ کعبہ کی چار دیواری کو اور بلند کر دیا۔ اس طرح کعبہ کی لتمبیر مکمل ہوگئی۔ جو پتھر حصرت اساعیل ملیہ السلام اُٹھاکر لائے نتھے تا کہ سیّد ٹاابر اہیم ملیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر دیواروں کو او نچاکر سکیس

اُس پتفر پر سیّدنا ابر اُبیم ملیہ السلام کے ویروں کے نشانات نفتش ہو گئے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو آپ اٹنے محبوب تنھے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس پتفر کو قیامت تک کیلئے محفوظ فرمادیا اور

آج ہم اس پھر کومقام ابراہیم کے نام سے جانے ہیں۔

اور اویس آپ کومعلوم ہے کہ اس جگہ نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

چرجب کعبد کی تغییر مکمل ہو گئی تواللہ سبحانہ و تعالی نے سیّد ناابر اجیم علیہ اللام کو تھم دیا کہ اب تم ج کی منادی کرو۔

سيدناابراجيم عليه السلام في ح كااعلان كيااس قرآن في اس طرح بيان كيا:

وَ أَذِنَ فِي النَّاسِ بِالْحَبِّ يَانَّتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ صَامِرٍ يَّانِينَ مِنْ كُلِّ فَيَ عَمِيْقِ ﴿ (پ٤١-سوره بَّ ٢٤٠) اور اعلان عام كر دولوگول يس جحكا اور آكس كے آپ كے پاس پاييا ده اور ہر دُنلی او نٹنی پر سوار ہو كرجو آتی ہيں ہر دُور درا زراستہ سے۔

آپ کے اس اعلان پر قیامت تک پیداہونے والے ہر اُس مخص نے لبیک کہا جے مج کرنا تھا۔

اب یقینا حمبیں کھب کی تاریخ سے آگاہی مل مئی ہوگی داداجان نے دونوں پول کو بیار کرتے ہوئے کہا۔

يى داداجان! آپنے جميں برى اچھى كھائىسنائى۔

### قصه سيدنا اسعاق طيداللم

امید کی کرن

شیر از بوجل قدموں سے چلتے چلتے بس اسٹاپ تک آیا۔اس دفعہ بھی اسے نوکری نہیں ملی تھی۔ نہ جانے کب تک

میرے ساتھ ایسا ہو تارہے گا۔مایوی نے شیر از کو چاروں طرف سے تھیر لیا تھا۔شیر از کے والد کا بھین میں ہی انقال ہو گیا تھا شیر از کی والدہ نے شیر از اور اس کے بہن بھائیوں کو مطلے کے لوگوں کے کپڑے می می کر پالا تھا۔

انجی شیر از خود بھی چھوٹا تھا ای سال تواس نے میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ لیکن گھرے حالات نے اُسے نو کری کی تلاش میں مجور کردیا۔ گھر پینے کرشیر ازنے مایوی کے ساتھ اپنے کاغذات کی فائل پلنگ پر پیٹیکی اور وہیں خود بھی لیٹ گیا۔

کیاہواہیٹا؟ کیانو کری ملی؟ شیر از کی افی نے پوچھا۔

كيابوناب اى جھے تولگتاہے كەمىرے نصيب ميں صرف جونياں كھنالكھاہے نوكرى نہيں۔ شير ازنے مايوى كے ساتھ كہا۔

ارے بیٹاتم اتنی جلدی مایوس ہو گئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت تو بڑی وسیعے ہے اس میں بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کوئی تھمت ہوگی

شیر از کی ای نے شیر از کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا دیکھوشیر از آپ تومسلمان ہو آپ کومایوس ہر گزنہیں ہوناچاہئے۔

آؤچائے تیارہے چائے ٹی لو پھر میں تم کو ایک واقعہ سناتی ہوں۔

جی اچھا۔ شیر ازنے سعادت مندی سے جواب دیا۔ شیر از ایاز اور عارفہ تینوں بہن بھائی ایک ساتھ بیٹے کرچائے پینے لگے۔ ای نے چائے کاکپ ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

دیکھوبچو! آج میں جو تم کو واقعہ سٹار ہی ہوں وہ سیّد ٹااسحاق ملیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ ہے۔

آپ کو یہ تومعلوم ہے سیّد ناابر اجیم ملیہ السلام کی پہلی شادی آپ کے چیا کی بیٹی حضرت سارہ سے ہوئی تھی لیکن آپ کے اولاد

افسوس كرتي بوئ يوجها ارے بچو! تم لوگ بہت جلد باز ہو کیانی تو پوری س لو۔ بی اتی پھر کیا ہواشیر ازنے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔ جب مہمانوں نے کھانے کوہاتھ نہیں لگایاتوسیدنا ابر اہیم ملیہ السلام اندیشے میں مبتلا ہو گئے۔ سس منم کاندیشه ای جان! شیر ازنے پوچھا۔ سیّد ناابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے یہ فرشتے ہیں اور اندیشہ ہوا کہ کہیں ہے قوم کوعذاب دینے تو نہیں آئے۔ آپ نے اُن سے پوچھا کہ کیاتم اس بستی کو ہلاک کر دو ہے جس پیل تین سومو من ہوں ہے؟

کرنے کا تھم دیااور کہااہ اس کا گوشت بھون کرلے آؤ تا کہ مہمانوں کی تواضح کی جائے۔ دوسری طرف حضرت سارہ رہنی اللہ تعالیٰ عنیا نے بھی جلدی جلدی توے پرروٹیاں ڈالناشر وع کردی۔

غرض کھانا تیار ہوگیا تو سیّدنا ابراہیم علیہ اللام نے اپنے مہمانوں کے سامنے وسترخوان بچھایا اور اس پر کھانا چن دیا۔

مچر حضرت سارہ کے مشورہ سے آپ نے حضرت ہاجرہ سے شادی کرلی اور سیّدنا ابر اہیم علیہ السلام کے سیّدنا حضرت اساعیل

لیکن حفرت سارہ کی بھی بیہ خواہش تھی کہ اُن کے بھی اولاد ہو۔حضرت سارہ کی عمر نوّے '' سال ہو پھی تھی اور

ا یک دن اُن کے پہاں تین مہمان تشریف لائے سیّدنا ابر اہیم علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور اپنے خادم کوایک مچھڑا ذرج

سیّدنا ابراجیم طیہ السلام بھی سو "اسال کے ہونیکے تھے۔ سیّدنا ابراجیم طیہ السلام بہت مہمان نواز تھے حتی کہ کسی وقت کا کھانا

کیکن عجیب بات موئی که مهمانوں نے کھانے کوہاتھ ہی نہیں لگایا۔

مر کیوں؟ عارفہ سے چپ ندر ہا گیا۔ اور حضرت ابراہیم ملیہ السلام نے کنٹی محبت سے اُن کی مہمان نوازی کی تھی انہیں کھالیہ اچاہے تھانا اتی جان! ایاز نے بھی

انبول نے کہا کہ ہم ایسا ہر گزنبیں کریں گے۔

عليه السلام كى ولا دت بهو كى \_

بغيرمهمانول كے نہيں كھاتے ہتے۔

سيدناابراجيم عليه السلام في فرماياتم أس بستى كوبلاك كردوك جس يس دوسومومن جول؟ انہوں نے کہاہم ایساہر گزنہیں کریں ہے۔

سيّد ناابراجيم عليه السلام نے أن سے يو جھاكد كيا پھرتم أس بستى كو بلاك كردھے جس ميں چاليس مسلمان ہوں؟ فرشتول نے کہاہم اسے بھی ہر گزبرباد نہیں کریں گے۔

سيّد ناابراجيم عليه السلام في فرمايا المجعالة كياتم اس آبادي كوتباه وبرباد كروك جس بين وس مومن ريخ بول؟

فرشتوں نے جواب دیا ہر گزنہیں ہم اس شہر کورباد نہیں کریں گے۔

سيدناابراجيم عليه السلام نے فرما يا كهاتم أس شهر كو تباه كردو مے جہال ايك مجى مومن رہتا ہو؟

فرشتوں نے عرض کیا کہ نہیں۔

توسيدتا ابراجيم عليه السلام في فرماياس بيس تولوط موجود بيل-

فرشتوں نے کہا ہمیں معلوم ہے وہاں کون لوگ ہیں!

لوط طیہ السلام اور ان کے اہل خانہ کو ہم نجات دیں سے سوائے ان کی عورت کے وہ قوم کے ساتھ بی عذاب میں جتلا ہوگی۔

قرآن كريم في يدواقعداس طرح بيان كياب:

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرَهِيْمَ بِالْبُشْرَى قَالُوْا سَلْمًا ۚ قَالَ سَلْمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلِ حَنِيْلًا ٥

فَلَمَّارَأَ أَيْدِيَهُمْ لَاتَّصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ أَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةٌ \* قَالُوْا لَاتَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمِ لُوْطِيْ اور بلاشبہ آئے ہمارے بیہے ہوئے (فرشے) ابراہیم کے پاس خوشخری لے کر انہوں نے کہا (اے خلیل!) آپ پر سلام ہو

آپ نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو پھر آپ جلدی لے آئے (ان کی ضیافت کیلے) ایک پچھڑا بھُنا ہوا پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ نہیں بڑھ رہے کھانے کی طرف تواجنبی خیال کیا اٹھیں اور دل ہی دل میں ان سے اندیشہ کرنے لگے فرشتوں نے کہا ڈریئے نہیں

جمیں تو بھیجا گیاہے قوم لوط کی طرف۔ (پ١١-سوره عود: ١٩-٥٠)

بلکہ یہی نہیں حضرت اسحاق ملیہ السلام کے مجمی ایک پیٹا حضرت یعقوب علیہ السلام ہول مے۔حضرت سارہ بیہ سن کر ہنس پڑیں اور کہنے لگیں کہ میں نوے '' سال کی بڑھیا ہو چکی ہوں اور ستیدنا ابر اہیم علیہ السلام بھی سو''' سال کے ہو چکے ہیں ہمارے جو انی میں اولاد نبیں ہوئی اب بڑھانے میں کیے ہوگی۔ فرشتوں نے کہا کہ کیا آپ کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے تھم پر تعجب ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت تو بہت بڑی ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمتیں اور بر کتیں ہوں ابر اجیم کے تھر والوں پر۔ قرآن كريم في بدواقعديون بيان كياب:. وَامْرَاتُكُ قَايِمَةً فَضَحِكَتْ فَبَشِّرْنُهَا بِإِسْخُقُ ۖ وَمِنْ وَرَآءِ اِسْخَقَ يَعْقُوْبَ٥ قَالَتْ لِيَويْلَنِّيءَ اَلِدُواَنَا عَجُوزٌ وَهٰذَا بَعْلِيٰ شَيْخًا ۗ إِنَّ هٰذَا لَشَيُّءٌ عَجِيْبٌ ۞ قَالُوٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللهِ رَحْمَتُ اللهِ وَبَرَكْتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ \* إِنَّهُ حَمِيْدٌ مَّجِيِّدُ ( ١٦١ - وره حود: ٢٩ ـ ٥٠) اور آپ کی اہلیہ (سارہ پاس) کھڑی تھیں وہ بنس پڑیں تو ہم نے خوشنجری دی سارہ کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی سارہ نے کہا وائے جیرانی کیا میں بچہ جنوں گی حالا نکہ میں بوڑھی اور یہ میرے میاں ہیں یہ بھی بوڑھے ہیں بلاشبہ یہ تو عجیب وغریب بات ہے فرشتے کہنے لگے کیا تم تعجب کرتی ہو اللہ کے تھم پر اللہ کی رحت اور اس کی برکتیں ہوں تم پر اے ابراہیم کے تھرانے والو! ب فک وہ ہر طرح تعریف کیا ہو ابری شان والا ہے۔

اور ساتھ ساتھ ہم آپ کو بھی ایک خوشخری سنادیں حضرت سارہ اُس وقت وہیں خیمے کے پاس کھڑی تھیں۔

فرشتوں نے کہا کہ اللہ سجانہ وتعالی نے فرمایاہے کہ عنقریب وہ حضرت سارہ کو فرزند حضرت اسحاق عطافرمائے گا

### قصه سيدنا لوط عليال

# پتھروں کی بارش

اتى جان السلام عليكم! عارفد اور ايازنے بستوں كوميز يرر كھتے ہوئے كها

امی جان کیا پکایاہے بہت زور کی بھوک لگ رہی ہے ایاز نے بے تابی سے پوچھا۔

آج میں نے قیمہ آلو پکائے ہیں۔ کیڑے بدل کر منہ ہاتھ دھولو تو میں کھانالگادی ہوں۔

امی جان آپ نے کہا تھا کہ سیّد نالوط علیہ السلام کا قصہ آپ جمیں سنائیں گی۔عار فدنے سالن دستر خوان پر دکھتے ہوئے کہا۔

ای جان اپ سے جاتھا کہ سید ما و طاعیہ اسمام ہ صد اپ یں سایں ک عاد قدمے سمان و سر موان پر رہے ہوئے جا۔ بال بھئ ضرور مگر ایساہے کہ آپ ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر آرام کرو پھر شام کو میں حمہیں سیّد تالوط علیہ السام کا قصہ سناؤں گی۔

ای نے نماز کا مصلی بچھاتے ہوئے کہا۔

اور جیسے ہی شام کے چاربیجے دونوں دوبارہ اتی کے پاس پہنچے گئے اتفاق سے شیر از بھی اُسی وقت آگیا۔ امی جان امی جان! اللہ سبحانہ و تعالٰی کے فضل و کرم سے جھے نو کری مل گئی ہے اور وہ بھی پارٹ ٹائم میں تاکہ میں اپنی پڑھائی

ای جان ای جان ؛ الله کمل کرسکوں۔

بہت بہت مبارک ہوشیر از بھائی! عارفہ نے خلوص کے ساتھ اسے بڑے بھائی سے کہار

دیکھا بیٹا میں نے کہا تھاند کہ مایوس ندہو تا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فضل و کرم بہت بڑاہے۔

ا چھااب جلدی ہے تم بھی ہاتھ منہ د موکر آ جاؤچائے تیار ہے اور آج تمہاری نوکری کی خوشی میں میں نے حلوہ بھی بتایا ہے۔ مصروف میں میں مجمع میں میں میں میں کی تاریخ سے ایک میں میں میں کا ایک میں ہوئے گئے اور میں کی ساتھ میں میں میں

بال ای جان اب آپ ہمیں سید تالوط علیہ السلام کی قوم کا قصد منائیں۔ ایاز نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

ہاں پچو! آپ لوگ یہ تو جائے ہی ہیں کہ سیّد ناابراہیم علیہ السلام جب بابل سے فلسطین جمرت کرکے آئے تو سیّد ناابراہیم مناجعت کی مصادرت کی سے میں ہے جس کی مار متلوث کا میں کا میں تاہدا ہے۔

علیہ السلام نے حضرت لوط علیہ السلام کو اُرون کے شہر سدوم کی طرف تبلیغ کیلئے روانہ کر دیا۔ سدوم کے لوگ اللہ سجانہ و تعالیٰ کے نافرمان بن چکے نتھے ہر برا کام وہ لوگ کیا کرتے نتھے چوری، ڈکیتی،

ستاروں کی پرستش، بنوں کی پوجاکوئی کسی کو بھی برائی کرنے سے نہ روکتا۔ اور ان سب برائیوں سے بڑھ کر ان میں ایک برائی

حدے زیادہ بے حیائی تھی اس و نیامیں سے بے حیائی اس قوم سے پہلے کسی نے بھی نہیں کی تھی۔

ا یک توبیہ قوم بے حیائی کرتی اور اُسے فخر ہے ایک دوسرے کو بتاتے بھی تنے اس طرح ان کا گناہ کرنااور پھر اعلان گناہ کرنا بر ائی کواور زیادہ پھیلا تا تھا۔ ان کی لوٹ مار کے سبب کوئی تاجر ان کے شہر کارخ بھی نہیں کر تا تھا۔ ایک دفعہ ایک تاجر بھول کر ان کے علاقے میں اپنا مال فروخت کرنے کیلئے آئمیا۔اس کا مال اونوں پر لدا ہواتھا اس نے اپنامال او مثوں سے اتارااور اس کو بازار ہیں ایک جگہ پر لگادیا تا کہ لوگوں کو چھسکے۔ان لوگوں نے آگر اس کے سامان کو دیکھتا شروع کر دیاایک آدمی نے ایک چیز اُٹھائی اور کہا کہ وہ تھر جاکر استعال کرے گا اگر پسند آگئ تو خرید لے گادو سرے نے کوئی دو سری چیز اٹھائی اور کہا کہ اگر تھر والوں نے پیند کرلی تومیں آگر اور لے جاؤں گاتب ہی اس کی قیت بھی دے دے گا۔اس طرح لوگ اس تاجر کاساراسامان لوٹ کر اپنے تھروں کو لے گئے جب شام تک کوئی واپس نہیں آیا تواس تاجر کو اپنے لئنے کا احساس ہوا۔ اوہ! یہ توبہت بر اہوااس تاجرکے ساتھ ایازنے دکھ کے ساتھ کہا۔

توبیہ پوری قوم اس طرح کی برائیوں میں بھی جٹلا تھے۔راستے میں بیٹے جاتے اور لوگوں کا خداق اڑاتے اُن کو لوشتے اورلو كول كو قتل بجى كردية تقي

الله سبحانه و تعالى نے ان لوگوں كى اصلاح كيلئے اسپے بر كزيدہ نبى سيّد نالوط عليه السلام كو چنا۔

کیونکہ میہ اللہ سجانہ و تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب تک اللہ سجانہ و تعالیٰ کسی قوم کی طرف اپنا نبی نہیں بھیجنا اُس وفت تک

أس قوم پرعذاب خبيں لا تا۔

حضرت لوط ملیہ اللام نے اپنی قوم کے لوگوں کو سمجمایا بیار سے عذاب کے ڈر سے اے لوگو! اللہ کی طرف پاٹو ان بتوں کی پرستش چھوڑدوبرائی سے باز آ جاؤ لوگوں کو راستے میں انہیں لوشتے اور تحلّ کرنے کیلئے نہیں بیٹھو۔اور تم نے ایسی بے حیائی اختیار کی ہے جوتم سے پہلے کسی اور قوم نے اختیار نہیں گی۔ تم مر دوں سے بد فعلی کرتے ہو اگر تم اپنی برائیوں سے باز نہیں آئے

تویادر کھواللہ سجانہ و تعالیٰ تم کواس کی سزادے گا۔

بجائے اس کے کہ وہ لوگ سید نالوط علیہ السلام کی باتوں کو غورے سن کر اُن پر عمل کرتے انہوں نے حصرت لوط علیہ السلام کا غداق أزاناشر وع كرديا\_ انبيس ديوانداور ياكل كهناشر وع كرديا\_

کیکن حضرت لوط علیہ اللام اُن کی ان شر ارتوں پر مبر کرتے رہے اور لوگوں کو خیلیغ فرماتے رہے۔حضرت لوط علیہ اللام

ک اس تبلیغ پریدلوگ بڑے غصے ہوئے کہنے لگے۔

ذرا دیکھو اس نوط کو اور ان کے چیلوں کو بڑے پاکباز اور باکردار بے چرتے ہیں۔ہم ان جیسے نہ ہی لوگوں کو ا بے روش خیال ترتی پیند معاشرے میں برواشت کرنے کیلئے تیار نہیں انہیں کہہ دو کہ وہ اپنا غربی نقدس کہیں اور لے جائیں اور ماری عیاشی کی محفلوں پر تنقیدنه کریں۔

كتنے برے لوگ تھے ناوہ شمیر ازنے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے كہا۔

حضرت لوط عليه السلام نے انہيں بہت مسمجھايا۔ قرآن نے اس واقعہ كويوں بيان فرمايا:۔

وَلُوَطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِةَ اَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِنَ الْمُلَمِيْنَ ﴿ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُوْنِ البِّسَاءِ \* بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿ (پ٨-موره امراف: ٨٠٠٨١) اور (بيجابم نے) لوط کوجب انہوں نے کہالئی قوم سے کہ کیاتم کیا کرتے ہوائی بے حیائی (کافٹل) جوتم سے پہلے کی نے نہیں کیا ساری دُنیائیں بے فک تم جاتے ہومر دوں کے پاس شہوت رائی کیلئے عور توں کوچھوڑ کر بلکہ تم لوگ توحد سے گزرنے والے ہو۔

اور کہا اگر تم نے اب بھی اپنی روش نہیں بدلی تو تم پر پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنا عذاب بھیج گااور تمہارا نام ونشان بھی سٹ جائے گا۔

اس کے جواب میں وہ کینے گئے۔اے لوط! جس عذاب سے تم جمیں ڈراد ہے ہواب تم اللہ کا وہ عذاب لے آؤ۔ چنانچہ جب حضرت لوط علیہ السلام نے دیکھ لیا کہ بیہ قوم توالیمان لانے والی نہیں ہے تو آپ نے دعا کی:۔ اے میرے پروردگار! اس فساد کرنے والی قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما۔

الله سبحانہ وتعالیٰ نے سیّدنا لوط علیہ اللام کی وعا قبول فرمائی۔اور ان کی طرف تین فرشتوں کو بھیجا ہے وہی فرشتے تھے جنہوں نے حصرت سارہ کو سیّدنا اسحاق علیہ اللام کی بشارت دی تھی۔

فرشتے انسانی تجیس میں جب آپ کے پاس آئے توآپ اُس وقت اپنے کھیت میں کاشتکاری میں مصروف تھے انہوں نے سیّدنالوط علیہ السلام سے درخواست کی کہ وہ انہیں اپنے ہاں تھہر ائیں۔

سیّدنالوط علیہ السلام کو ان کی خواہش کورد کرنا مناسب معلوم نہیں ہوا آپ انہیں اپنی قوم کے لوگوں سے چھپاتے چھپاتے مرلے آئے۔

الله سبحانه وتعالی کا فرمان ہے:۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوَطًا مِنَّءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمُّر عَصِيْبٌ ۞ (ب١١ـ٣ره هود: ٤٤)

اورجب آئے ہمارے بھیج ہوئے (فرشنے) لوط (ملیداللام) کے پاس وہ دکیر ہوئے ان کے آنے سے اور بڑے پریشان ہوئے ان کی وجہ سے اور بولے آئ کادن توبڑی مصیبت کادن ہے۔

جب لوط کے پاس ہمارے فرشنے آئے اسے ان کاغم ہوا اور ان کے سبب دل ننگ ہوا اور بولے بیہ بڑی سختی کا دن ہے۔ سیّد نالوط علیہ السلام جانتے تنھے کہ قوم کو اگر معلوم ہو گیا کہ میرے گھر مہمان آئے ہوئے ہیں تو بیہ ان کے ساتھ اچھاسلوک نہیں کریں ہے۔ قوم کے لوگوں کوسیّد نالوط علیہ السلام کی بیوی واہلہ نے خبر کر دی کہ آج لوط کے گھر میں تین خوبصورت نوجوان الا کے آئے ہیں۔ توم بیس کر حفرت لوط علیہ السلام کے تھرکی طرف دوڑی اور حفرت لوط علیہ السلام سے مطالبہ کرنے تکی کہ ال تین لڑکوں کو

حضرت لوط علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ دیکھویہ مہمان ہیں ان کے ساتھ بد تمیزی مت کرو۔ آپ دروازے کے پیچے سے انہیں تھیجت کرتے رہے مگروہ تو پرلے درج کے بدمعاش تھے انہوں نے دروازہ مسلسل پیٹنا شروع کر دیا بلکہ پچھ بے ہو دہ لوگ تو

سيدنالوط عليه السلام سے تھركى ديوار پر بھى چڑھ كتے۔

جب اُن اوباشوں کی گتاخی صدے زیادہ بڑھ می اور انہوں نے لوط علیہ اللام کے ساتھ بد تمیزی شروع کر دی تو فرشتوں نے سیّد نالوط علیہ السلام سے کہا: " یاسیدی! ہم تو آپ کے ربّ کے بھیج ہوئے فرشتے ہیں آپ دروازہ کھول دیں اور ان بدتمیزوں کو

اندر آنے دیں یہ ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ ہمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُن پر عذاب نازل کرنے کیلئے بھیجاہے۔

مفسرین نے لکھاہے حضرت جبر ٹیل نے ان پر اپناایک پر مارا توبیہ سب اندھے ہوگئے اور انہیں بچھے د کھائی بھی نہیں دیتاتھا ہیا لوگ دیواروں کر پکڑتے پکڑتے واپس اپنے تھروں کولوٹ گئے تھراب بھی بیہ سد حرے نہیں بلکہ سیّد نالوط علیہ السلام کو خطر ناک

منائج كى وحمكيال دين كل كركل جب ميح موكى توجم حمهين ويكوليس ك\_ مچر فر شتوں نے سیّدنا لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ اور آپ کے الل خانہ رات کے وقت اس بستی سے لکل جائیں

عذاب اب ان کا مقدر ہو گیا ہے اور آپ کی بیوی بھی کیونکہ کافروں سے ملی ہوئی ہے لہذا آپ اُس کو ساتھ نہ لے جائیں وہ بھی اس عذاب میں ہلاک ہو گی۔

حضرت لوط علیہ اللام اپنے اہل خانہ کولے کر نکل کھڑے ہوئے جب آپ بستی سے نکل گئے توحضرت جرئیل امین نے اس شہر کواوپر لے جاکر بیجے چھینک دیااور ان پربڑے بڑے پتھروں کی بارش برسائی۔

ہر پتفر پر ہر کا فر کانام لکھا ہو ااھااور وہ پتفر اُس کا فر کو لگٹا جس کانام پتفر پر درج ہو تا۔ اس طرح یہ بدبخت قوم اینے انجام کو پینجی۔ بُرے کام کابُر انجام ہو تاہے اور آخرت میں دوزخ کی آگ شھانہ بنتی ہے۔

الله سیحانہ و تعالیٰ سے دعاہے کہ جمیں اینا اطاعت گزار فرمانبر دار بنائے اور اپنے نبی محمد رسول الله ملی الله تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی

اتباع کی توفیق عطافرمائے۔ (آمسین) اچھااب تم لوگ مغرب کی نماز کی تیاری کر وجھے رات کا کھاٹا بھی بناتاہے۔

تیامی جان! تمام بچول نے ایک ساتھ جواب دیا۔

#### بنى اسرائيل

پھر آخراس نے اپنے بڑے بھائی عبیدے پوچھ ہی لیا۔عبید بھائی آپ کو بنی اسرائیل کے معنی معلوم ہیں؟

عبيدنے كہابال عافيد كيكن تم كيوں يوچھ ربى مو؟

"بنی اسرائیل" اس کا کیا مطلب ہوانتھی عانیہ کی سمجھ میں نہیں آرہاتھا کافی دیر تک وہ خود سمجھنے کی کوشش کرتی رہی

اصل میں اس کیانی میں بنی اسرائیل کا تذکرہ ہے مگر جھے سمجھ نہیں آرہاہے کہ یہ بنی اسرائیل ہیں کون؟ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ اللام کا واقعہ تو پڑھاہو گا جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ اللام اور حضرت سارہ کو

سيد نااسحاق عليه السلام كى بشارت دى تقى ـ

جی بان! محراس میں بن اسرائیل کاذکر کہاں سے آگیا ہمائی جان!

عافيه نے بے چینی سے بو چھار

تم توبس جلدی میں بی رہتی ہو۔ عبید نے بیار سے بلکی سے چیت بہن کو لگائی۔

حضرت اسحاق علیہ السلام جب بڑے ہو گئے توسیّد نا ابر اجیم علیہ السلام نے ان کی شادی فرمادی۔اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُن کو بھی

اولا دکی تعت عطافرہائی۔ توسیّد تا اسحاق علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام یعقوب تھا انہیں اسر ائیل بھی کہا جاتا ہے ان کی جو اولا د ہوئی

وہ بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔

#### قصه سيدنا يوسف طيدالام

### حاسد بھائی

آخر کس طرح اُس کا تھلونا شراب کیا جائے۔ نبیل نے اپنے پچازاد بھائی عدیل کے تھلونے کو خراب کرنے کی بلانگ کر رہا تھا۔ ہر اچھی چیز عدیل کے پاس ہوتی ہے اس کے پاس ریموٹ سے چلنے والی کار بھی ہے اور تو اور اس کو اس کے ابونے جو شیشے کا پنہل بکس ولایا تھاوہ بھی کتنا خوبصورت تھا۔ بس جھے موقع مل جائے میں اس کی چیز کو توڑ پھوڑ کرر کھ دوں گااگر میرے پاس کوئی چیز

نبیں ہے تواس کے پاس بھی نہیں رہے دوں گا۔ نبیل نے غصے سے نیبل پر ہاتھ مارا۔

دوسرے دن اسکول سے واپسی پر نبیل نے عدیل سے کہاعدیل جھے تم اپنا پٹسل بکس تو دِ کھاناعدیل نے نبیل کو اپنا پٹسل بکس ہے دیا۔

لیکن نبیل تو پہلے ہی عدیل اور اس کی چیزوں سے حسد کر تا تھا اُس نے جب دیکھا کہ عدیل اُس کی طرف نہیں دیکھ رہا تو اُس نے پنسل بکس کو محرادیا۔

پنیل بکس شیشے کا تھالبزا کرتے ہی وہ چورچور ہو گیا۔ لیکن نبیل کی خالہ نے نبیل کو پنیل بکس جان بوجھ کر گراتے ہوئے د کچے لیااور وہ سمجھ گئیں کہ نبیل حسد جیسی بیاری کا شکار ہو گیاہے۔

دوسرے دن انہوں نے نبیل کو بلایااور اُس سے پیار سے پوچھا بیٹا کل آپ نے عدیل کا پنٹل بکس جان بوجھ کر کیوں گرایاتھا؟

نبیل نے جب یہ سناتو وہ گھبر اگیا۔

نبیل کی خالہ نے اُس سے بیارے کہا تھبر اؤ نہیں بس کی تج بتاؤ کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔

نبیل نے خالہ جان کو کیج سے سب پچھ بتانے کا فیصلہ کر لیا۔

خالہ جان! ہر اچھی چیز عدیل کے پاس ہوتی ہے موٹر کار ہو تووہ مجی عدیل کے پاس سب سے اچھی ہوگی اُس کے کلر بکس، اُس کا بیگ، اُس کی سائنگل سب کچھ تو اُس کے پاس اچھاہے۔لیکن ایک بیس ہوں جس کے پاس نہ ریموٹ والی کارہے نہ کلر بکس نہ پنسل کا خوبصورت ڈبہ نہ اسپورٹس سائنگل۔ نبیل بتاتے بتاتے رویزا۔

اوراس وجدے آپ نے عدیل کا پنیل بکس توڑو یا خالہ نے بلکی سی سرزنش کرتے ہوئے کہا۔

نبیل کامرندامت سے جک گیا۔

دیکھو بیٹایہ جو حسد کی آگ ہے نایہ نیکیوں کو جلادیتی ہے اور آپ تو اچھے بچے ہو وعدہ کرو اب عدیل یا کمی اور کی چیز سے مجھی حید نہیں کروہے۔

كيونك حاسد كوجيشه شرمنده بونا پرتاب جيے حضرت يوسف عليه السلام كے بھائيوں كوشر منده بونا پرا افعا۔ وه كيد؟ خاله جان!

آپ سب کو بچوں کو جمع کر لو پھر میں تم کو سندنا بوسف ملیہ اللام کا قصہ سناؤں گی۔ تھوڑی دیر میں شعیب،سدید، ماريد اور مريم جح بو كھے۔

ہاں بچو! توسب آگئے۔ بی خالہ جان! نبیل بھائی بتارہے ہیں کہ آپ جمیں سیدنا یوسف علیہ اللام کا قصہ سنا رہی ہیں۔ جي بال بجو! اب سنور

آپ كو معلوم ہے كد حضرت يعقوب عليه السلام استے بيٹے يوسف عليه السلام كو بہت بيار كرتے تھے اور آپ جانے تھے كه بوسف نی ہوں کے دوسری بات سے کہ حضرت بوسف علیہ اللام کی عادات مجی عام بچوں سے بالکل مختلف تھی اور

حضرت بوسف علیہ السلام کی والدہ راحیل اُس وفت انتقال کر حمیس جب حضرت بوسف علیہ السلام ان کے بھائی بنیامین بهت چھوٹے تنے ان وجوہات کی بنا پر سیدنا یعقوب ملیہ السلام، سیدنا یوسف ملیہ السلام اور بنیامین کا بہت خیال رکھتے اور بالخصوص سيد تايوسف عليه السلام كو توليتى نظرون سے او جمل ہى نہيں ہونے ديتے تھے۔

یوسف علیہ السلام کے دس بھائی اور بھی تھے لیکن ان کی والدہ سیّد نایعقوب علیہ السلام کی مہلی بوی تھیں۔

یوسف ملیہ السلام کے بھائی جب و کیھنے کہ جمارے والد یوسف کو زیادہ پیار کرتے ہیں تو وہ سیّد نا یوسف علیہ السلام سے حسد كرتے لكے اور اس بات كى كوشش كرنے لكے كدكى طرح سے يوسف كو مار ڈالو يا كہيں دور بچينك آؤ تاكہ بدواليس ند آسكے اور

ہارے والد کی توجہ ہماری طرف بی ہو۔ ابھی وہ منصوبہ بتاہی رہے تھے۔

دوسرى طرف سيد تابوسف عليه السلام فے تواب ديكھاكه انہيں كياره ستارے اور جائد سورج سجده كررہے ہيں۔ دوسرے دان صبح وہ اپنے والدسیدنالیعقوب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپناخواب سنایا۔ حضرت لیعقوب علیہ السلام نے فرمایا۔

بیٹا اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہیں کرناور نہ وہ تمہارے خلاف کوئی چال چلیں گے اور شیطان توانسان کا کھلا دھمن ہے

کہیں وہ ان کونہ بہکائے۔

حسد کی آگ ان کو ممل اندها کرچکی تھی اور یہ کہنے گئے بعد میں توبہ کرلیں سے ۔سارے بھائیوں نے یہ مشورہ کیا کہ یوسف کو شکار کے بہانے جنگل میں لے جاتے ہیں وہاں جاکر اس کو تقل کردیں کے اور یوں اس طرح بے ہمارے راستے سے ہٹ جائے گا اور سید نالیفتوب علیہ السلام کی ساری توجہ ہماری جانب ہو جائے گی ان میں سے ایک بھائی نے کہا کہ بوسف کو قتل نہیں کر و بلکہ اس کو کنوعیں میں ڈال دو اسطرح کوئی راہ گیر اس کو تکال کرلے جائے گا اور ہم اس کو دور دراز جگہ چھوڑ آنے کی مصیبت سے چکے جائیں کے اور یہ زیادہ آسان ہے۔ آخراس منصوبے پرسب راضی ہو گئے اور اب وہ ستید نالیفقوب طیہ السلام کی خدمت بیں حاضر ہوئے اور عرض کرنے گئے۔ باباجان! آپ بوسف کے معاملے میں ہم پر اعتبار نہیں کرتے اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ یہ ہمارے ساتھ کھیلے کو دے میوے اور چیل وغیرہ کھائے اور ہم اس کے محافظ ہیں۔ حضرت لیقوب علیہ السلام نے فرمایا، میں اس کو تمہارے ساتھ نہیں جمیجوں گا کیونکہ مجھے اس بات کاڈر ہے کہ کہیں تم اس سے بے خبر رہو اور اس کو بھیٹریا کھا جائے۔

اوهر ان وس بھائیوں نے بوسف ملیہ السلام کے خلاف بورا منصوبہ تیار کرلیا کہ ان کو کس طرح راستے سے مثایاجائے

توكياليعقوب عليدالسلام كويبلي بى سے معلوم بوكيا تھا۔ مريم نے يو چھا۔

بال بیٹانی کو تو آنے والے واقعات کاعلم ہوتاہے اور انہیں الله سبحانہ و تعالی غیب کاعلم عطافرماتاہے۔

کیکن سب بھائیوں نے ایک ساتھ کہا۔باباجان ہارے ہوتے ہوئے یہ کیے ممکن ہے کہ بھیڑیایوسف کو کھاجائے بياتو بهارك ليے ووب مرفے كامقام مو كا۔

جب سیّدنا لیقوب علیہ السلام سمی طرح راضی نہیں ہوئے تو یہ سب سیّدنا بوسف علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے گگے کیا تم ہمارے ساتھ جنگل میں چلو ہے ہم دوڑ کا مقابلہ کریں ہے ہم وہاں میوے اور پھل بھی کھائیں ہے۔ سیّد ناپوسف علیہ الملام نے دیکھا

> كه بعائى برى محبت سے اسے ساتھ لے جانے كاكب رہے ہيں تو آپ نے كہابال ميں ضرور جاؤل گا۔ انہوں نے کہا کہ تم باباجان سے کبو۔

آپ نے سب بھائیوں کو ساتھ لیااور بابا جان کے پاس آگئے۔ بھائیوں نے ان کی موجودگی میں کہا کہ یوسف جارے ساتھ جاناچاہتاہ آپ اے ہارے ساتھ جانے دیں۔

سيّد ناليقوب عليه السلام نے بھائيوں كے سامنے يو چھايوسف آپ كا خيال ہے كيا آپ بھی جانا چاہتے ہوان كے ساتھ۔ سيدنابوسف عليه اللام نے كہاكه بھائى جھے اتنى محبت سے لے جانا چاہتے ہیں تو آپ اجازت دے ديجے۔ اس طرح سيدنالعقوب عليه اللام في نه چاہتے ہوئے مجى جانے كى اجازت وے دى۔ جب وہ بوسف علیہ السلام کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے تو جب تک سیّدنا لیقوب علیہ السلام سامنے ہے اُس وقت تک وہ سیّدنا بوسف علیہ السلام کی نظروں سے او جھل ہوگئے وہ سیّدنا بوسف علیہ السلام کی نظروں سے او جھل ہوگئے تو انہوں نے سیّدنا بوسف علیہ السلام کو زمین پر بھینک دیا۔ اور اپنے حسد کو ظاہر کرنے گئے۔اندر جو حسد نے دھمنی کی آگ لگار کھی تھی وہ جلنے گئی۔

مجھی وہ سیّد نایوسف ملیہ السلام سے بد کلامی کرتے مجھی مارتے۔ آپ ایک بھائی سے بھاگ کر دوسرے بھائی کے پاس آتے کہ شاید وہ میرے ساتھ تندر دی کرے گا اور میری فریاد سے گالیکن وہ بھی آپ کو مار ناشر وع کر دیتا۔ آپ ان کے ارادوں کو سجھ گئے ٹو آپ نے وہیں سے پکار کر کہا۔

> اے میرے باباجان! کاش آپ یوسف کو دیکھتے کہ بھائی اس پر کتنا ظلم کررہے ہیں؟ او آپ کتنے غمز دہ ہوتے۔اور میرے بھائیوں نے جو مظالم مجھ پر کیے اگر آپ ان کو دیکھتے تو یقیناً رو پڑتے۔

یہ کہتے ہوئے سیدنا بوسف علیہ اللام شدید روئے۔ان کے بھائیوں نے ان کی تبیس اُتار کی اور ان کوایک کنومیں میں

۔ اس کے بعد بوسف علیہ اللام کے بھائیوں نے ایک بکری ذبح کی اور اس کے خون سے قبیص کو آلودہ کر لیا اور مگر چھے کی طرح

موٹے موٹے آنسو بہاتے روتے چلاتے معزت بعقوب علیہ اللام کے پاس آگئے۔

سیّدنالیقوب علیه السلام نے پوچھا کیا ہوا تھہیں ..... اور پوسف کہاں ہیں؟ ته انہوں نے کہانہ

تب انہوں نے کہانہ

بابا جان! ہم دوڑ کا مقابلہ کر رہے تھے اور بوسف کو ہم نے سامان کی حفاظت کیلیے سامان کے پاس چھوڑدیا جب ہم واپس آئے تو دیکھا کہ بوسف کو بو بڑھئے نے کھالیا۔لیکن ہمیں معلوم ہے کہ آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے۔ یہ دیکھتے بوسف کی قمیص اس پر بھی خون لگاہواہے۔

سیّد نایعقوب ملہ اللام نے قمیص کوچرہ پر ڈال لیااور رونے لگے آپ نے کہا جھے تمہاری بات کایقین نہیں تم جموٹ بول رہے ہو۔ یہ بھیٹر یا اتنا مہذب کیے ہو گیا کہ اس نے بوسف کو تو کھالیا تکر قبیص کو ذراسا بھی نہیں پھاڑا۔ کیونکہ اگر بھیٹر پئے نے بوسف کو کھالیا ہو تاتو قبیص جگہ جگہ سے پھٹ چکی ہوتی۔

حضرت يعقوب عليه السلام في فرمايا، اب مير ع لي يبي ببتر ب كه يس صبر كرول-

ليكن حضرت يوسف عليه السلام كاكبابوا؟ شعيب اور سديدني ايك ساته يوجهار

بال بھی ای طرف آربی ہوں۔ خالد نے بچوں کی بے تابی پر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ہل من من مرت مرس موں من مارے ہوں ہے ہوں ہے مان پر مسرور میں ہوتے ہو، بورید

معركى جانب جار باقفار

مری جانب جارہا تھا۔ س

راستے میں ان کی نظر اس کنوئیں پر پڑی انہوں نے سوچا کے سفر طویل ہے نہ جانے آگے پانی ملے یانہیں لہذااپنے پانی کے برتن اس کنوئیں سے ہی بھرلو۔انہوں نے کنوئیں میں ڈول ڈالاسیّدنا پوسف طیہ السلام نے اس ڈول کی رس پکڑلی

> جب قافلہ کے سر دارنے دیکھا کہ ہیہ توبہت خوبصورت لڑ کاہے تووہ بہت خوش ہوا۔ رسین مزید جب سے میں سے ایس مدسمے معامد خیسہ سات توبی میں ر

اس زمانے میں جن بچوں کے بارے میں بچھ معلوم نہیں ہو تا تھا تو اُن کو مصر کے بازار میں فروخت کر دیاجا تا تھا۔ اب قافلے والے یانی کو بھول گئے اور سیّد تا ہوسف ملیہ السلام کو لے کر چل پڑے۔اد حر حضرت ہوسف ملیہ السلام کے بھائی

اب فامنے والے پان تو بھوں سے اور سیدنا ہو سف ملیہ اسلام تو سوچنے لگے ذراجا کر دیکھیں کہ بوسف زندہ بھی ہے یامر چکاہے۔

اب وہ کنوئیں کے پاس آئے تو دیکھا کہ یوسف کنوئیں میں نہیں ہیں اور قریب ہی ایک قافلہ جانے کیلئے تیار ہے۔ میہ بھائی ان قافلے والوں کے پاس گئے تو معلوم ہوا کہ یوسف کو انہوں نے ہی ٹکالاہے۔

آپ کے بھائیوں نے کہا کہ یہ ہمارا غلام ہے جو بھاگ کر آگیا ہے اگر تم خریدنا چاہتے ہو تو ہم حمہیں ستا ﷺ دیں گے

تم اس کو یہاں سے دور کسی اور علاقے میں لے جا کر چھ دو تا کہ اس کو بھا گئے کا مز ہ آئے۔ سیّد نا یوسف علیہ السلام اپنے رہت کی رضا پر راضی ہتھے بھا ئیوں کے ڈر سے آپ خاموش رہے آپ نے قافلہ والوں کو یہ بھی نہیں بتایا کہ میں ان کا بھائی ہوں غلام نہیں۔

آخر کار ان حاسد بھائیوں نے آپ کو ان قافلہ والوں کے ہاتھوں کھوٹے سکوں کے عوض ﷺ ڈالا۔

، روروں مرب یوں سے اپ وال وسروں سے موس موس سے م اب یہ شجارتی قافلہ مصر پہنچ کیا۔اور آپ کو بازار میں فرو شت کیلئے رکھ دیا گیا۔ آپ کی میلامی شروع ہوئی اور بولی بڑھتی ہی گئی اور آپ کی قیمت اتنی لگ گئی کہ اب عام آدمی میں اتنی سکت نہ رہی کہ وہ آپ کو خرید سکتے۔البذا آپ کو بادشاہ کے وزیر

ہررب کی بیٹ ہی ہے۔ جس کو عزیز مصر کہتے تھے نے فرید لیا۔ محمر لاکر عزیز مصرفے سیّدنایوسف علیہ السلام کو ایتی بیوی زلیغا کے حوالے کر دیا اور کہا زلیغا اس غلام کابہت خیال رکھنا ہو سکتا ہے یہ جمیں فائدہ دے اور جماری اولاد تو ہے نہیں ہم اس کو بیٹا بنائیس یہاں تک کہ سیّدنا یوسف علیہ السلام جوان ہوگئے آپ نہایت خوبصورت نتھے۔

عزیز مصر کی بیوی سیّد تا یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی پر مر مٹی اور آپ کو ور غلانے لگی۔اور ایک دن وہ حدسے گزر مئ اس نے یوسف کو کمرے میں بلایااور دروازہ بند کرلیااور بولی اے یوسف میرے پاس آئ۔

ا سے یوسف و مرے میں بلایااور دروارہ بند سرلیااور ہوں اسے یوسف سیر سے پاس اد۔ سیّد تا یوسف علیہ السلام نہایت پاک وامن اور با کروار تھے آپ نے کہا کہ بیس اللہ سجانہ و تعالیٰ سے ڈر تاہوں اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔آپ خود کو بچانے کیلئے دروازے سے باہر نکلنے لگے تو زیخا بھی آپ کے چیجے بھاگی اور چیجے سے آپ کو

اللد فی چاہ چاہا ہوں۔ آپ مور کو بچاہے بینے وروارے سے پکڑنے کی کوسٹش کی تو آپ کی قبیص کا پچھلا دامن پھٹ گیا۔

اور کرتے کا کلڑا زلیخاکے ہاتھ ہی جس رہ کمیا اتفاق ہے اُسی وقت عزیز مصر بھی زلیخا کی طرف آلکلا جب زلیخانے دیکھا کہ اُس کا شوہر بھی آگیاہے تو اُس نے ایک دم پلٹا کھا یااور مکاری ہے کہنے گلی۔

اور اپنے شوہر عزیز مصرے کہنے لگی بھلابتاؤاس مخض کی کیاسز ابو گی جو تمہاری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے۔

سیّد نابوسف علیہ اللام نے فرمایا، زلیخا جھوٹ بول رہی ہے اس نے جھے در غلانے کی کوشش کی ہے میں بالکل بے قصور ہوں۔ اس وقت عزیز مصر کو کوئی ہِ شتہ دار موجو د تھا اُس نے کہا کہ اگر بوسف کی قمیص آگے سے پھٹی ہے تو قصور وار بوسف ہے اور اگر قمیص بیجھے سے پھٹی ہے تو یوسف بے قصور ہے اور زلیخا جھوٹی ہے۔

تم عورتوں کے مکر و فریب بڑے بی سخت ہوتے ہیں پھراس نے سیدنا بوسف علیہ السلام سے کہا۔ کہ تم اس معاملہ کو

سیس چیھے سے چی ہے تو پوسٹ بے تصورہے اور زیما جوی ہے۔ جب عزیز مصر نے قیص دیکھی تو وہ چیھے سے پھٹی ہوئی تھی عزیز مصر سمجھ گیا کہ اُس کی بیوی ہی قصوروار ہے

س نے کہانہ

-93 S.

اور این بیوی سے کہا کہ تم ہی خطاکار مواسیخ گناہ کی معافی مانگ۔

کچھ بی دِنول میں یہ واقعہ سارے شہر میں مشہور ہو کیا اور دوسرے امیر ول،وزیروں کی بیویاں زلیخا کو طعنے دینے لگیں کہ بتاوزلیخا اپنے بی غلام پر فریفتہ ہوگئ۔

كونى كبتاكه آخراس عام غلام بين كيابات تقى جوزليفا كاول اس پر أحميا\_

پھر جب انہیں ہوش آیالو کہنے گلیں کہ سجان اللہ بیہ کوئی آدی نہیں بلکہ بزرگ فرشتہ ہے۔ ان کی بیہ حالت دیکھ کر عزیز مصر کی بیوی نے کہا، بیہ وہی غلام ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے ویتی ہو بے فٹک میں نے اس کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تھر رہ میری طرف متوجہ نہیں ہوا۔ اگر اس نے اب بھی میری بات نہیں مانی ز لیفاکی اس و حملی پر ستید نابوسف علیه السلام فے وعالی: اے اللہ! جس کام کی طرف سیبلاتی ہے اسے توبہت بہتر مجھے قید خانہ پسندہ۔ اے اللہ اگر تیر افضل نہ ہو تو انسان گناہوں میں مبتلا ہو کرنا دان ہوجا تاہے۔ الله سبحاندو تعالى في سيدنا بوسف عليه السلام كى وعاكو قبول فرمايا توخالہ جان پھر کیاسیّدنابوسف علیہ السلام کو جیل میں بند کر دیا گیا۔ ماریہ نے تشویش سے ساتھ ہو چھا۔ اس کے بعد کیا ہوا خالہ جان نبیل نے پوچھا۔ اس کے بعد کیابوایہ ایک اور طویل کہانی ہے جوان میں آپ لوگوں کو کل رات کو سونے سے پہلے سناؤں گی۔ تب تك كيك شب بخير-

جب یہ خبرین زیخا کے کانوں تک پہنچیں تو اُس نے اپنے محل میں ایک دعوت کا انتظام کیا اور اس میں تمام امیروں، وزیروں

کی بیویوں کو اور اپنی رشتہ دارخوا تین کو بلایا سب کے ہاتھوں میں ایک ایک تھری رکھ دی۔جب یہ عور تیں کچل کاٹ کر کھانے لگیں

تواس نے بوسف علیہ السلام کو بلا بھیجا جیسے ہی عور تول نے ستیر ٹابوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اُن کی آئیسیں ستیر ٹابوسف علیہ علیہ السلام کو

و کیمہ کر پتقرای سکنیں وہ آپ کے حسن میں اس قدر مد ہوش ہو سکنیں کہ انہیں بتا ہی نہیں چلااور انہوں نے میلوں کے بجائے

تومیں اس کو جیل مجیجوادوں گی۔

تى خالد جان! پير كما موا؟

كياسيدنا يوسف عليه اللام كوجيل بيج ديا كيا- سديدني يوجها-

ایک تواُن کے بھائیوں نے ان پر ظلم کیااور دیار غیر جس بھی اُن کو ایک اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ شعیب نے دُکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

ہاں بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سیّد نابوسف علیہ السلام کی دعا کو قبول فرمالیا۔ اور ان کوعور توں کے مکر و فریب سے دور کر دیا۔ لیکن میہ ہواکیسے ؟ مار میہ نے جبس سے بوچھا۔

عزیز مصر جانتا تھا کہ سیّدنا بوسف علیہ اللام بے قصور ہیں مگر اپنی بدنامی کے ڈرے اُس نے سیّدناعلیہ السلام کو جیل جیجوادیا تا کہ لوگ اس داقعہ کو بھول جائیں البذا آپ کو جیل میں قید کر دیا گیا۔

انفاق سے ای وقت مصر کا باوشاہ اپنے دوغلاموں سے ناراض ہو گیا اور انہیں بھی جیل میں قید کر دیا گیا۔

ان ملازموں میں ایک توشاہی بادر تی خانہ کا خانساماں تھا ادر دوسر اباد شاہ کو مشر وبات پلایا کرتا تھا ان دونوں پر بیہ الزام تھا کہ انہوں نے باد شاہ کوزہر دینے کی سازش کی ہے۔

ایک دات ان دونوں نے ایک خواب دیکھاا دربڑے پریٹان ہوئے کہ اس قید خانہ میں خواب کی تعبیر ہو چھیں تو کس سے ہو چھیں؟ حضرت یوسف علیہ السلام کے اخلاق و کر دار کا چرچا سارے قیدیوں میں ہوچکا تھا آپ جیل میں بھی دن رات تبلیغ میں مصروف رہتے تھے۔ توحید کی دعوت اور پیغام نبوت کوعام کر رہے تھے۔

لبذاان دونوں قیدیوں نے آپ کو اپناخواب سنایااور تعبیر پوچھی۔

بادشاہ کو مشروبات پلانے والے نے خواب دیکھا کہ انگور کی تمل ہے اس کی تبین شاخیں ہیں ان شاخوں ہیں ہے آگ آئے ہیں اور انگوروں کے خوشے لنگ رہے ہیں جو پکے ہوئے ہیں اس نے انگوروں کو لیااور بادشاہ کے پیالے ہیں نچے ڈااور اُسے وہ مشروب پلایا۔ خانسامال (باور پی) نے دیکھا کہ اس کے سر پرروٹیوں کی تمین ٹوکریاں ہیں اور پر ندے اس ٹوکری سے روٹیاں توج نوچ کو

ان دونول نے خواب سنانے کے بعد سیدنابوسف ملیہ السلام سے اس کی تعبیر ہو چھی۔

آپ نے ان دونوں سے کہا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم جانتاہوں اور سے علم اللہ سجانہ و تعالی نے مجھے عطا کیا ہے اور میں پیروبن گیاہوں ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کے دین کا۔ آپ نے ان قید یوں کو بھی ایمان کی دعوت دی اور کہا کہ اے قید خانہ کے رفیقو!

یہ بتاؤ بہت سارے مجدا عبد ان خدا بہتر ہیں یا ایک رب جو ان سب پر غالب ہے۔ تم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سواکسی کی عبادت نہ کرو یمی سید ھاراستہ ہے۔

تبلیغ دین کا فریعنہ انجام دینے کے بعد آپ نے اُن کے خوابوں کی تعبیر بیان فرمائی کہ تم میں سے جس نے یہ خواب دیکھا کہ وہ بادشاہ کوانگور کے شر اب پلار ہاہے وہ رہاہو جائے گااور بادشاہ کوشر اب پلائے گا۔

اور جس کے سرپرر تھی روٹیاں پر ندے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں اس کو پھانسی ہو جائے گی ادر پر ندے اس کاسر نوچ نوچ کر ں گے۔

دونوں نے کہا کہ ہم نے خواب نہیں دیکھاہے بلکہ وفت گزارنے کیلئے بات کر رہے تنے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا:۔ خواب دیکھاہے یانہیں لیکن اب وہ ہو گاجو ہم نے کہاہے۔

چرآپ نے ساتی (مشروب پلانے والا) سے کہا کہ جب تم بادشاہ کے پاس جاؤتواس سے میر انذکرہ بھی کرنا۔

کچھ دِنوں کے بعد وہی فیصلہ ہوا جس کی تعبیر سیّدنا بوسف علیہ السلام نے بیان کی تھی۔باور چی کو پھانسی ہوئی اور ساق کو بحال کر دیا سمیالیکن ساقی بادشاہ سے سیّدنا بوسف علیہ السلام کے واقعہ کا تذکرہ کرنا بھول سمیا۔اس طرح تقریباً بوسف علیہ السلام سات سال جیل میں رہے ۔ پچھ ہی دِنوں بعد ایسا ہوا کہ مصر کے بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات موثی تازی گائیں ہیں

أن كوسات دُيلي بتلي كاكي كهارى بين سات سبز خوشے بين اور سات خشك خوشے بين۔

مبح جب بادشاہ جاگا تو اُس نے دربار میں تمام نجومیوں،کاہنوں کو جمع کیا اور اُن سے اس خواب کی تعبیر ہو چھی تعبیر بتانے والوں نے کہا بادشاہ سلامت ہم خواب کی تعبیر بتانے کے فن میں مہارت رکھتے ہیں گر آپ نے جو خواب دیکھے ہیں وہ پریشان خیالات ہیں جن کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔

اتفاق سے بادشاہ کا ساتی وہاں موجود تھا۔ اُسے اپنے جیل کا زمانہ یاد آگیا کہ سیّدنا یوسف ملیہ السلام نے کس طرح اس کے خواب کی تعبیر بتائی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ اللہ سجانہ و تعالیٰ نے انہیں خوابوں کی تعبیر کاعلم دیاہے۔

تب اس نے بادشاہ سے کہا بادشاہ سلامت! میں ایک ایسے مخص کو جانتا ہوں جو آپ کے خواب کی تعبیر بتا سکتا ہے پھر ساتی نے جیل میں ہونے والے سارے قصے کاذکر کیا۔ اگر مجھے جیل جانے کی اجازت دیں تو میں آپ کے خواب کی تعبیر لاسکتا ہوں۔ بادشاہ نے اجازت دے دی۔

ساتی جیل پہنچاستیدنا یوسف ملیہ السلام سے ملا اور بادشاہ کے خواب کی تعبیر معلوم کی۔

اور آپ نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر کا عل بھی پیش فرمایا۔

وہ کیا؟ سدیدنے یو چھا۔

آپ نے فرمایا کہ تم لوگ سات سال تک مسلسل بھیتی ہاڑی کرتے رہولیکن اس میں سے بہت کم کھاؤاور ہاتی غلہ ہالیوں ہی میں رہنے دینا۔ سات سال تک اس طرح کرتے رہو پھر سات سال جب خشک سالی کے آئیں گے توان میں غلہ نہیں اُگ سکے گا۔ اب سات سال تک تم نے جوغلہ بچایا ہے اس غلے پر گزادا کرنا پھر خوب ہارشیں ہوں گی خوب فصلیں آگیں گی ہر طرف سبز اہی سبز اہو گا۔

ساتی نے جاکر بادشاہ کوخواب کی تعبیر اور ملک کو مستقبل میں پیش آنے والی پریشانی کاحل جو سیّد نابع سف ملیہ اللام نے بتایا تھا بتا دیا۔ خواب کی تعبیر سن کر باوشاہ خوش ہو ااس کا دل کہہ رہاتھا کہ خواب کی تعبیر بالکل درست ہے۔

بادشاہ نے کہا کہ بھی اس دانا محض کو جیل سے رہا کرکے میرے پاس لاؤ تاکہ میں اس کو اپنا مشیر خاص بنالوں۔ بادشاہ کا پیغام سیّد نا پوسف ملیہ اللام کو پہنچایا گیا۔

لیکن سیّدنا یوسف ملیہ اللام نے رہا ہونے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ پہلے اس بات کی مختیق کی جائے کہ مجھے جیل میں رکھا گیا۔

کیونکہ سیّد نابوسف علیہ السلام جانتے بتھے کہ وہ مستقبل میں اعلانِ نبوت کرنے والے ہیں اور نبی دین کا اصل میلغ ہو تاہے اور میلغ کا دامن جھوٹ موٹ بھی داغدار ہو گاتولوگ اس کی تصبحت پر کان نہیں دھریں گے۔ اس میلٹ کا دامن جھوٹ موٹ بھی داغد ار ہو گاتولوگ اس کی تصبحت پر کان نہیں دھریں گے۔

اس کئے آپ یہ چاہتے تھے کہ سب کو معلوم ہوجائے کہ ان کا دامن بالکل صاف ہے اور انہیں بے گناہ جیل میں رکھا گیا ہے۔ الہذا جب تفتیش کی گئی اور اُن تمام عور توں کو بلایا گیا۔

توسب نے کہا کہ سیدنالوسف علیہ اللام کا دامن بالکل صاف ہے۔

اُس وفت عزیز مصرکی بیوی نے بھی کہا کہ اب تو بچ سامنے آگیاہے میں نے بی انہیں ورغلانے کی کوشش کی تھی اور سیّدنا یوسف ملیرالسلام کاوامن پاک صاف ہے۔

اس طرح سيد تايوسف عليه اللام كى ب كتابى ثابت موكى اور آپ جيل سے رہاموكر باوشاه كے پاس پنچے۔

بادشاہ نے سیرنا بوسف علیہ اللام کو وزیر خزانہ مقرر کردیا اور پھھ عرصے کے بعد بادشاہ نے سارا نظام حکومت ہی سیدنالوسف علیدالسلام کے سپر د کر دیا۔ اب بورے معری سلطنت آپ کے احکام کے مطابق چلے گئی۔ آپ نے خوشحالی کے سات سالوں میں تھیتی باڑی کی طرف خصوصی توجہ دی غیر آباد زمینوں کو آباد کیا۔جب سات سال گزر سکتے تو آئندہ سات سالوں میں شدید قحط کا آغاز جوااور ساتھ ہی مصرکے پڑوی ملک کنعان میں بھی قط آگلیا۔ آپ نے خوشحالی کے دِنوں میں جوغلہ جمع کیا تھا اب وہ تقتیم ہونا شروع ہوا اور لوگ دور دراز سے اپنے عصے کا غلہ <u>ليخ آ ز لگے۔</u> چنانچہ حضرت لیفنوب ملیہ السلام نے اسپنے بیٹول سے کہا کہ تم مصر چلے جاؤ اور دہال سے انائ لے آؤ۔سید نابوسف ملیہ السلام كے بھائى مصر كى طرف رواند ہو گئے۔ اناج لینے کیلئے جب وہ سید نابوسف علیہ السلام کے دربار میں آئے تو آپ نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیالیکن وہ آپ کونہ پہچان سکے۔ بھلا پیجانتے بھی کیے؟ اُن کے تو وہم و مگان میں بھی نہیں آسکتا تھا یہ جو شابانہ لباس میں بادشاہ تشریف فرما ہیں سینکڑوں خادم اُن کے تھم کی تغییل میں مصروف ہیں ہیہ وہی پوسف ہے جسے انہوں نے تو بہت عرصہ ہواایک تاریک کنوعیں میں سچینک دیا تھا پھر قافلے والوں کے ہاتھ کوڑیوں کے دام فرو خت کر دیا تھا۔ سيدنالوسف عليه السلام نے خود كو ظاہر نہيں كيا كه ده يوسف بى بين اور أن سے يو چھنے لكے۔ تم كون مو؟كهال سے آئے مو؟ كنت بهن بعالى مو؟ غرض ہیر کہ سیّدنا بوسف علیہ السلام کو تھر کے حالات کے بارے میں تھمل معلومات حاصل ہو تمیّیں۔اور بتایا کہ اُن کا ایک بھائی اور تھاجس کا بھپن میں بھیٹریا کھا گیاتھا۔ اور ایک بھائی جس کانام بنیامین ہے اُسے وہ والد صاحب کے پاس چھوڑآئے ہیں۔

آپ ان کا جھوٹ من کر مسکرائے اور بدلہ نہیں لیا بلکہ خاد موں کو انہیں اناج دینے کا تھم دیا اور اُن سے کہا کہ جب آئندہ اناج لینے

آؤ تو اپنے ساتھ اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو بھی ساتھ لاتا اور تم نے دیکھ لیاہے کہ میں کنٹا مہمان نواز ہوں اگر تم اپنے بھائی کو

ساتھ نہیں لائے توغلہ نہیں ملے گا۔ بھائیوں کی زبانی سیدنا بوسف علیہ السلام کو تھر کے حالات متکدستی وغیرہ کاعلم ہوچکا تھا

بادشاه نے سیرنابوسف علیہ اللام سے کہا کہ میں آپ کو اپنامصاحب خاص بناناچا بتا ہول۔

اور خزانے کی حفاظت مجی کر سکتا ہوں۔

سیّدنا پوسف علیہ السلام نے فرما یا کہ آپ مجھے وزارت خزانہ کا تلم دان دے دیجئے۔ کیونکہ میں اس کام سے واقف مجی ہول

اور سیّدنالیفتوب ملیہ السلام سے کہنے لگے کہ شاہ مصرنے آئندہ اناج دینے کیلئے بیہ شرط رسمی ہے کہ اگر اپنے چھوٹے بھائی بنامین کو ساتھ لاؤ کے تواناج ملے گا ورنہ نہیں لبذا آپ جمیں اجازت دیں کہ آئندہ ہم بنیاین کوساتھ لے جائیں ہم وعدہ کرتے ہیں کہ بعائی کی حفاظت کریں گے۔ سیّدنا لیحقوب علیہ اللام نے فرمایا، میں تم لوگوں کو خوب جانتا ہوں اور تمہارے وعدوں کی حقیقت بھی تم پہلے بھی یوسف کو جنگل لے گئے اور کہا تھا کہ ہم اس کی حفاظت کریں ہے لیکن واپسی پر تم نے کہا کہ اُسے بھیڑیا کھا گیا ہیں بنیامین کو تمبارے ساتھ نہیں مجیوں گا۔ اس ملا قات کے بعد بھائیوں نے اناج کی بور ہوں کو کھولنا شروع کیا تا کہ اب اناج کو سنجال کر رکھا جائے جب انہوں نے جب انہوں نے بہت منت ساجت کی کہ تو آپ نے اُن سب سے عہد لیا کہ وہ ہر حال میں بنیامین کی حفاظت کریں ہے۔ اور انہوں نے سب سے بڑی فتم اٹھائی کہ ہم اللہ سجانہ و تعالیٰ کی فتم اٹھاتے ہیں جو محمد سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رب ہے۔ تب آپ نے انہیں بنیامین کوساتھ لے جانے کی اجازت دے دی۔

البذا آپ کو مناسب معلوم نہیں ہوا کہ اپنے بھائیوں سے اس اناج کی قیمت وصول کریں جب اناج ان کے اونٹول پر لد ممیا

تو آپ نے خادموں سے کہا کہ اتاج کی جو قیمت انہوں نے ادا کی ہے اُس کو ان کی بوریوں میں اس طرح رکھ دو کہ ان کو پیتا نہ چلے۔

جب بدلوگ اناج لے کروائیں سیدنالیفقوب علیہ السلام کے پاس کتعان آئے تواسینے والدسے شاہ معرکی فیاضی کی بڑی تعریفیں کرنے لگے

بور ہوں کو کھولا تو دیکھا کہ اناج کے ساتھ اُن کی اصل رقم بھی اس میں موجود ہے۔خوشی سے بے قابوہو گئے اور دوڑتے ہوئے حضرت سیّد تالیحقوب علیه السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے دیکھتے بابا جان! شاہ مصرفے ہم پر کتنا بڑا احسان کیاہے۔ لہٰذااب بہ سب بھائی سیّدتا یعقوب علیہ السلام کو اس بات پر دضامند کرنے کی کوشش کرنے تھے کہ کسی طرح وہ بنیایین کو

ادهر بنیامین آپ سے عرصہ دراز کی جدائی کے بعد ملے واپس جانے کیلئے کسی طرح آبادہ نہیں تھے اور کہنے لگے میں تو اُن کے ساتھ واپس نہیں جاوں گا۔ آپ نے بنیامین کو اپنے پاس روکنے کی بیہ ترکیب ٹکالی اور خاوموں کو تھم دیا جب انائ ان کے او نٹوں پرر کھو توشاہی بیالہ بنیاشن والے انائ میں رکھ دیناجب بد قافلہ رواند ہو گیا تو آپ نے پیچھے سے سپاہیوں کو بھیج و با انہوں نے کہا کہ باوشاہ کا پیالہ تم ہو گیاہے اگر تم لو گوں کو چور کا معلوم ہے تو بتاد و اس صورت میں حمہیں ایک اونٹ غلہ یوسف ملیہ السلام کے بھائیوں نے کہا کہ ہم چور خیس ہیں ہم ملک میں فساد پھیلانے خیس آئے ہیں۔ اس پرسپاہیوں نے کہا کہ اگر تم چور ہوئے تو حمہیں کیاسز ادی جائے۔ وہ كہنے لگے كہ جس كے پاس سے شابى بيالہ برآ مد موجائے اس كو جم آپ كے حوالے كرويں مے -كيونكم كنعان ميں چور کی سزایمی تھی کہ چور کواس کے حوالے کر دیاجائے جس کا اس نے مال چرایا ہو۔ سب کی باری باری طاشی لی می اور آخر میں شاہی بیالہ بنیامین کی بوری سے بر آ مد جوا۔ بیرسب پچھ سیّد نا ابوسف علیہ اللام نے تدبير فرمائي تقى۔ جب پیالہ بنیامین کی بوری سے ملاتو وہ بھائی کہنے گئے ۔ یہ لڑکاجس نے یہ حرکت کی ہے اِس کا ایک اور بھائی بھی چور تھا۔ سیّد نابوسف علیه السلام نے ان کی اس دلآزار بات کوستا تکر صبر فرمایا۔اور ان پر بید ظاہر نہیں ہونے دیا کہ جس بوسف پرتم جھوٹا الزام لگارہے ہووہ تو تمہارے سامنے بیٹھاہے۔لیکن سیّد تابوسف علیہ السلام نے ان سب کو بڑی عزت واحتر ام کے ساتھ وطن واپس جانے کی اجازت دیدی مگرچوری کی جو سزااُن کے بھائیوں نے ملے کی تھی کہ جس کے سامان سے شاہی پیالہ بر آ مد ہواُسے روک لیا جائے۔

غرض ہد کہ وہ لوگ بنیایین کو کولے کر سیّد نابوسف علیہ السلام کے پاس مصر اناج لینے کیلئے رواند ہو گئے۔جب بد سیّد نابوسف

بنیامین نے جب بیرسناتووہ جیران ہونے کے ساتھ ساتھ خوش بھی ہوئے لیکن آپ نے اُن سے کہا کہ بیر بات اپنے بھائیوں کو

باقی بھائیوں کو مہمان خانہ بھیج دیا گیا اور بنیاین کوسید تابوسف علیہ السلام نے اپنے پاس مفہر الیاان سے محرے تمام حالات سے

بنیا مین نے بتایا کہ جب سے آپ گئے ہیں بابا جان تب سے آپ کے غم میں بر ابرر وتے رہے ہیں یہاں تک کہ اس جد ائی کی وجہ سے

ان کی آتھے وں کی بیٹائی بھی چلی تی ہے۔ یہ من کر سیّد تا ہوسف علیہ اللام کی بھی آتھے وں میں آنسو آگئے۔

علیہ اللام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بنیا مین کو پہچان لیا آپ نے انہیں اپنے ساتھ بٹھالیااور اُن سے کہا کہ وہ ان کے بھائی

سب سے بڑے بھائی رو بیل نے محر واپس جانے سے انکار کر دیا کہ جب تک بابا جان مجھے واپس کتعان نہیں بلائی سے یا الله سجانه وتعالى فيصله نه فرمادے ميں واپس كنعان نبيس جاؤل كا۔ پھر کیا ہوا خالہ جان اسب بچوں نے ایک ساتھ پو چھا۔ خالہ جان ایک بات سمجھ نہیں آئی سیّدنا بوسف علیہ اللام کو خوابول کی تعبیر کاعلم تفا اور بادشاہ کے خواب کی تعبیر بھی سیّدنالیوسف علیه السلام نے بتادی لیکن سیّدنالیوسف علیه السلام نے جوخواب دیکھاتھا کہ محیارہ متنارے اور چاند سورج انہیں سجدہ کررہے ہیں اس کی تعبیر کیا تھی۔سدیدنے یو چھا۔ پھر کیا ہواان ستاروں نے سجدہ کیا مگر کیسے؟ پھر کیا ہوا کہانی کا بقیہ حصہ ہم کل سنائی ہے۔

للِذابنیا بین کو روک لیا گیا۔انہوں نے بڑی منت ساجت کی ان کے بھائیوں میں سے کمی کو روک لیاجائے لیکن بنیابین کو

اس پر سیرنالیوسف علیہ السلام نے فرمایا، بھٹی جس نے جرم کیاہے اُس کو پکڑا جائے گا اس کے علاوہ کسی دوسرے کو پکڑنا، یا

اب ان سب بھائيول نے مشورہ كياكہ اب كياكريں بابا جان سے ہم وعدہ كركے آئے تھے اگر ہم بنيابين كوساتھ لے كر

جانے کی اجازت دے دی جائے۔

نہیں گئے توبایا جان کو کیامنہ دکھائیں گے۔

ستاروں کا سجدہ

دوسرے دن سب بچے خالہ جان کے بیڈروم میں موجود تھے۔

جي خاله جان پھر کيا ہوا؟

باتی بھائی واپس محر آگئے اور سارا واقعہ سیدنا بعقوب علیہ السلام کوسنا ڈالا کہ آپ کے بیٹے بنیا مین نے شاہی بیالہ چرالیا تھا

جس كى ياداش بيس اسے بادشاہ معرفے اپنے ياس روك ليااور رو بيل بھى اس كے ساتھ رك كيا ہے۔

المجى تك سيّدنا يعقوب عليه السلام يوسف عليه السلام كى جدائى ميس روتے تنے اور اب بنيامين كى جدائى كاغم مجى تھا لکین آپ نے مبر کیا۔ کیونکہ اللہ کے ٹی مجھی مایوس نہیں ہوتے آپ بس ان کی جدائی میں روتے رہتے

حضرت سندنا لیقوب علیہ السلام کو غم زدہ دیکھ کر باتی بیٹے کہنے لگے اگر آپ ای طرح یوسف کو یاد کرکے روتے رہے توآپ كمزور جوجاكي ك\_

آپ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا:۔

اے میرے بیٹوں جاواور بوسف اور اس کے بھائی بنیامین کو تلاش کرو اور الله سجانہ و تعالیٰ کی رحمت سے مابوس نہ ہو کیونکہ اللہ سجانہ و تعالیٰ کی رحت سے تو کا فربی مایوس ہوا کرتے ہیں۔

سیرنا لیفقوب علیہ السلام کے اس تھم پر بوسف علیہ السلام کے بھائی دوبارہ مصر روانہ ہوئے قحط سالی کے سبب پہلے ہی

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَآيُهَا الْعَرِيْرُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِنْنَا بِبِضَاعَةٍ مُرْجُمةٍ فَاوَفِ لَنَا الْكَيْلَ

وَتَصَدُّقَ عَلَيْنَا ﴿ إِنَّ اللَّهُ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِينَ ۞ (پ٣١-سره يوسف: ٨٨)

مچرجب وہ گئے (یوسف طیہ اللام) کے پاس تو انہوں نے عرض کی اے عزیز! مینچی ہے جمیں اور ہمارے اہل خاند کو مصیبت اور (اس مرتبه) ہم لے آئے ہیں حقیر کی ہو تھی ایس بور اناپ کرویں ہمیں پیانہ اور (اس کے علاوہ) ہم پر خیرات بھی کریں

بیشک الله سبحانه و تعالی نیک بدله دیتا ہے خیر ات کرنے والول کو۔

جہیں یاد ہے کہ تم نے بوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیاسلوک کیاتم نادانی ہیں جالا ہے؟

یہ سن کر دہ چو تک اُٹھے اور سیّد نابوسف علیہ السلام کی طرف غور سے دیکھنے لگے۔
اُن کی آ تکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں دہشت اور جیرت سے وہ پوچھنے لگے کہیں آپ بوسف تو نہیں۔
سیّد نابوسف علیہ السلام نے فرمایا، بال میں بی بوسف ہوں اور بیر میر ابھائی ہے۔

قَالَ أَنَا يُوْسُفُ وَ هَلَا آجَى " قَدْ مَنَ اللهُ عَلَيْمَا الرَّهُ مَنْ يَسَتَّقِ وَيَصَيِرٌ فَإِنَّ اللهُ لَا يُضِينَعُ آجَرَ الْمُحْسِنِينَ فرمايا (بان) مِن يوسف بول اوريه مير ابعائى ہے بڑا کرم فرمايا ہے الله سجانہ و تعالى نے ہم پريقيبنا جو فخض تقوى افتيار کرتا ہے اور مبر کرتا ہے (وہ آخر کار کامياب ہوتا ہے) بلاشبہ الله سجانہ و تعالى نيکو کاروں کا اجرضائع نہيں کرتا۔ (پ٣١ سوره يوسف: ٩٠) بھائيوں نے کہا اللہ کی قشم الله سجانہ و تعالى نے حتميں ہم پر فضيلت دی ہے اور بے فئک ہم خطاکار شے۔

اُن کی بیہ بات سن کر آپ نے فرمایا۔ جاؤ آج تم پر کوئی گرفت نہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ تنہیں معاف فرمائے وہ بہت معاف کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

اس کے بعد سیّدنا بوسف علیہ اللام نے اپنی قیص ان کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ میری قیص لے جاؤ اور اس کووالد صاحب کی آتھوں پر ڈال دیٹا اُن کی بیٹائی واپس لوٹ آئے گی۔اور واپس اپنے سارے خاندان کو بیہاں میرے پاس لے آؤ تاکہ وہ آرام اور آسائش سے زندگی بسر کریں۔

ادهريه قافله كنعان كي طرف روانه جوا

اور دوسری جانب سیّد نالیحقوب ملیداله این گھر ہیں بہو پوتے اور پوتیوں کے ساتھ تھے کہنے لگے کہ اگرتم مجھے یہ خیال نہ کرو کہ بڑھاپے کی وجہ سے میں ایسا کہہ رہا ہوں تو ہیں بتانا چاہتا ہوں مجھے یوسف کی خوشبو آر ہی ہے۔

یہ س کر گھر والے کہنے گئے ، بابا جان آپ رہنے دیں آپ کو تو ہر وقت یوسف بی کی یاد ستاتی رہتی ہے اُنہی کے خواب آتے رہتے ہیں جس خوشبو کا آپ ذکر کررہے ہیں اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے یوسف کو اتناعر صد ہو گیاہے مجلااب اُن کا کچھ پتالگ سکتاہے۔

سيّد ناليعقوب عليه السلام خاموش ہو گئے۔

اب پھر انہوں نے کہا کہ بیں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے یوسف کی خوشبو آر ہی ہے اور جو بیں جانتاہوں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عطاسے وہ نہیں جاننے۔

سب بھائیوں نے ندامت کے ساتھ اپنے والدسے عرض کی حمد کے سبب ہم سے بد بحرم سرزد ہو گیا البذاآپ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہمارے گناہوں کی معافی ما تکیں۔ بے فٹک ہم خطاکار تھے۔

سیّد نالیقوب طیداللام نے فرمایا کہ میں عنقریب اپنے رب سے تمہاری مغفرت طلب کروں گابے فٹک وہی غفورر جیم ہے۔ پھر آپ کے بھائی سیّد نابوسف علیہ اللام کی خواہش کے مطابق سب گھر والوں کے لے کر مصرروانہ ہوئے۔

سیّدنا لیقوب علیہ اللام کی آمد کی اطلاع جب سیّدنا بوسف علیہ اللام کو کمی نوآپ نے اپنے والدین اور بھائیوں کا شاندار استقبال کیا۔

اس کے بعد شاہی دربار کے اور اُس دفت کے طریقے کے مطابق انہوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ کیونکہ پچھلی امتوں میں سجدہ لنظیمی جائز تفالیکن نبی کریم سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم نے سجدۂ تعظیم کولیٹی شریعت میں حرام قرادیا ہے۔ جب سیّدنا یوسف علیہ السلام کوسب نے سجدہ لنظیمی کرلیا توسیّدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا:۔

> باباجان! بیہ میرے پہلے خواب کی تجیر کہ گیارہ ستارے اور چاند سورج سجدہ کررہے ہیں۔ قرآن نے اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا:۔

پھر جب وہ سب بوسف کے روبروہوئے آپ نے جگہ ک اپنے پاس اپنے والدین کو اور (انہیں) کہا داخل ہوجاؤ مھر ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہاتو تم خیر و عافیت سے رہو گے اور (جب ثانی دربار ہیں پہنچ تق آپ نے اُوپر بٹھایالپنے والدین کو تخت پر اور وہ گرپڑے آپ کیا تھے ہوں کرتے ہوئے اور (یہ منظر دیکھ کر) یوسف نے کہا کہ اے میرے پدربزد گوار! یہ تعبیر ہے میرے خواب کی جو پہلے (عرصہ ہوا ہیں نے) دیکھا تھا میرے پر وردگار نے اسے سچا کر دکھایا ہے اور اس نے بڑا کرم فرمایا مجھ پر جب اس نے نکالا بھے تید خانہ سے اور اس نے بڑا کرم فرمایا مجھ پر جب اس نے نکالا بھے تید خانہ سے اور اس نے بڑا کرم فرمایا مجھ پر جب اس نے نکالا

بيتك مير اربّ لطف وكرم فرمانے والا ب جس كيك چاہتا ہے يقيناً وہى سب يجھ جانے والا برا وانا ہے۔

يهال تك كه سيّدنالعقوب عليه السلام يجه عرص كے بعد انتقال فرما محكے۔ اور اس دن يورے مصر ميں سوگ رہا۔ اور پھر پچھ سالوں کے بعد سیّد نابوسف علیہ السلام مجی انقال فرما گئے انقال کے وقت آپ کی عمر ایک سودس " سال تھی۔ آپ کی وفات پر مصر کے لوگ شدید غم کی کیفیت سے دوچار ہوگئے اور اس کے ساتھ بی ان میں جھڑا ہونے لگا کہ سيدنالوسف عليه السلام كوجمارے محلے ميں وفن كياجائے تاكه وہ آپ سے بركت حاصل كريں۔ پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ آپ کو دریائے ٹیل کے کنارے سنگ مر مر کے تابوت میں وفن کر دیا جائے تا کہ اس پانی سے سارا شہر ایک جیسی برکت حاصل کرے اور پھر جب موئ علیہ السلام مصرے رواند ہوئے تو آپ کے جسد مبارک کو اپنے ساتھ ملك شام لے محكے اور اپنے آباء كے ساتھ وفن كرويا۔ بارے بوا یہ بناؤہم نے اس تصے کیا سکھا؟ نبیل! اس سے ہم نے یہ سیکھا کہ ہمیں حسد نہیں کرنا چاہئے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جس کو جو مقام دیاہے وہ کوئی نہیں چھین سکتا۔ اورشعیب آپ نے کیاسیکما! جميں ہر حال ميں صبر كرناچاہئے اور اسپنے ساتھ زياوتى كرنے والوں كو بھى معاف كرديناچاہئے۔ جيسے سيّدنا يوسف عليه السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیااور ان کے ساتھ اچھاسلوک کیا۔

"اے میرے رب تونے مجھے سلطنت عطاکی اور مجھے خوابوں کی تعبیر کاعلم بخشا اے آسانوں اور زمینوں کے بنانے والے

تومیر اکام بنانے والا ہے و نیااور آخرت میں مجھے مسلمان اُٹھااور ان سے ملاجو تیرے قربِ خاص کے لا کُق ہیں۔"

مچرسيدنالوسف مليدالسلام في بيد دعاكى:

مارىيە آپ چھە نېيى بولوگى؟ خالہ جان! میں نے توبیہ سیکھا کہ جب ہم مبر کریں سے تواللہ سبحانہ و تعالیٰ جمیں اپنی بڑی بڑی تعتیں عطافر مائے گا۔ خالد جان! میں نے توبہ سیکھا کہ جے اللہ رکھ أسے كون چھے۔سيّدنا يوسف عليه اللام كے بھائيوں نے آپ كوكنوكي ميں وحکا دیا گر اللہ سجانہ وتعالیٰ نے بچالیا۔ زلیخا نے جیل کرائی گر اللہ سجانہ وتعالیٰ نے انہیں مصر کی بادشاہت سے نوازا الله سجاندو تعالى جمع جتناج ابتاب ريتاب-اچھانچ! اب آرام کرو۔

#### قصه سيدفا شعيب طيداللم

### هولناك عذاب

اور بھی وکان کیسی چل رہی ہے شر فوا

بس جی رب کا فکرے گزاراہوجاتا ہے۔ شر فونے مسکین م شکل بناکر کہا۔

صرف گزاراہو تاہے یایا نچوں انگلیاں تھی میں سر کڑاھی میں۔ کرموسبزی والے نے شر فوکی طرف آ تھے مار کر ہو چھا۔

ارے بھئ مہنگائی کا حال ہے ہے کہ لوگ اب ضرورت کی چیزیں بھی نہیں خرید پاتے اور آج کل تو د هنده ہی نہیں ہورہاہے

يار كرمو، شر فونے كھيال أڑاتے ہوئے كہا۔

ارے شرفو! کیوں پریشان ہوتا ہے جیرا یار کرموہے نااس کے دماغ سے کام کرچند بی دِنوں میں دیکھ پیسے کی ریل پیل

اچھاوہ کیے؟ شر فونے پوچھار

ادهر آکان قریب لا۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ بس جیسامیں کہدرہاہوں کرڈال۔

چا تنا کے آج کل باث آرہے ہیں ایک کلوباٹ کا اصل وزن 800 گرام ہوتاہے۔ یعنی ہزار گرام کے بجائے 800 گرام۔ خریداروں کو پتا بھی خییں چلے گامیں تو یہی کررہاہوں اور روزانہ 1500 روپے کمالیتاہوں۔جب کہ تم 500, 600 بھی خییں کما پاتے

لکین کرمو! اس طرح توایتی روزی حرام ہوجائے گی شر فونے سوچتے ہوئے کہا۔

ارے شر فوا کہاں تو حلال اور حرام کے چکر میں پڑ گیا۔ بس مال بنامال۔

کیکن کرمو! یار اس طرح تو آخرت تباہ ہوجائے گی مرنے کے بعد اللہ سجانہ و تعالیٰ کو کیا جواب دول گا۔

شر فونے آخرت کے منظر کوسائے رکھتے ہوئے کہا۔

شر فو تو بھی کس قدر سادہ آوی ہے کن چکروں بیں پڑھیاہے آخرت کی آخرت بیں ویکھی جائے گی۔ توبہ شوبہ کرلیں سے

بعديس- كرمون أكهمارتي موع كبا-

اور توبہ سے پہلے بی موت آگئ تو کیا ہو گا کرمو!

بات من شر فو! سخچے باٹ خریدنے ہیں تو خرید لے اور اگر مولوی بن کر زندگی گزار ناہے تو پھر ای 500 میں گزارا کر پھر گاڑی، پنگلے کاخواب چپوڑدے۔

د کھے تھے بیٹے کے اسکول کی فیس بھی بھرنی ہوتی ہے ،گیس ، بکل کے بل، مہنگائی آسمان سے باتیں کر رہی ہے اگر توبہ سب پھے نییں کرے گاتو بھی بھی ترتی نہیں کرسکے گا۔ کر مونے شر فوکو قائل کرتے ہوئے کہا۔

شر فوبالآخرانسان بی تفادل میں تھوڑاسا خیال آممیا چلو پچھ دن ایسانجی کر لیتے ہیں۔ائے میں مسجد کی اذان کی آواز آئی: "می عسلی العسلاۃ می مسلی العسلاۃ می مسلی العسلاۃ"

شر فونے دکان بندکی اور مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا مسجد کے امام صاحب اتوار کے دن ظہر کی نماز کے بعد درس دیا کرتے تھے۔ شر فواس درس میں پابندی سے شریک ہو تا تھا۔

سر وال در ال میں پابلدی سے سریب ہو ناھا۔ شر فوکے دماغ میں کرموکی باتیں ہل چل مچار ہی تھیں اور شر فوسوج رہا تھا کہ وہ یہ کرے بانہ کرے استے میں امام صاحب نے لیٹی تقریر کا آغاز کر دیا۔

پچھلی توموں میں ایک قوم، اصحاب الایکہ کے نام سے مدین میں آباد تھی۔اس قوم نے بھی رفتہ رفتہ انبیاء کرام کی دعوت کو مجلادیا اور بیہ قوم بھی توحید کو چھوڑ کربت پر سی جیسے گھناؤنے مرض میں مبتلا ہوگئی۔

دوسری ان کے اندر جو اخلاقی بیاری تھی وہ یہ تھی کہ یہ لوگ جب تولئے تو کم تولئے۔ اس کے علاوہ لڑتا جھکڑنا، کروفریب، حجوث، چوری چکاری ان کامعمول بن چکا تھا۔ یہ لوگ راستے میں بیٹھ جاتے اور آنے جانے والوں کو تنگ کیا کرتے تھے۔ اللہ سجانہ و تعالیٰ نے ان لوگوں کی اصلاح کیلئے سیّدنا شعیب علیہ اللام کو چنا۔ کیونکہ اللہ سجانہ و تعالیٰ کی بیر سنت ہے کہ

> سمی بھی قوم پراُس وفت تک عذاب نہیں لا تاجب تک اُس قوم میں اپنا نبی نہ بھیج دے۔ سیّد ناشعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرو، ناپ

سیّدناشعیب علیہ السلام نے لہیٰ قوم کو تبلیغ کی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرو، ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ اور راستے میں اس لیے نہ بیٹھو کہ لوگوں کوڈراؤاور اللہ کی راہ سے روکو۔ آپ نے اپنی قوم کو بہت ہیار سے سمجھایا اور کہا کہ دیکھو تم سے پہلے بھی جن قوموں نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی کی

ان پر کتنا سخت عذاب آیاعاد اور شمود کواللہ سبحانہ و تعالیٰ نے روئے زمین سے مٹاکر رکھ دیا قوم لوط کا انجام تمہارے سامنے ہے۔

بس تم بی ایک دانااور نیک چلن ره گئے ہو۔ مجمعي كہتے:۔ کہ تمہاری باتیں جمیں سمجھ نہیں آتیں اور جم تو دیکھتے ہیں کہ تم بہت کزور ہو اور اگر تمہارے کنید کالحاظ نہ ہوتا توہم حمہیں سکسار کردیتے۔

یہ دولت کی ریل پیل سب چلی جائے گی اور تم غریب ہو جاؤے تمہارے تھروں میں فاقے ہونے لگیں ہے۔تم اس تفترس کا كياكروم جس كاذكر شعيب عليه السلام كردب إلى-

بجائے اس کے کہ قوم عبرت حاصل کرتی اور سیدنا شعیب علیہ السلام کی تبلیغ پر لبیک کہتی انہوں نے النی روش ہی اپنالی

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْثَرُوْا مِنْ قَوْمِم لَنُخْرِجَنَّكَ يْشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ امَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِي مِلَّتِنَا \* قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كُرِهِيْنَ ﴿ (بِ٩-سرماعُ الْ: ٨٨)

اورجوا يمان لائے تمہارے ساتھ اپئی بستی سے يا حمهيں لوٹ آنامو گاجاري ملت ميں۔

الله سجانہ وتعالی نے احسان فرمایا کہ جمیں دولت ایمان عطاکی ہے۔ سیّدنا شعیب علیہ السلام کی تبلیغ سے ذرا متاثر ہوتے توبیہ لوگ

اُن کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے کہ اگر تم نے شعیب ملیہ اللام کی بات کو مان لیا تو تمہاراانجام اچھا نہیں ہوگا

كبنے لكے دہ سر دارجو غرورو تكبر كياكرتے تھے ان (شعيب) كى قوم سے ياتوجم تكال كررييں مے تتهين اے شعيب

سیدنا شعیب علیہ اللام نے فرمای اید کیے ممکن ہے کہ ہ دولت اسلام کی نفیحت ملنے کے بعد کفر کو پسند کریں۔ہم پر توبیہ

سيدنا شعيب عليه السلام كى تبليخ كاجواب مين انبول في كس طرح ديا-

إِنَّكَ لَاّنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّهِينَدُ ۞ (١٤١ سوره بود: ٨٥)

اور مجھی کہتے:۔

كر بمارامال ہے، كم توليس يازيادہ توليس، حمهيس اس سے كياتم جم پر روك توك لگانے والے كون ہوتے ہو۔

ائسی وقت اُن پر ایک بادل نے سامیہ کر دیا۔ بادل کو دیکھ کر میہ بہت خوش ہوئے کہ اب گری سے نجات مل محی اور سب کے سب اس باول كرمائيس جي مو كار جب سب اس بادل کے بیچے آگئے تواس وقت اس بادل سے انگارے، شعطے فکل کر کرنے لگے اور ان پر آگ کی بارش ہونے لگی اور پیچے زمین نے بھی حرکت کی بہت زبر دست زلزلہ آیا اور وہ اوندھے کے اوندھے رہ گئے اور جو دولت انہوں نے جمع کی متنی جوبزے بڑے گھر انہوں نے بنائے تنے اس میں الوبولنے لگے۔ كس كام كى بيد دولت جوأن كوز عدكى نددے سكى۔ الندااے مسلمانو! ناپ تول کو سیح رکھو کہیں تم پر بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی کرفت نہ فرمائے۔ الله سبحاند و تعالى جم سب كواييخ حفظ وامان ميس ر كھے۔ یہ کہہ کرامام صاحب نے اپنی تقریر ختم کر دی اور شر فونے فیصلہ کرلیا کہ وہ ہر گز ہر گزناہے تولنے میں کی نہیں کرے گا۔ كيونكه كم نابيخ تولئے سے اللہ سجانہ و تعالى ناراض ہوتا ہے اور رزق ميں بركت تبھى نہيں رہتى۔اس كے بعد شر فو الله ك حضور سجد على مرحميا اور روت بوئ كبن لكا اے اللہ تیر اشکرہے کہ تونے مجھے ہدایت دی اور مجھے کم ناہیے تولئے کے گناہ سے محفوظ رکھا۔

جب یہ اپنی حرکتوں سے بعض نہ آئے اور شعیب ملیہ اللام کا کہنا مانے کے بجائے سیدنا شعیب ملیہ اللام کی اطاعت

اور ان پر عذاب اس طرح تازل ہوا کہ سات دن تک ان کی بستی میں ہوا نہیں چلی جس کی وجہ سے انہیں سخت مرمی محسوس ہوتی

اور وم تھٹنے لگنا وہ الی گری تھی کہ ناپانی انہیں فائدہ دیتا تھا اور نہ سامیہ سخت گری ہے بیچنے کیلئے وہ جنگل کی طرف چل پڑے

كرنے كے بجائے أن كى مخالفت كرنے لگے تو الله سجانہ و تعالیٰ نے أن پر اپناعذ اب نازل كيا۔

## قصه سيدنا موسى البالال

#### ظالم بادشاه

وادا جان کے کمرے میں تمام بیج جمع ہو سی آج ویسے مجمی ہفتہ کی شب تھی دوسرے دن چھٹی اور آج دادا جان سب سے بڑی کہانی سٹایا کرتے تھے۔

تمام بجے خاموش کے ساتھ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

أمم بانی نے کمپئر تک کے فرائض انجام دیتے ہوئے کہا۔

جی داداجان آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا آپ ہم کو ظالم بادشاہ فرعون کی کہانی سنائیں گے۔

آپ لوگوں کو تو معلوم بی ہے کہ بنی اسرائیل سیدنا لیعقوب علیہ السلام کی اولاد کو کہا جاتا ہے جب الله سجانہ و تعالیٰ نے ستیرنا بوسف ملیہ السلام کو بادشاہت عطا کی تو ستیرنا لیقوب ملیہ السلام کی اولاد مصر میں آکر آباد ہو گئی ہیہ لوگ عرصہ دراز تک

الله سبحانہ و تعالیٰ کی عمادت کرتے رہے لیکن پھر شیطان نے ان کوبہکا دیا اور ان میں ایک ظالم باد شاہ آگیا جو الله سبحانہ و تعالیٰ کے وجو د کا

الكاركر تاادر خود كوخد اكباكر تانقااس كانام فرعون تقاـ

کیکن دادا جان سے تھاکون اور کہاں ہے آیا؟ بچوں نے پو چھا۔

فرعون بادشاہ بننے سے پہلے شہر اصغبان میں رہاکر تا تھااور بیر ایک بہت غریب آدمی تھاغربت کی وجہ سے اس نے بہت سے

لو گوں سے قرض لے لیالیکن اپنے وعدے کے مطابق میہ قرض واپس نہیں کرسکا اور جب لوگ بہت زیادہ تقاضا کرنے لگے تو یہ اصغبان سے بھاگ کر شام پہنچ گیا۔ شام سے وہ مصر روانہ ہو گیا اس اس پر کہ شاید وہاں اُسے کوئی روز گار مل جائے

جب وہ مصر پہنچاتواس نے دیکھا کہ بہاں گاؤں میں تر بوز بہت سے فروخت ہوتے ہیں اور شہر میں اس کے وام بہت زیادہ ہیں۔

ول بی دل میں خوش ہونے لگا کہ اگر میں گاؤں سے تربوز لاکر بہاں فروخت کروں گا تو نفع بہت زیادہ ہوگا

یہ سوچ کر اُس نے گاؤں سے بہت سارے تربوز خریدے تھر جب شہر کی طرف روانہ ہوا تو شہر میں جگہ جگہ قبکس کا نظام قائم تھا لبذامعر کی حکومت کے کارندے اس سے نیکس کیتے رہے جب سے بازار پہنچا تو اس کے پاس بس ایک ہی تربوز بھا

باقی سب فیس وصول کرنے والوں نے فیس کی مدیس لے لیے۔

اس کوبڑا غصہ آیالیکن سمجھ گیا کہ اس ملک میں کوئی انتظام نہیں ہے جس کا جو تی چاہے کرے جوچاہے حاکم بن جائے اور مال بنائے اتفاق سے ان دِنوں مصر میں کوئی ایسا دبائی مرض پھیل گیا تھا جس کی دجہ سے لوگ بہت زیادہ مررہے تھے۔ اس نے موقع غیمت جانا ادر جاکر قبرستان میں بیٹھ گیا اب جو کوئی شر دے کو دَفنانے آتا یہ اُس سے کہتا کہ میں شاہی افسر ہوں

مُر دوں پر نیلس لگادیا گیاہے اگر حمہیں اپنامر دہ د فناناہے تو فی مر دہ پانچ دِر ہم دواور د فن کر دواس طرح اس نے چند ہی دِنوں میں بہت سامال جمع کر لیااتفاق ہیہ ہوا کہ اس دبائی مرض کی لپیٹ میں ایک روز کوئی وزیر بھی آگیا جب اس کو د فن کیلئے قبرستان لایا گیا تو فرعون کو تومعلوم نہیں تھا کہ بیہ شاہی وزیرہے اس نے حسب ِمعمول پانچ در ہم مانگے۔

شابی وزیر کے ساتھ جولوگ تھے انہوں نے اس کو پکڑا اور بادشاہ کے سامنے لا کر کھڑا کر دیااور سارا واقعہ سنایا۔

بادشاہ نے اس سے بوجھا کہ یہ بتاؤ کہ متہیں کس نے اس جگہ مقرر کیاہ۔ یہ کہنے لگا بادشاہ سلامت آپ تک پنچنا مجھ غریب آدمی کے بس میں کہاں تھا اس کیلئے میں نے یہ طریقتہ اپنایا

تاكد آپ سے ملاقات ہوجائے۔

بادشاه نے اس سے پوچھا کہ تم مجھ سے کبوں ملناچاہتے تھے۔

اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں نے آپ کے ملک میں بڑی بدتھی دیکھی یہاں تو ہر جگہ اندھیر تگری اور چھیٹ راج قائم ہے لوگ از خود کو توال، حاکم مقرر ہورہے ہیں لوگوں سے فیکس وصول کررہے ہیں۔

اب بیہ دیکھتے بادشاہ سلامت میں نے تین مہینے میں کتنا قبلس جمع کرلیا ہے یہ کر اس نے وہ رقم جولو گوں سے جمع کی تھی کرسا منیڈال دی۔

بادشاہ کے سامنے ڈال دی۔ اور کینے لگا بادشاہ سلامت یہ تو میں نے جمع کیاہے آپ کے دیگر حاکم کیا کھے نہ کرتے ہوں گے اور کینے لگا کہ اگر آپ

اسے ملک کا انتظام میرے سپر دکرویں تویس آپ کے ملک کے نظام کو درست کر دول گا۔

بادشاہ کواس کی بات اچھی گلی اور بادشاہ نے اس کو معمولی عبدہ دے دیا۔

اس نے پچھ ایسے کام کیے جس سے رعایا بھی خوش ہوئی اور بادشاہ بھی خوش ہوگیا آہتد آہتد یہ ترقی کرتے کرتے فوج کاسپہ سالار بن گیا اور ملک کا انتظام بھی اچھا ہوگیا جب بادشاہ مرا تو لوگوں نے اس کو بادشاہ بنادیا جب یہ تخت پر جیٹا

تو اس نے اعلان کیا کہ لوگ جھے سجدہ کریں لوگوں نے اس کو سجدہ کیا گرین اسرائیل نے اس کو سجدہ کرنے سے اٹکار کردیا کیونکہ وہ تو سیّدنا ابراہیم علیہ اللام کے دِین پر تھے انہوں نے کہا کہ جمارامذہب اجازت نہیں دیتا کہ تھے ہم خدا کہیں اور

تیری عبادت کریں۔

بادشاہ کوبیرس کربہت عصر آیا اس نے بن اسرائیل کے لوگوں پر ظلم وستم شروع کردیا۔

اور انہوں نے اللہ سجانہ و تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسری چیزوں کو اور اپنے ہی جیسے انسانوں کو معبود بنالیا اوراس نے اپنی قوم کو دو حصول میں تختیم کیا ایک قبطی (فرعونی) اور دوسری بن اسرائیل۔ بن اسرائیل جو سیّدنا بیقوب ملیہ اللام کی اولاد تھی انہیں اپناغلام بنالیااوران پر ظلم کرنے لگا۔۔۔ بیر تو تھی تمہیداب کہانی سنو۔

بادشاہ فرعون اپنے دربار میں او حرسے أو حر مبل رہاتھا پریشانی کے آثار اس کے چرے سے ظاہر تھے۔

ورباری ہاتھ باعدھے ادب سے کھوے تھے ۔ کسی کی جر آت نہیں تھی کہ بادشاہ سے پوچھے کہ بادشاہ سلامت

کیوں پریشان ہیں۔

آخر تھوڑی دیر بعد بادشاہ نے کہا بچومیوں، جادو گروں ، کاہنوں کو جمع کیاجائے جب سب کابن ، جادو گر اور نجومی جمع ہو گئے توباد شاہ نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھاہے کہ بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ لگی جس نے معر کو چاروں جانب سے مگیر لیا

اور تمام مصریوں کو جلا کررا کھ کر دیالیکن اس آگ نے بنی اسر ائیل کو پچھ نقصان نہ پہنچایا۔ اے جومیوں، جادو گروں اور کابنوں مجھے اس خواب کی تعبیر بتاؤ اس خواب نے مجھے شدید خوف میں مبتلا کردیاہے۔

فجومیوں اور کاہنوں نے کہاباد شاہ سلامت جان کی امان پائیں تو اس کی تعبیر عرض کریں۔

فرعون نے کہاباں جلدی بتاؤ۔

جومیوں اور کابنوں نے کہااے بادشاہ اس کی تعبیریہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہو گاجو تیری بادشاہت کو

ختم کر دے گااور تیرے پیر و کار ہلاک ہو جائیں گے۔ فرعون خواب کی تعبیر س کر لرز کررہ کیا کہنے لگا کہ بیں ایسا مجھی نہیں ہونے دوں گا۔میری بادشاہت مجھی ختم نہیں ہوگی

فرعون نے خوف اور پریشانی کے عالم میں یو چھا۔

میں ہمیشہ بادشاہ رجوں کار

فرعون نے اپنے کارندوں کو تھم دیا کہ جیسے ہی کسی بنی اسرائیل کے کوئی بچہ پیدا ہو اس کو قتل کر دونہ لڑ کا زندہ بیجے گا نہ میری بادشاہت کو خطرہ ہوگا اب کیا تھا فرعون کے جاسوس ہر مکلی میں پھیل گئے اور جیسے بی انہیں معلوم ہو تاہے کہ

فلال کے محربیٹا پیداہواہ وہ اُس کو قتل کرنے بھی جاتے۔

یمی سیّدنا موئی علیہ اللام تھے لیکن اب سیّدنا موئ علیہ اللام کی والدہ پریشان ہو تمیّن کہ تھوڑی دیر کے بعد فرعون کے کار ندے ان کے محمر آ جائیں سے اور ان کے لخت ِ حکر سیّد نامو کی علیہ السلام کو مثل کردیں ہے۔ الله سبحانه وتعالی نے سیدناموکی ملیہ السلام کی والدہ کے دل میں بیہ بات ڈال دی کہ تم اس بیجے کو ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دو اور غم نہ کروہم تمہارے بینے کو تمہاری طرف لوٹادیں سے۔اور انہیں اپنارسول بنائمیں سے۔ سیّد ناموئ علیہ السلام کی والدہ پر جوالہام ہوا آپنے اس پر عمل کیااور ایک صندوق میں اپنے لخنت ِ میگر کور کھااور دریائے نیل میں اس صندوق کو ڈال دیا۔ صندوق پانی میں تیرتے تیرتے دور ہونے لگا توسیّد ناموسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اپنی بیٹی سے کہا بیٹی ذرااس کے ساتھ ساتھ تواعے آمے جااور دیکھویہ صندوق کس طرف جارہاہے۔ سیدنا موکی علیہ اللام کی بہن صندوق کے ساتھ ساتھ چلتی رہیں اور صندوق جیرتے جیرتے فرعون کے محل کے قریب جو دریائے ٹیل کے کنارے ہی تھا آگیا اتفاق سے اُس وفت ملکہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ پانی کی لہروں سے لطف اندوز ہورہی تھی اس کی نظر اس صندوق پر پڑی اُس نے خاد موں کو تھم دیا کہ اس صندوق کو دریاہے تکال کر باہر لاؤ۔ جب صندوق کو کھولا تو ملکہ جیران رہ مئی کہ اس کے اندر توایک خوبصورت سابحیہ اپناا تکو تھا چوس رہا تھا۔ اللہ سجانہ و تعالیٰ نے اس بیچے کی محبت ملکہ کے دل میں ڈال دی ملکہ نے بیچے کو اپنی گو دمیں اٹھالیا ملکہ کے اولا د تو تھی نہیں

آخرانبي مولناك اورخو فناك حالات ميں ايك خوبصورت نوراني چېرے والا ايك بچه پيداموا

اس نے بیچے کو پیار کیا۔اسٹے میں فرعون مجمی وہاں آگیا اُس نے جو ملکہ کی گود میں بیچے کو دیکھا تو ساہیوں کو تھم دیا اس بیچے کو فوراً قمل کرڈالوسیاہیوں نے اپنی تکواریں باہر تکال لیس۔

) کرڈالوسپاہیوں نے اپنی تکواریں باہر نکال کیں۔ ملکہ یہ سنتے ہی رونے گئی اُس نے فرعون سے کہا ضروری تو نہیں یہ بچہ بنی اسرائیل میں سے ہی کسی کاہو اور

اگر بنی اسرائیل میں سے کسی کا ہوتا تو تمہارے سابی اس کو پیداہوتے ہی قتل کر پیکے ہوتے۔ تم اس کو قتل نہ کرو

ہوسکتاہے سیر میری اور تنہاری آ تکھوں کی شھنٹرک ہواور جمیں نفع دے اور ہم اسے اپنابیٹا بنالیں۔

جب فرعون نے ملکہ کی آتھھوں میں آنسو دیکھے تو فرعون نے ساہیوں سے کہااچھاتم اس بچہ کو ملکہ کے پاس بی رہنے دو۔ فرعون بچے کوچھوڑ کر دہاں سے چلا گیا ملکہ کی خوشی کی انتہانہ رہی۔ سیّدنا موکی ملیہ السلام کی بہن نے لینی والدہ کو شروع سے لے کر آخر تک ساری داستان سنائی اور کہا کہ اب آپ چلیس لہذاستید ناموسیٰ علیہ السلام کی والدہ خوشی خوشی اور جلدی جلدی فرعون کے محل میں پہنچ محملیں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فورا بی ایٹ والدہ کی خوشبو کو پہچان لیا اور جیسے بی انہوں نے دودھ پلاناشر وع کیا فورا بی بچیہ نے دوده پیناشر وع کر دیا۔ نوكرانيال ببت خوش موكي اور انہول نے جاكر يه اطلاع ملكه كو دى كه جم فے دودھ بلانے والى كو علاش كرلياہے ـ كمكه بہت خوش ہوئى اور اس نے بچے كو دودھ پلانے كيلئے آپ كے حوالے كرديا اور آپ كا ماہانہ خرج بھى بائدھ ديا اس کے علاوہ دوسرے اخر اجات، ملبوسات اور ضرورت کی تمام چیزیں بھی مہیا کی حمیں۔ اس طرح سیّدنا موئ علیہ اللام این والدہ کے ہمراہ واپس اینے تھر آگئے ۔جب دودھ پلانے کا زمانہ گزر عمیا اور سنیدناموسیٰ ملیہ اللام ذرابرے ہو گئے تو آپ کو دوبارہ محل میں بھیج دیا کمیااب سنیدناموسیٰ ملیہ اللام کی پرورش فرعون کے محل میں ہونے لگی پہال تک کہ آپ جوان ہو گئے آپ نے محل میں دیکھا کہ فرعون تو خدا بناہوا ہے اور لوگوں سے اپنی عبادت کرا تا ہے آپ تواللہ کے بی ہتے آپ کو میہ گوارانہ تھا پھر آپ دیکھتے کہ فرعونی بن اسر ائیلوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑتے ہیں آپ کو میہ دیکھ کر بڑاافسوس ہو تا آپ کا کر دار ، اخلاق دیکھ کربنی اسر اٹیلی آپ کی بات سنتے اور آپ کی اتباع کرتے اور آپ کو پیند کرتے۔

نو کرانیاں جو بہت دیرہے پریشان تھیں کہنے لگیں کہ اس عورت کو فورا محل بیں لے کر آؤ۔

کیکن اب ایک اور مسئلہ بیر تھا کہ بیچے کو بھوک کے گی تو دودھ کون پلائے۔ ملکہ نے نوکرانیوں کو بھم دیا کہ کسی ایسی عورت کا

سیدنامو کی ملیہ اللام کی بہن مید سارا منظر دیکھ رہی تھیں وہ ان تو کرانیوں کے نزدیک آئی اور کہااس بستی میں ایک عورت

انتظام کیا جائے جو بچہ کو دودھ پلاسکے۔نوکرانیال ایک دودھ پلانے والی کو لے آئیں مگر بیجے نے اس کادودھ نہیں پیا۔

بھوک کی وجہ سے بچید مسلسل رور ہاتھا ایک کے بعد ایک دودھ پلانے والی آتی رہی لیکن بچےنے دودھ نہیں ہیا۔

اليي ربتى ہے جوخود كو بہت صاف ستھرار تھتى ہے اور ہر بچيداس عورت كا دو دھ بى ليتاہے۔

سیّدنامو کی علیه السلام نے فرمایا:۔ قبطی کا قتل کیا ہوا بورے مصر میں بھونچال آگیا فرعونی مشتعل ہوگئے کہ کس نے قبطی کو قتل کیا انہیں یہ اندازہ تو ہو گیا فرعون نے محم دیا کہ قاتل کو تلاش کیا جائے لیکن کسی نے بدواقعہ ہوتے ہوئے دیکھا ہی نہیں تھا تو معلوم ہی نہ ہوسكا دوسری طرف سیدناموئ علیه اللام نے بھی رات کواس ڈریس گزاری کہ اب دیکھو میے کیا ہو تاہے؟

قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشِّيْطُنِ ۗ إِنَّهُ عَدُقٌ مُّضِلٌّ مُّهِينٌّ ۞ قَالَ رَبِّ إِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى فَاغْفِرُ لِى فَغَفَرَ لَهَ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ ٥ قَالَ رَبِّ بِمَا ٱنْعَمْتَ عَلَى قَلَنْ ٱكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ ٥ (١٥٥٥ عَامَا) آپ نے فرمایا سے کام شیطان کی انگیجنت سے ہوا ہے ہے فٹک وہ کھلا و خمن ہے بہکا دینے والا آپ نے عرض کی میرے پرورد گار! میں نے ظلم کیا اپنے آپ پر پس بخش دے مجھے تو اللہ سبحانہ و تعالی نے بخش دیا اُسے بے شک وہی غفورر جیم ہے عرض کرنے لگے

ا یک دن آپ اس وقت باہر نکلے جب لوگ تھروں میں سورے تھے اور سڑک پر آمد ورفت نہ ہونے کے برابر تھی۔

اسرائیلی نے جب سیّدناموسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو اُس نے مدو کیلئے چلاناشر وع کر دیا۔اے موسیٰ! اس فرعونی کے مقابلے

آپ ان دونوں کی طرف بڑھے اور قبطی کو سمجھایا کہ تم کیوں کڑرہے ہو اور اس اسرائیلی کو کیوں مارہے ہو

کیکن قبطی نے آپ کی بات نہیں مانی سیّدنا موکی علیہ اللام نے اُسے ہٹانے کیلئے ایک محمونسا اس قبطی کے سینے میں مارا

آپ نے دیکھا کہ دو مخص آپس میں لڑرہے ہیں ایک کا تعلق تو آپ کی قوم بنی اسر ائیل سے تھااور دوسر اقبطی یعنی فرعون کی قوم سے تھا۔

میرے رب ! مجھے اُن انعامات کی فتم جو تونے مجھ پر فرمائے اب میں ہر گز مجر موں کا مدد گار نہیں بنول گا۔ کہ فخل کی امرائیلی نے بی کیاہے۔

کیکن اتفاق ہے وہ اس گھونے سے مر کیا۔

سيدناموى عليه السلام في است ملامت كرتے ہوئے كهار توبہت ممراہ ہے ہر روز عی لوگوں سے لڑتا جھڑتا رہتا ہے۔آپ اس کی طرف آگے بڑھے لیکن وہ اسرائیلی ڈر سمیا

اس فے سوچا کہ کہیں میر جھے مار ندوالیں۔ چنانچہ اس فے زور سے کہا۔

اے موئ کیاتم بھے بھی قل کر ڈالو کے جیسے کل تم نے ایک قبطی کو قل کر ڈالا تھا۔

جو نبی اسرائیلی نے بیہ الفاظ کے کہ قبطی کو سیّدنا موئ طبہ اللام نے قمّل کیا ہے وہ قبطی جو اس سے الر رہا تھا

اس نے فرعون کوبتایا کہ کل جو قبطی کا قتل ہواوہ مو کانے کیاہے۔

فرعون نے موکیٰ کے تکل کا تھم دے دیا لیکن اُس وفت فرعون کے دربار پس ایک اور مخض موجود تھا جوستیدناموکی علیہ السلام کا خیر خواہ تھا اُس نے ستید تاموکی علیہ السلام سے آکر کہا کہ فرعون اور اس کے ساتھی دربار میں آپ کے محل کا مثورہ کررہے ہیں لہذا آپ جتنی جلد ہوسکے یہاں سے نکل جائے۔

آپ أسى وقت معرے مدين كى طرف رواند مو كتے جہال سيّد ناشعيب عليه اللام رباكش پذير تھے۔

آپ نے الله سبحاند و تعالیٰ سے دعاکی: "اے الله مجھے ظالموں سے نجات دے"۔

آپ چھیتے چھاتے مدین سیّدناشعیب طیہ اللام کی سرز بین پر جا پہنچے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک کنویمیں پر بہت سارے لوگ

جمع ہیں اور اپنے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور سب اس کو سشش میں تنھے کہ سب سے پہلے وہ خود پانی پی لیس اور

چر لین بریوں کویلائیں۔

كنوكي سے پچھ فاصلے پر دو لؤكياں كھڑى تھيں ان كے ياس بھى بكرياں تھيں ليكن جوم اتنازيادہ تھا كہ وہ انہيں آگے خبیں بڑھنے ویتا۔سیّد تاموی علیہ اللام نے ان لؤکیوں سے بوچھا کہ تمہارامعالمہ کیاہے تم کیوں اپنی بکر بوں کو یانی خبیں بلار ہی ہو۔ انبوں نے کہا کہ ہمارے والد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں لہذا جمیں یہال کنوئیں پر آنا پڑتا ہے اور اس جوم میں گھسٹا ہمارے بس کی بات خبیں اور جب بدلوگ بہاں سے اپنے جانوروں کو پانی پلا کر ہث جائیں گے تب ہم پانی پلائیں گے۔

لو گوں نے اپنے جانوروں کو پانی پلایا اور جب وہ پانی پلالیا کرتے تھے تو کنوئی کو ایک بھاری پتفرے ڈھک دیتے تھے البذاوہاں کے باشدوں نے اپنے مویشیول کو پانی بلاکر کنومیس کو ڈھک دیااور وہاں سے چلے سکتے۔ آپ نے ان اور کیول کی جربول کو کنوئی کی طرف ہا نکا اور وہ پتھر جس ہے کنوئی کو ڈھکتے تھے اکیلے ہی ہٹادیا حالا نکہ وہ پتھر دس آدمی مل کرہٹاتے تھے۔ سیدنا موسی علیہ اللام نے بحریوں کو یانی بلاد یا۔ لڑ کیوں نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور اینے تھر کی جانب روانہ ہو گئیں۔ یہ دونوں لڑکیاں ستیدنا شعیب علیہ السلام کی شہزادیاں تنہیں۔ آج جب بیہ جلدی تھر واپس آگئیں تو اُن کے والدنے اُن سے بوچھا

کہ آج تم جلدی کیسے آگئیں ۔ تو انہوں نے کہا کہ آج ایک نیک اور طاقت ور محض نے حاری بکریوں کو یانی پلایا اور وہ پھر جو دس آدمی مل کر مثاتے تھے اُس نے اکیلے مثادیا۔تب اُن کے والدنے کیا کہ تم جاؤ اور اس نیک محض کو بلالاؤ۔

ستیدنا شعیب ملیہ السلام کی شہزادیاں شرم وحیا کا پیکر تھیں اور چلنے پھرنے اور بات کرنے کے انداز سے بھی حیا فیک رہی تھی۔ انہول نے سیّد تامو کی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ کو میرے والد بلارہے ہیں اورآپ کو اس کی مز دوری دیں جو آپ نے ہاری بکر یوں کو پانی پلایا ہے۔

سيّدنا موكى مليه السلام في اس ليے تو يانى نهيس بلايا تھا كه وہ أجرت طلب كريں بلكه بيه تو محض الله سبحانه و تعالى كى رضاكيكية

انہول نے لڑ کیوں کی مدو کی تھی۔ اس کے باوجود آپ اس لڑک کے والدے ملا قات کیلئے چل دیئے۔ جب تھر پہنچے تو سیّد ناشعیب عليه السلام في آپ كے حالات يو چھے۔ تم كون مو؟ كبال سے آئے مو؟ آپ في تمام واقعات سنائے۔ سيدناشعيب عليه السلام في تمام واقعات من كر فرمايا:

لَا تَخَفُّتُ ۚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظُّلِمِينَ ۞ (پ٢٠-سوره ضم: ٢٥)

دري نبيس آپ في گئے ظالموں سے۔

جب سیدنا شعیب علیہ السلام اور سیدنا موئ علیہ السلام مفتلکو کر رہے تھے تو سیدنا شعیب علیہ السلام کی ایک شہزادی نے اپنے والد سے کہا کہ بابا جان آپ انہیں مز دوری پرر کھ لیں بے شک بہتر نوکر وہ ہے جوطاقتور بھی ہو اور امانت دار بھی،

ادریہ دونول خوبیال ان کے اندر موجود ہیں۔

الركيوں كو آپ كى طاقت كا اندازہ توأس سے موكيا تھا كہ جب آپ نے وہ پھر جو دس آدمى مثاتے تھے اكيلے ہى مثاديا پھر آپ کی گفتگو، اخلاق، احرّام، شرم و حیا ہے آپ کے امانت دار ہونے کا اندازہ بھی انہیں بخوبی ہوگیا

آخر خاندان نبوت سے اُن كا تعلق تعال سيرناشعيب عليه اللام كولين بين كامشوره بسند آياانهول في سيرناموسى عليه اللام سے قرمايا كديس چاہتا مول لين ايك بين كا تكاح

تم سے کردوں تم مہرکے بدلے آٹھ سال تک میری یہاں خدمت کرو اور اگر دس سال تک کرو توبہ تمہاری طرف سے ہے۔ میں حمیس مشقت میں نہیں ڈالنا چا ہتا اللہ سجانہ و تعالی نے چاہاتو تم مجھے نیک لو کول میں یاؤ کے۔

به میرے اور تمہارے در میان معاہدہ ہے اور ہمارے اس معاہدے پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ تکہبان ہے۔

اس سے پچھ آگ لے کر آتا ہوں تاکہ ہاتھ تاہے کا انظام ہوجائے۔ توتواہے جوتے أتار وال بے فلك توپاك وادى ميں ہے۔ پھر ارشاد فرمایا:۔ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْخِيهِ إِنَّنِيَّ آنَا اللَّهُ لَا إِلَّهَ إِلَّا آنَا فَاغْبُدْنِي ۗ وَ اَقِمِ الصَّلُوةَ لِلِركُويُ هِ إنَّ السَّاعَةَ اتِيَةً أَكَادُ أُخْفِيْهَا لِتُجَزَّى كُلُّ نَفْسٍ، بِمَا تَسْعَى۞ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعُ هَوْمَهُ فَتَرَّدُى ﴿ بِ٢٠ سُورُهُ لَهُ الْمَا٢١) اور میں نے پیند کرلیاہے مجھے (رسالت کیلئے) سوخوب کان لگا کر سن جو وحی کیا جاتا ہے بقیناً میں ہی اللہ ہوں، نہیں ہے کوئی معبود میرے سوالیں تومیری عبادت کیا کر اور اداکیا کر نماز مجھے یاد کرنے کیلئے بے فنک وہ گھڑی (قیامت) آنے والی ہے بیں اسے بوشیدہ جوابمان نبیس ر کھتااس پر اور پیروی کر تاہے اپنی خواہش کی ورنہ تم بھی ہلاک ہوجاؤگے۔

آپ وہاں سے لکلے تورائے میں ایک وادی سے گزرے ٹھٹڈ بڑھ چکی تھی آپ نے رات وہیں بسر کرنے کا سوچا اور لہنی اہلیہ جو کہ سیّدنا شعیب علیہ السلام کی شہزاوی تھیں سے کہا کہ تم یہاں رکو سامنے آگ کی روشنی نظر آرہی ہے سیرناموئ علیہ السلام آگ کی جانب چل پڑے یہاں تک کہ آپ وادی طویٰ میں بی گئے گئے۔جب آپ اس آگ کے قریب سے تو دیکھا کہ وہ آگ تو تھی نہیں وہ تو نور تھااور نور بھی عجیب آپ ابھی جیران تنے کہ آواز سنائی دی۔اے مو کی میں حیرارتِ ہوں

اس کے بعد سیّدنا موسی علیہ السلام کا سیّدنا شعیب علیہ السلام شہزادی سے نکاح ہو گیا اور آپ ان کے پاس دس سال تک

جب وس سال کی مدت گزر ممی تو آپ کو بھی اپنے وطن کی اور گھر والوں کی یاد ستانے کلی البذا آپ نے سیّد ناشعیب علیہ السلام

سے مصر جانے کی اجازت طلب کی تاکہ تھر والول سے اور بہن بھائیوں سے ملاقات کرسکیں۔اور سوچاکہ قبطی کے تحلّ کو

اب تو وس سال گزر مچکے ہیں اب معاملہ کھے مختدا ہوچکا ہوگا۔ سیّدنا شعیب علیہ اللام نے بھی وعدے کے مطابق

جانے کی اجازت دے دی۔

ر کھنا چاہتا ہوں تا کہ بدلہ دیا جائے ہر محتص کواس کام کا جس کیلئے وہ کوشاں ہے اپس ہر گزندروکے تجھے اس ( کوماننے) سے وہ محتص

اور اس کے بعد اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو تھم دیا کہ تم فرعون کے دربار میں جاؤ اور اُس کو دعوت توحید ورسالت دو۔ الله سجانہ وتعالیٰ نے آپ کو دومعجزات عطا فرمائے ایک توجب آپ اپناعصا زمین پر ڈالتے تو وہ اژ دھابن جاتا اور دوبارہ پکرتے تووہ عصابین جاتا۔ اور دوسر اجب بغل میں ہاتھ ڈالتے تووہ چکتاہو الکلاک۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے اللہ سجانہ و تعالیٰ سے عرض کی۔

کہ میر ابھائی ہارون کومیر اوزیر بنادے اور اس کی زبان زیادہ تصبح ہے۔

يعنى حضرت بارون عليه السلام كى زبان بيس ككنت نهيس تقى جب كدستيد تاموسى عليه السلام كى زبان بيس ككنت تقى-

لیکن داوا جان سیّد نامو ک علیه السلام کی زبان میں لکنت کیوں تھی؟ اُتم ہانی نے سوال کیا۔

بال سوال تو اچھاہے ہوایہ کہ ایک دفعہ فرعون نے حضرت موکی علیہ اللام کو لیک مود میں لیا تو موکی علیہ اللام نے

فرعون کی داڑھی کو زور سے پکڑ کر تھینچا۔ فرعون مغرور تو تھاہی اُس کو اس پر غصہ آگیا کہنے لگا کہ مجھے بیہ وہی بچہ معلوم ہو تاہے

اس کو تحلّ کر دولیکن فرعون کی بیوی جن کانام آسیہ تھا کہنے گلی کہ رید بچہ ہے اس کواٹگارے اور لعل کا فرق معلوم نہیں ہے۔ فرعون نے تھم دیا کہ ایک انگارہ اور ایک سرخ لحل لایا جائے ۔فوراً بی دونوں چیزیں حاضر کردی ممٹی۔

وونوں چیزیں آپ کے سامنے رکھ دی گئیں آپ نے اپنا ہاتھ لعل کی طرف بڑھانا چاہا لیکن جبریکل امین نے آپ کا ہاتھ آگ کے انگارے کی طرف بڑھادیا اور اس انگارے کی ایک چنگاری مند میں ڈال لی جس کی وجہ سے آپ کی زبان جل مئی

> اس کیے آپ نے دعاکی اے نشدمیرے بھائی ہارون کومیر اوزیر کردے اور وہ تصبیح بیان ہے۔ اس کے بعد سیّد نامو کی علیہ السلام معر پہنچ گئے اور اپنے بھائی کولے کر فرعون کے در بار میں پہنچے۔

أسے الله كاپيغام سنايا كه تم الله كى عبادت كرو\_

وه كينے لگا كەرب توشى بى بول\_

سیدناموسیٰ علیه اللام نے فرمایا نہیں رب وہ ہے جس نے تمام محلو قات کو پیدا کیا ہے۔ فرعون نے سر کشی کی اور سیّد ناموئ علیہ اللام کی شان میں گنتاخی کرتے ہوئے کہنے لگا:۔

آمَرَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِيُّنُّ ۚ وَ لَا يَكَادُ يُبِينُ ۞ (ب٣٥\_سوره زفرف: ٥٢) کیایس بہتر نہیں ہوں اس محض سے جو ذلیل ہے اور بات بھی صاف نہیں کر سکتا۔

لکین سید نامو سی ملیہ السلام نے صبر و محمل کا مظاہرہ کیا اور أسے حق کی وعوت دیے رہے۔

فرعون نے کہااے موگ! اگر تم نے میرے سواکسی اور کو معبود کہاتو میں ضرور تم کو قید خانہ میں ڈال دوں گا۔ سیّد ناموکی علیہ السلام نے فرمایا اگر چہ میں تمہارے پاس کوئی روشن چیز لاؤں۔ لیمنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مجھے جو مجزات عطاکیے ہیں اس کے باوجود تم مجھے قید کر دوگے۔

> فرعون نے کہاا چھاوہ معجزات کیاہیں؟ حضرت موکیٰ علیہ السلام نے اپناعصا فرعون کے دربار میں ڈال دیاز مین پر کر۔

حضرت موکی ملیہ السلام نے اپناعصا فرعون کے دربار میں ڈال دیاز ٹین پر گرتے ہی عصا اثر دھا بن گیااور فرعون کی طرف منہ کھول کر کھڑا ہو گیا۔ فرعون نے ڈر کے مارے تخت سے ہی چھلانگ لگادی ۔جب اثر دھے نے لوگوں کی طرف رخ کیا تو لوگ ڈر کے مارے اِدھر اُدھر بھاگنا شروع ہوگئے فرعون نے کہااہے موکی! اس کو پکڑو میں ایمان لے اوں گا اور بنی اسرائیل کو بھی تمہارے ہمراہ بھیجے دوں گا۔سیّدناموکی ملیہ السلام نے جب پکڑا تو وہ واپس عصابین گیا۔

اس کے بعد سیّد نامو کی علیہ السلام نے اپناہاتھ بغل میں ڈالا تو وہ روش چکتا ہو انکلا اور جب واپس ڈالا تو پہلی حالت میں آگیا۔
ان مجمز ات کو دیکھنے کے بعد بھی فرعون ایمان نہیں لا یا اور کہنے لگا کہ بیہ جاد و معلوم ہو تا ہے۔ اور تم اب حاکم بننا چاہتے ہو۔
اُس کے وزیر ہامان نے کہا بادشاہ سلامت ایسا کریں کے سارے ملک کے ماہر جاد وگروں کو جمع کر لیجئے۔ پھر دو دھ کا دو دھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ لہٰذ اسارے ملک میں منادی کر اور گی اور بڑے بڑے جادو گر مصرے دارا لحکومت میں جمع ہونے لگے۔
اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ لہٰذ اسارے ملک میں منادی کر اور گئی اور بڑے بڑے جادو گر مصرے دارا لحکومت میں جمع ہونے لگے۔
فرعون نے سیّد نامو کی علیہ السلام سے کہا:۔

قَالَ آجِفَتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنَ أَدْضِنَا بِسِحْرِكَ لِمُولِي ٥ فَلَنَا تِبَنَكَ بِسِحْرٍ مِثْلِم فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدُ كُمْ يَوْمُ الزِيْنَةِ وَ أَنْ يُخْفَرَ النَّاسُ مُعَى ٥ مَوْعِدُ كُمْ يَوْمُ الزِيْنَةِ وَ أَنْ يُخْفَرَ النَّاسُ مُعَى ٥ مَوْعِدُ كُمْ يَوْمُ الزِيْنَةِ وَ أَنْ يُخْفَرَ النَّاسُ مُعَى ٥ كَخِ لگاموكُ! كياتم اس لئے حارب پاس آئے ہوكہ ثكال دوجميں اسپے ملک سے اسپے جادوكی طاقت سے سوجم بھی لائيں گے تیرے مقالے شی جادوكی طاقت سے سوجم بھی لائيں گئے تیرے مقالے شی جادوویسائی ہیں (اب) مقرد كروحارے اور اپنے در ميان مقالے كا دن نہ جم پھري اس سے اور نہ ہی تو پھرے بحج ہونے كی جگہ ہوار اور كھلی ہو۔ آپ نے فرايا (تمبارا چَيلِجُ منظورے) جش كادن تمبارے ليے مقرد كرتا ہوں اور بر خيال دہے كہ مارے لوگ چاشت كے وقت جمع ہوجائيں۔ (پ١١۔ سورہ ط : ٣٥٠ تا ٥٩)

مو کی علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ اچھاتم میلے کا دن مقرر کرلواور سب لوگوں کو جمع کرلو بھلا اس سے بھی اچھاموقع آسکتا تھا کہ ساری قوم کودعوتِ توحید ایک ساتھ ہی چکٹی جائے گی۔

> سارے شہر میں فرعون کے جادو گر اور سیّد ناموسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کا اعلان کر دیا گیا۔ اب بچو! ایساکرو کہ جاکر سوجاؤ صبح فجر کی تماز بھی پڑھنی ہے باتی کہانی کل۔

جادوگروں سے مقابلہ

جي داداجان! پر كياموا؟

ككست جادو كرول كے مصے ميں آئے گی۔

ہاں بھئی تو پھر پورے ملک مصر میں منادی کر ادی گئی کہ میلے والے دن سیّدنا مو کیٰ علیہ السلام اور جادو گروں کا مقابلہ ہو گا اور اُس زمانے میں فن جادو کری کابڑا چرچا تھااور اس دفعہ تومیلے میں لو کول کابڑا جہوم تھا۔

اور ہر خاص وعام ہر جگہ بھی کہتا تظر آرہاتھا کہ اگر جادو کر غالب آگئے تو ہم تو جادو کروں کی پیروی کریں گے۔غرض مید کہ میلے کے دن لوگ جمع ہو گئے اور وہ بری طرح بے چین تھے کہ اب اس مقابلے کا انجام کیا ہو گامو کیٰ علیہ السلام کو فتح نصیب ہو گی یا

ا یک طرف سیّد ناموئ علیه السلام اور آپ کے بھائی سیّد ناہارون علیہ السلام اور دوسری طرف جادو گروں کی پوری فوج۔

جادو كرول نے سيد ناموكي عليه السلام سے يو چھا پہلے آپ ڈاليس سے يا پہلے ہم ڈاليس۔ سيدناموسى عليه السلام في فرمايا، يسلي تم بى دالو-

جادو گروں نے اپٹی رسی ، لا محصیال وغیرہ پکڑلیں اور کینے گئے فرعون سے ، فرعون کی عزت کی قشم ہم ضرور کامیاب ہول گے۔

اب انہوں نے لاٹھیاں ، رسیاں زمین پر مچینکنا شروع کر دیں۔

میدان سانپوں اور اژد حول سے بھر کیا اور جادو کے اثر سے لوگوں کورسیاں اور لاٹھیاں سانپ اور اژد حول کی شکل میں

دوڑتے ہوئے نظر آنے لگے۔

سیدنا موئ طیہ السلام نے اللہ سجانہ وتعالی کے تھم سے اپنا عصا بھی اسی میدان میں ڈال دیا۔عصا زمین پر حرتے ہی

ا یک خوفتاک اثردها بن حمیا اور اس عظیم اثردھے نے میدان میں رینگنے والے تمام سانیوں اور اثردھوں کو جو جادو کرول نے میدان میں رسیاں اور لاٹھیاں بھینک کر بنائے نتھ نگل گیا۔لوگوں کی آٹکھیں جیرت کے مارے بھٹی کی بھٹی رہ حمکیں

لوگ تعجب کا اظهار کررہے <u>تھے</u>۔

جادو گر اینے فن کے ماہر سے وہ سمجھ سکتے کہ موسیٰ علیہ السلام جادو گر نہیں ہیں اور نہ بی بیہ جادو ہے بیہ مجزہ ہے اور سيّد نامو ك عليه السلام ، الله ك رسول بين-

انہوں نے قورائی سید تامو کی علیہ اللام کی رسالت کی گوائی دی اور آپ پر ایمان لے آئے۔

کہنے لگامیری اجازت سے پہلے تم موکی علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔

اصل میں فرعون نے جب دیکھا کہ اسٹے بڑے مجمع کے سامنے حق واضح ہوگیاہے اور جادوگروں نے بھی

اسلام قبول کر لیاہے کہیں ایسانہ ہو کہ سارا مجمع اسلام قبول کرلے تو مکاری کرتے ہوئے کہنے لگا کہ یہ تم سب کی مشتر کہ سازش ہے

یعنی موکی علیہ السلام اور جادوگروں نے مل کریہ پروگرام پہلے سے بتایا ہوا تھا۔ اگر تم موکی علیہ السلام پر ایمان لانے کیلئے مصر رہے

تویادر کھویش خبیس عبرت ناک سزائی دول گا۔

قبادر کھویش خبیس عبرت ناک سزائی دول گا۔

میں تمہارے ہاتھ اور پاؤل مخالف سمتوں سے کٹوادوں گا اور حبیس در ختوں پر سولی دے دول گا۔

مارہ گرداں نے کہا اور فرع ادارا تہ جو اور مرکز ہور میں میں میں میں تھے کہ فرق میں نہیں دی سی

فرعون کو پہلے تواس بات پر عصد آیا کہ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے جادو گروں کو مشکست دے دی دو سرا جادو گر سیّدنا موسیٰ

علیہ اللام پر ایمان لے آئے۔غصر کی وجہ سے فرعون کے منہ سے جھاگ اڑنے لگے۔اور جادو گرول پر قبر وغضب انڈ ملتے ہوئے

جادوگروں نے کہااے فرعون! توجو چاہے کرہم پر حق واضح ہوچکاہے اب ہم ہر گز تجھ کو فوقیت نہیں دیں گے۔ تجھے جو پچھ کرناہے کرلے بس تواس زندگی میں بی کر سکتاہے۔ فرعون جادوگروں کا یہ کلمہ حق س کر آئے ہے باہر ہو گیا۔اُس نے اپنے کارندوں کو تھم دیا کہ جن لوگوں نے

ایمان قبول کیاہے ان کے ہاتھ پاؤل کاٹ کر ان کو قتل کر دو۔ ادھر ان سب نے بھی سچی توبہ کی اور اللہ سجانہ و تعالیٰ سے عرض کی اے اللہ جمیں مبر کی توفیق عطا فرمااور جمیں اس حال میں موت دے کہ ہم مسلمان ہوں۔

فرعون کے سپاہیوں نے ان اہل ایمان کو شدید اذبیتیں دے کر شہید کرنا شروع کر دیا لیکن آفرین ہے ان اہل ایمان پر

کہ انہوں نے مبر کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ داداجان! ایک بات سمجھ نہیں آئی۔ احمہ نے ہو چھا۔

داداجان! ایک بات سمجھ تہیں آئی۔ احمد نے پوچھا۔ وہ کیا؟

یمی کہ فرعون نے جادو گروں کو ایمان لانے کے جرم میں شہید کر ڈالا لیکن سیّد نامو کی علیہ اللام اور سیّد نابارون علیہ اللام کو مجمی تواس نے انتقام کا نشانہ بنایا ہوگا۔

بالكل بين اى طرف آربابون\_

تمبارے آنے کے بعد مجی ہم پر ظلم کم نہیں ہوا۔ سیّدنا موئی علیہ اللام نے لیتی قوم سے کہا تم صبر کرو اور اللہ سجانہ و تعالی ہے چاہے گا زمین کاوارث بنائے گا اچھا انجام پر ہیز گاروں کیلیے ہی ہوتا ہے فرعون کے ظلم وستم کے باوجود سیّدنا موکیٰ علیہ السلام کی تبلیغ جاری رہی اور لوگ روزاند مسلمان ہوتے رہے تو فرعون نے آپ کے قتل کا منصوبہ بتایا۔ فرعون کے تمام درباریوں نے فرعون کے اس منصوبے کی بھر پور حمایت کی اور سیّدناموسیٰ علیہ السلام کے تحلّ پر انفاق کیا لیکن فرعون کے دربار میں ایک فرد ایسانجی تھا جو سیّدنا موکیٰ طیہ السلام پر ایمان لاچکا تھا لیکن اُس نے اپنا ایمان اُن سب سے چھپار کھا تھااور کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ سیدنامو کی علیہ السلام پر ایمان لاچکا ہے۔ أس نے انہیں سمجایا كہ تم ايك مخض كو محض اس ليے تحلّ كرنا چاہتے ہوكہ وہ خدائے واحد كى دعوت ديتاہے بس اس کا تصور اتنا ہی ہے اگر موکیٰ علیہ السلام جھوٹ بول رہے ہیں تو حتہیں تب بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ الله جھوٹوں سے خود بدلہ لیتاہے۔اور اگر موکیٰ علیہ اللام سیج ہیں اور تم نے انہیں تحلّ کر دیاتو پھر اللہ کاعذاب تم پر نازل ہوگا۔ اس کیے بہتر یک ہے کہ تم موکیٰ علیہ السلام کو اُن کے عال پر چھوڑ دو۔ دوسری طرف جب فرعون نے دیکھا کہ اُس کی تقریر کا اثر تمام درباریوں پر ہو رہاہے تو فرعون نے کہا کہ بیں نے حمہیں جوموی کے قتل کامشورہ دیاہے وہ زیادہ دُرست ہے اور جھے تمباری بھلائی مقصودہ۔

فرعون کے وزیر ومشیر ہلان نے فرعون کو مشورہ دیا کہ بادشاہ سلامت آپ موسیٰ اور اس کی توم کوبو نہی چھوڑدیں سے

فرعون نے جب اپنے وزیر ہامان شیطان کا مشورہ سنا تو کہنے لگا ہاں ہم ان کا بھی انتظام کریں سے اور وہ اس طرح کہ

اب فرعون اور اس کے کارندوں نے بنی اسرائیل پر ظلم وستم شروع کر دیاجب ظلم وستم حدسے بڑھ گیا تو بنی اسرائیل

ان کی قوم کے تمام لڑکوں کو قتل کردیں گے اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رہنے کیلئے چھوڑدیں گے تاکہ موسیٰ علیہ اللام پر

سیّدنا موئ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے موئ! ہم تمہارے آنے سے پہلے بھی ستائے جاتے تھے اور

ان کا بھی کوئی انتظام کریں۔

ایمان لانے والے ہماری طاقت و قوت کا نظارہ کرلیں۔

فرعون کو معلوم تھا کہ وہ جو پچھ کہہ رہاہے وہ سی ہے اور فرعون جانتا تھا کہ موئی علیہ السلام حق پر ہیں وہ تولوگوں کو اپناغلام بتاکرر کھناچاہتا تھا اور چاہتا تھا کہ اُس کی جھوٹی خدائی سلطنت پٹی رہے۔ جب اُس مومن نے دیکھا کہ فرعون نے سیّدنا موئی علیہ السلام کو قتل کرنے کاپوراارادہ کرلیاہے تواس نے مزید کھل کر

عنفتگو کی اور بتایا کہ دیکھو پچھلی قوموں، عاد، شمود، اصحاب الایکہ نے اپنے اپنے دور کے نبیوں کو جبٹلایااُن کاکیاانجام ہوا لہذاتم سیّدنامو کی علیہ السلام کواذیت دینے کا ارادہ دل سے لکال دو۔

فرعون نے جب دیکھا کہ لوگ اس کی تقریر سے متاثر ہو رہے ہیں تو اُس نے فوراً ہی پینترا بدلہ اور کہنے لگا کہ یہ اتنابر اسئلہ نہیں ہے جس کیلئے پریشان ہواجائے ہم اس کاجلد ہی کوئی حل تلاش کرلیں سے۔

پھر فرعون اپنے وزیر ہامان کی طرف متوجہ ہو ااور کہنے لگا:۔

ہامان! اے وزیر ہاتد ہیر! ایک او نچاسا بینار تغمیر کرلو تاکہ ہم اس پرچڑھ کر آسان میں جھانگلیں اور موٹی کے خدا کا سراغ نگائیں اگر موٹیٰ کا خدا آسان پر مل عمیا توہم مان لیس کے اور موٹیٰ کاخدا آسان پر بھی نہ ملاتوسب کو بیٹین ہوجائے گا کہ موٹی نے جھوٹ بولاہے۔

اے لوگو! تم میرے بیچھے چلو میں تم کو دِ کھاؤں گا ہدایت کی راہ۔اور یہ زندگی توچند روزہ ہے اس کے بعد آخرت ہی میں جمیشہ تھہرا جائے گا اور جس نے نیک کام کیے ہوں گے اُس کا ٹھکانہ جنت ہو گااور جس نے اللہ سبحانہ و تعالی اوراس کے نبی کی نافرمانی کی ہوگی اُس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

فرعون نے جب دیکھاکہ اس کا ایک درباری اس کے سامنے بی اس کی خدائی کی مخالفت کردہاہے تواس نے اس مومن بندے کو بھی تحلّ کرنے کی ٹھانی۔

> لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس مومن بندے کو ان کے ظلم سے بچالیا۔ لیکن دا داجان کیسے ؟

باقی کہانی کل سنائی سے اب جاکر آرام کرو۔

بال بيسي توكل كبال بات ختم موكى تقى؟

جی داداجان! فرعون نے اُس نیک مومن کو قتل کرنے کا ارادہ کیالیکن الله سبحانہ و تعالیٰ نے اس کو بیچالیا۔ عامر نے فورا کہا۔ بالکل ٹھیک۔ اب آسے سنو۔

اب انہوں نے اس بندے کو قتل کرنے کی ٹھان لی مگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تھمت اور تدبیر کے سبب سے وہ ایسانہیں کرسکے اور ہوا کچھ اس طرح کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان پر عذاب سبجنے سے پہلے چھوٹے چھوٹے عذاب سبجے تاکہ بیہ سوچ سمجھ لیس اور ایمان لے آئیں۔

ان پر الله سجانه و تعالى نے قط سالى كومسلط كر ديا۔

ان کے دریاؤں کاپانی کم ہوگیا۔۔۔۔ ان کے یہاں بارشیں بھی کم ہونے لگیں۔۔۔۔ ان کی فصلیں سو کھ محکیں۔۔۔۔ جانور اور مولیثی بلاک ہونے لگے۔

مجمعی اتنی بارشیں ہو تیں کہ سیلاب آجاتا اور زمین پر دیر تک پانی جمع رہنے سے کاشٹکاری نہ ہوپاتی ۔ ہوناتو یہ چاہئے تھا کہ وہ اس سے نفیحت حاصل کرتے کہنے گئے جو ہم پر قبط سالی آئی ہے یہ موکیٰ کی محوست کی وجہ سے آئی ہے جب فرعون نے دیکھا کہ یہ معاملہ تو دن بدن خراب ہی ہوتا جارہاہے اور نوبت فاقوں تک آگئی تواس نے موکیٰ علیہ اللام سے کہاکہ تم ایئے رہے سے دعاکردکہ وہ یہ عذاب ہم پرسے ٹال دے توہم ضر در تمہارے رہ پر ایمان لے آئیں گے۔

سیدنامو کی علیہ السلام نے دعا فرمائی اور مید عذاب ان پرسے ٹل گیا۔

ایک مہینے کے بعد فرعون اور اس کے لککرنے وہی روش اپنالی بنی اسر ائیل پر ظلم وستم کرناشر وع کر دیا۔ تب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان پر دوسر اعذاب ٹڈی وَل کا بھیجا تا کہ اب پچھ عبرت عاصل کر سکیں۔

یہ ٹڈیاں فرعونیوں کے تھمروں، دکانوں اور بازاروں میں بھر تگئیں۔ اور ان کے کھیت، کچل، فصلیں، ورختوں ہے، مکانات کے دروازے، چپتیں، تختے کاسامان یہاں تک کہ لوہے کی کیلیں تک کھا تگئیں لیکن بیہ ٹڈیاں بنی اسرائیل کے گھروں میں نہیں تھئیں۔

اب سے فرعونی بھر سیّدنا موکی علیہ اللام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے گئے سے عذاب ہم پر سے دور کردو ہم ایمان کے آئے گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے۔

سيدناموك عليه السلام في دعافرمائى اورعذاب ثل حميا

کچھ دن کے بعد فرعونی اپنا وعدہ بھول گئے اور واپس اپنی پرانی روش اختیار کرلی نہ تو ایمان لاتے اور نہ بنی اسرائیل کو موسی علیدالسلام کے ساتھ سیجے بلکہ بن اسر ائیل پر ظلم وستم بھی جاری رکھتے۔ تب الله سبحانه و تعالیٰ نے ان پر جو وَل کاعذ اب بھیج دیا یہ جو تیں ان کی پلکیں ، بھنو تیں اور اتاج تک چٹ کر حمیس۔

یہ پھراس عذاب پر چیخ پڑے اور سیّدناموئ طیہ السلام کے پاس آئے کہ اپنے ربّ سے دعاکرو کہ ہم پرسے اس عذاب کو مثادے تو ہم ضرورآپ پر ایمان لے آئی سے اور بنی اسر ائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں ہے۔

> سيدنامو كاعليه السلام في محروعا فرمائي اوربيه عذاب مجر عل حميا-م مجدد نول تک سکون رہالیکن فرعونیوں نے وعدہ پورانہیں کیا۔

تب الله سجاندو تعالى في ان يرمينلكون كاعذاب مسلط كرديا

اور ہوا یہ کہ ان کے گھر، بانڈی، چھتنیں، محلے سب مینڈکول سے بھر گئے کھانا یکانانا ممکن ہو گیا جیسے ہی کوئی بانڈی میلنے کو

رکھتے مینٹرک اس میں بھر جاتے کوئی آدمی کھانے کیلئے منہ کھول تو ینٹرک کود کر اس کے منہ میں واخل ہوجاتا ۔

فرعونیوں کی زند کی اجیر ان ہوگئی۔

اور کہنے لگے کہ اس دفعہ ہم بکاوعدہ کرتے ہیں آپ پر ضرور ایمان لائی ہے۔ سیدنا موئ طیہ السلام نے اُن سے عہد لیا پھر دعا فرمائی اور سیدنا موئ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے یہ عذاب بھی

سید ناموی طیدالل کے سواکوئی مخص نہیں تھاجوأن کو نجات ولا تار لہذا وہ پھر سید ناموی طیدالل کی خدمت بی حاضر ہوئے

اُن پرے مل میااور مینڈک اس طرح فائب ہو گئے جیے مجھی آئے بی نہیں تھے۔ جب عذاب ٹل کمیاتوانہوں نے پھر ایک مرتبہ اپناوعدہ توڑد یااور اپنی پرانی روش اعتیار کرلی۔

مجرالله سبحانه وتعالى نے ان پرخون كاعذاب نازل كيا۔ اور ہواہ کہ ان کے کنوعیں، دریا، نہریں اور چشموں کاپانی خون بن گیا۔

فرعونیوں نے فرعون سے کہا کہ بید دیکھو میہ عذاب تم پر کس طرح کا آیا ہے۔

تووه پانی ہو تا اور جب فرعونی وہی پانی اپنے برتن میں ڈالا تو وہ خون بن جاتا۔

فرعون نے کہا یہ موی نے جادو سے نظر بندی کی ہوئی ہے۔ کیوں کہ بنی اسرائیل جب پانی اسے برتن میں ڈالتے

اب تو فرعونی بیاس سے عاجز آگئے اور بنی اسر ائٹل سے کہنے لگے تم جو پانی پینے ہو وہ پانی ہی ہو تاہے اور ہم جو پانی پینے ہیں وہ جارے برتن میں آتے ہی خون بن جاتا ہے۔ایساکرو کہ تم پانی اپنے منہ میں لواور میرے منہ میں کلی کر دوچنانچہ انہوں نے ایساہی کیاجب تک پانی اسر ائیلی کے منہ میں رہتاوہ پانی ہی رہتا جیسے ہی وہ فرعونی کے منہ میں جاتا خون بن جاتا۔

انہوں نے تھک بار کر گئے کوچوستا شروع کر دی مگروہ بھی منہ میں پکٹے کر خون بن جاتا۔

یہ جان مچکے تنے کہ سیّدنا موکی علیہ السلام کے سوا کوئی مخص ہمیں اس عذاب سے نجات نہیں وے سکتا البذاوہ پھر موکیٰ علیہ اللام کے پاس آئے اور کہنے لگے اے موکیٰ! تواہیے ربّ سے دعاکر ہم سے یہ خون کا عذاب دور ہوجائے

ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تجھ پر ایمان لے آئیں گے۔

سیّدتا موسیٰ علیہ السلام نے پھر دعا فرمائی اور سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے پھر عذاب اُن پر سے مل حمیار لکن یہ پھر اپنے وعدے سے مر سکتے اور ظلم وستم پہلے سے زیادہ کرنے لگے حالاتکہ ذرای بھی عقل ہوتی تو ایمان لے آتے كيونكه جوعذاب بعى الناير آيائى اسرائيل أس سے محفوظ رہے۔

الله سبحانه و تعالی انبیں مہلت دیتارہا مگربیہ باز بی ند آئے اور اب تو انہوں نے ظلم وستم کی حدی کر دی۔

البداسيدناموى عليدالسلام في فرعون اوراس كے الشكر كيلية دعاكى اسے الله! ان كو غرق كرد \_\_\_ الله سجانه وتعالی نے سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو قبول فرمایا۔اور تھم دیا کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر

سیرنا موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو خبر دار کیا اور بتایا کہ آج رات کو جسیں بہال سے لکانا ہے اور کسی فرعونی کو

رات کے وقت موسیٰ علیہ السلام بنی اسر ائیل کو لے کر ملک شام کی طرف روانہ ہوئے۔ جب صبح ہوئی اور فرعونیوں نے ویکھا كدى اسرائيل موجود بين اورنه موى عليه السلام موجود بين-

انہوں نے فرعون کواس وافتے کی اطلاع دی۔

فرعون نے جب دیکھا کہ بنی اسرائیل نکل گئے ہیں تو اُسے بہت عصر آیا اُس نے چاروں طرف اپنے کار تدے پھیلا دیئے اورائے لکار کونے کرسیدنا موسیٰ علیہ اللام کے تعاقب میں لکل کھڑ اہوا۔

اے موی ا ہم تو پکڑے گئے۔

سیّدنامو کی علیہ الملام نے فرما یا، ہر گزنہیں میر ارتِ میرے ساتھ ہے اور وہ میری رہنمائی فرمائے گا۔ بنی اسرائیل دریائے قلزم کی ہولناک موجوں کو دیکھ رہے تھے دوسری طرف فرعون کالشکر قریب سے قریب تر آتا جارہاتھا

مارے خوف کے بنی اسرائیل کابراحال تھا یوں لگتا تھا کہ اب ان کے دلوں کی دھڑ کنیں بند ہوجائیں گی فئے نکلنے کی انہیں کوئی أمید تظر نہیں آتی تھی۔ فرعون کالشکر بس قریب ہی آئیا تھا۔

عين أسى وقت الله سبحانه وتعالى في اين يغير سيّد ناموى طيه السلام كي طرف وحي كي كه: ايناعصادريا پرمارو\_

جیسے ہی سیّد نا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا دریا پر مارا تو دریا بھٹ گیا اور بارہ راستے نکل گئے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تحکم دیا کہ ان راستوں پرسے لینی قوم کولے کر نکل جائیں آپ لیٹی قوم کولے کر دریاعبور کرنے لگے۔

ورياك كنارك كعزك فرعون اورأس كالشكر بعى بيدمنظر وكمجدر بانغا

فرعون جران ويريشان تفايد كيامعالمه موا؟

فرعون غصے سے بے قابو ہو گیا اور اپنے فوجیوں سے کہنے لگا تم بھی انہی راستوں پر ان کا پیچھاکرو جن راستوں سے موسی موسیٰ علیہ اللام بنی اسرائیل کو لے کر لگلیں ہیں جب انہوں نے پیچھا کیا اور جیسے بی سب دریا کے چھ میں پہنچے تو اللہ سجانہ و تعالیٰ نے دریا کو مل جانے کا تھم دیا۔

اب کیا تھا فرعون اور اس کی فوج کو دریا کی موجوں نے اسپے فکنے میں کس لیا۔اب فرعون نے خود کو ڈوسٹے ہوئے پایا تو کہنے لگا کہ میں موکیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لایالیکن اب اس کا ایمان کس کام کا توبہ کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

كياداداجان! توبه كادروازه بهى بندجوجاتاب ؟جوادني يوجها

ہاں بیٹا! جب روح جسم سے لگلنے لگتی ہے تو تو ہہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے لہٰذا آد می کو جلد از جلد تو ہہ کر لینی چاہئے معلوم نہیں کہ موت کس وقت آ جائے۔

اب کہانی سنو! آگے کیا ہوا۔

تی داداجان! سب بول نے ایک ساتھ کہا۔

نہیں داداجان آپ نے بہ تو بتایای نہیں کہ دریاسے باہر نکلنے کے بعد کیا ہوا؟ بن اسرائیل نے اپنی باقی زندگی کیے گزاری ؟جوادئے تجس کے ساتھ یو چھا۔ اچھا! بچو پرنی اسرائیل کے ساتھ کیا ہوا؟ يہ ہم آپ کو کل سنائيں گے۔ تب تك كيلة شب بخرسب نے ايك ساتھ كهار

جب فرعون ڈوہنے لگاتواللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا:۔

اس لیے معرکے عائب محریس فرعون کی لاش آج تک موجود ہے۔

دوسری طرف بنی اسر ائیل سلامتی کے ساتھ در پایار کرگئے۔

ہم تیری لاش کو باتی رکھیں سے تاکہ تولو گول کیلئے نشان عبرت ہوبے شک بہت ہے لوگ جاری نشانیوں سے غافل ہیں۔

تی دادا جان! آج آپ ہمیں آگے کی کہانی سنائیں گے کہ دریائے قلزم سے لکلنے کے بعد بنی اسرائیل کے ساتھ کیاواقعات پیش آئے۔ اُتم ہانی نے کہا۔

ہاں بھی تواللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی اسر ائیل کو نجات عطا فرمادی فرعون سے ، اور فرعون کو دریا ہیں غرق کر دیا۔

اب یہ لوگ آگے جا رہے تھے کہ رائے میں بنی اسرائیل نے ایک قوم کو دیکھا جو بتوں کی پوجا کر رہے تھے۔ انہوں نے جب اُس قوم کو پوجاکرتے دیکھا تو انہیں بڑا اچھالگا۔

سيّدناموى عليه اللام سے كينے لكے۔

اے موک جیسا خداان کے پاس ہوریائی ایک خداہمارے لیے بنادے۔

موكى عليه السلام ان كابير مطالبه سن كرناراض موت\_

بجائے اس کے کہ بنی اسر ائیل فرعون سے نجات پر شکر اداکرتے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُن مظالم سے انہیں چھٹکارا ولایا جو فرعون ان پر کر تاتھا کہہ رہے ہیں کہ ایک بت انہیں بھی بنادو۔

سریدنامو کی علیہ السلام نے اُن سے کہا۔

تم ضرور جابل لوگ ہو بیہ حال تو بربادی کا ہے جس میں بیہ لوگ جتلا ہیں اور جو پچھ بیہ کر رہے ہیں وہ سراسر باطل ہے۔

تم لوگ بھی عجیب ہواللہ سجانہ و تعالیٰ کے سوائسی اور خدا کی تلاش کر رہے ہو۔

خیر موی طیہ اللام کے سمجھانے سے وہ سمجھ سمجھ کتے اور اپناروب تبدیل کرلیا۔

ابرائے میں انہیں پیاس کی۔

بدسيدناموك عليه السلام كى خدمت مين حاضر جوئ اور عرض كى كداے موئ! جميں پينے كيلي يانى چاہئے۔

سيدناموك عليه السلام في ايناعصار مين پرماراتواس سے بارہ وشفے جارى موسكتے۔

کیونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے لہذا ہر قبیلے کا ایک چشمہ ہو گیا اور سب کو پانی کی نعمت حاصل ہو گئے۔اب پانی کے بعد انہیں بھوک بھی لگنے گئی۔

پرستدنامو ک علیه اللام کے پاس بھنج گھے۔

اے موئ! جسیں بھوک لگ رہی ہے ہمارے لیے کھانے کابندوبست کرو۔

ایک دن بدایک اور مطالبہ لے کر آپ کے پاس آگئے اور کہنے لگے۔اے موئ! ہم سے اس ایک کھانے پر صبر نہیں ہوگا اسے رب سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لیے وہ چیزیں نکال دے جوز مین اگاتی ہے۔ یعنی ترکاری بیاز، کہن گندم وغیرہ۔ سيدناموك عليه اللام نے فرماياتم بہتر كوچھوڑكر كم ترلينا چاہتے ہو توتم كسى دوسرے شريطے جاؤ وہال تم كوب تمام چيزيل غرض بد كديد قوم بهت بى ناشكرى قوم تقى-بچو آج میری طبیعت بھی میچے نہیں لہذا باتی کہانی کل اور اُس میں آپ کو بتاؤں گا کہ سیّد تا موسیٰ علیہ السلام تورات لینے اجماداداجان! الله حافظ سب بے داداجان کے کمرے سے سلام کرکے باہر نکل سکے۔

سیدتاموسی علیه السلام کی دعاہے الله سبحانه و تعالی نے ان کو من وسلوی کی تعمت عطافرمائی۔

یه بھی ایک قشم کا کھانا تھااور به بہت لذیذ ہو تا تھاجو شبنم کی طرح در ختوں پر گر تا تھااور سلویٰ بٹیر کی طرح کا ایک جانور تھا۔

ید دونوں لہتیں انہیں بغیر کسی مشقت کے حاصل ہو جاتی تھیں لیکن کچھ دنوں کے بعدید پھر موکیٰ علیہ السلام کے پاس پھن گئے۔

اور كينے كے يہال ميدان ميں دحوب بہت ہے كھ ايساانظام ہوجائے كہ جميں دحوب ند ككے۔

سيّدناموكي عليه السلام في الله سبحانه وتعالى سے وعافر مائى۔الله سبحانه وتعالى في ان پر بادل كاسابيه فرماديا۔

اب ان کو کھانا، پانی اور سامہ ہر قتم کی تعت حاصل تھی اور انہیں اس کیلئے کسی قتم کی مشقت نہیں کرنا پرتی تھی۔

بير من وسلوي كيا تفاداداجان! ألم بانى في التعيار سوال كيا؟

# الله کی کتاب توریت اور سامری کا بچھڑا

واداجان! آپنے کہاتھا کہ اللہ کی کتاب توریت کے بارے میں بتائیں گے۔ جوادنے کہا۔

جی بیٹا بالکل آج ہم آپ کو اللہ کی کتاب توریت کے بارے میں بتائیں گے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو پہلے ہی بتادیا تھاکہ جب اللہ سبحانہ و تعالی جمیں فرعونیوں سے نجات دے وے گا

تومیں حمہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ایک کتاب لا کر دوں **گا**جس میں حلال اور حرام اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات موجو د مہوں گے۔ لبذاالله سجانه وتعالى نے سيدناموسى عليه السلام كوشريعت كے احكامات دينے كيلئے چاليس دن كيلئے كو وطور پر بلايا۔

سيدناموكى عليه السلام فے كو وطور پر رواند جونے سے پہلے استے بھاكى سيدنابارون عليه السلام سے كما۔

مجھے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے چالیس دن کیلئے کوہ طور پر بلایا ہے اس لیے تم میرے بعد جاتشین ہو۔ سیّد تا ہارون علیہ السلام کو بير بدايات دے كرسيدناموكى عليه السلام كووطور پر بيلے مكتے۔

وہاں الله سبحاند و تعالی نے سیدناموسی علیہ السلام سے کلام فرمایا۔

سيدناموك عليه السلام في عرض كى اس الله بين حير اوبدار كرناجا بتابول-

اس پر الله سجانه و تعالی نے فرمایانہ

لَنْ تَرْمِنِيْ (مورها عراف آيت١٣٣)

تم جھے ہر گز نہیں دیکھ سکو گے۔

کیکن تم اپنی نگاہ اس پہاڑی طرف کر لو اگر وہ اپنی جگہ تھہرار ہاتو، توجھے ضرور دیکھ سکے گا اللہ سجانہ و تعالیٰ نے اپنے نور کی

ا یک مجلی جب اُس پہاڑ پر ڈالی تووہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیااور سیّد نامو کی علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ سیرنامو کی علیہ السلام کے کو و طور پر جانے کے بعد بنی اسر ائیل کا کیا حال ہوا؟

جی کیاوہاں کوئی مسئلہ ہو گیا؟ پول نے ولچیس لیتے ہوئے پوچھا۔

ہاں! موسیٰ علیہ اللام کی قوم میں ایک سامری نام کا جادو کر تھا یہ بظاہر توسیّد ناموسیٰ علیہ اللام پر ایمان لے آیاتھا تکر منافق تھا۔

بنی اسرائیل جب سیّد نامو کی علیہ السلام کے ساتھ مصرے <u>نکلے تھے</u> تو ایک دن پہلے ان کی عور توں نے فرعونیوں کی عور توں سے

ز بورات اُدھار مانگ کیے تھے اور وہ زیورات اُس وقت بھی اُن عور توں کے پاس تھے۔

اب سامری جادو کر ان لو گول کے باس کیا اور کہنے لگا موئ ملیہ اللام کو گئے ہیں دن اور ہیں را تیں ہو چکی ہیں چالیس کی محکیل ہوگئ اور آپ امجی تک نہیں آئے ایسا کرو جھے وہ زبورات دے دو جو تم نے فرعونیوں سے لیے تھے میں تم کو ایک خدابنا دیتا ہوں کیونکہ جب بیالوگ دریا سے نکلے تھے تو سامری نے دیکھ لیا تھا کہ ان کی بیہ خواہش ہے کہ ان كاخدا بهى كوئى ايسااى موجيد راست مي ايك بت پرست قوم بت كى يوجاكر ربى تقى ـ

سامری کیونکہ خود گائے کی پرستش کرتا تھا اس لیے اُس نے تمام زیورات جمع کر لیے اور ان کو پکھلا کر ایک پچھڑ ابناڈالا۔ اور بچھڑ ابنانے کے بعد ایک مٹھی مٹی بھی اس نے اس کے منہ میں ڈال دی۔اب یہ بچھڑ ا آواز نکالنے لگا جیسے کچ کچ کا بچھڑ ا

بنی اسرائیل اس کے اردگرد جمع ہو گئے اور اس کے گرد خوشی سے تابیخ لکے سامری نے جب دیکھا کہ موئ علیہ السلام اب تك واليس نيس آئے بيں اور يد بني اسر ائل بھي بہت خوش بيں تو كہنے لكار

> يى تميارامعبود ب اورموى كالجي مرموى بعول مح إلى-اب کیا تھا بنی اسر ائیل نے اس چھڑے کی پوجاشر وع کر دی۔

سيدنابارون عليه السلام في البيس بهت سمجها يا- ليكن الهول في ايك ندسى- بلكه كين ككه-

ہم تو بمیشہ اس کی بوجا کریں سے بہاں تک کہ موئ جاری طرف واپس لوٹ آئے۔ اور سیّدنا ہارون علیہ اللام کو

جان سے مار ڈالنے کی دھمکیاں بھی دیے گئے۔ ادهر جب سیدنا موسیٰ علیہ اللام کوہ طور پر پہنچے تو اللہ سجانہ و تعالیٰ نے وحی کی اے موسیٰ تمہارے آنے کے بعد

تمہاری قوم کوسامری نے ممراہ کردیا۔ سیّدنا موئ ملی اللام شدید جلال میں واپس پلٹے اور آپ نے لین قوم سے پوچھا یہ تم نے میرے جانے کے بعد

کیا حرکت کی ہے۔ بن اسرائیل کوسیدنا موٹ علیہ اللام فے سخت سرزنش کی۔ اس کے بعد سیّدنا موکیٰ علیہ السلام نے اس جلال کی کیفیت میں سیّدنا ہارون علیہ السلام کے بالوں اور واڑھی کو پکڑ کر

> ليئ طرف تھنچے گئے۔ بارون عليه السلام في عرض كى-

اے میرے مال جائے! قوم نے مجھ کو کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیس آپ مجھ پر و متمنول کو نہ بنساؤ

اور مجھے ظالموں میں ندملاک

سيدنا بارون عليه السلام كاجواب س كرسيدناموكي عليه السلام في دعاكى:

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِاَحِيْ وَادْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ﴿ وَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرُّحِمِينَ ٥ (١٥٠-١٥١) اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور جمیں اپنی رحمت میں لے لے اور توسب سے زیادہ رحم کرنے والاہے۔

اس کے بعد سیّدنامو کی علیہ السلام نے سامری کو طلب کیا۔ اور اُس سے بوچھا۔

اعسامرى! تيراكيامعالمه-

سامری نے کہامیں نے ایک ایسی چیز دیکھی جو دیگر لوگ نہیں دیکھ سکے۔

موكى عليه السلام في أس سے يو چھارتم كيا كبنا چاہتے ہو۔

تب وہ بولا میں نے جرئیل امین کو دیکھا وہ محوری پر سوار تھے میں نے دیکھا کہ وہ محوری جہال قدم رکھتی ہے وہاں سبز کھاس آگ جاتی ہے۔تو میں نے اس کھوڑی کے پیروں کے بیچے کی مٹی اُٹھاکر اپنے پاس محفوظ کرلی تھی

وہی مٹی میں نے پچھڑے کے ڈھانچے میں ڈال دی جس کی وجہ ہے اس میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے اور وہ گائے کی طرح ڈکارنے

اس کے بعد سیدناموئ علیہ اللام نے فرمایا:۔

تو دور جوجا! اور جب تک توزندہ رہے گا سب سے یک کہتا رہے گا کہ مجھے ہاتھ نہ لگا اور آخرت میں مجی تیرے لیے

اب سامری کوجو بھی ہاتھ لگا تا توسامری دور بھا گٹا اور کہتا کہ جھے ہاتھ نہ لگاؤ۔

كيونكه جيسے بى كوئى مخص سامرى كو ہاتھ لگاتابيد اور وہ مخص سخت بخاريس مبتلا ہو جاتے۔

اب تواس سے نہ کوئی بات کرتانہ اس کے ساتھ بیشتانہ کھاتا پیتا اور انسانوں کے در میان رہتے ہوئے بھی اس کی حالت

اس کے بعد سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کے سامنے ہی اس بچھڑے کو جلایا جس کی پوجا میں وہ لگا ہوا تھااور بنی اسر ائیل کو بھی ممر اہ کر دیا تھا اور اس کی را کھ اُڑا کر سمندر میں ڈال دی اور پچھڑے کا نام ونشان تک مٹ کیا۔ اس کے بعد جن لو گوں نے چھڑے کی پرستش کی تھی ان سے فرمایا:۔

أس دن سرم برار افراد في ايك دوسرے كو قتل كيا تفات أن كى توب قبول موكى۔

ایک دوسرے کی گردن اٹاوی۔

تم نے بہت بڑا جرم کیاہے اور اپنے آپ بی پر ظلم کیاہے۔اب تم توبہ کرد اور تمہاری توبہ یہ ہوگی کہ تم ایک دوسرے کو

تحلّ کرو۔لبندا انہوں نے ایساہی کیا ہر قاتل و مقتول کے ہاتھ میں ایک تکوار تھی اُن سب نے جنہوں نے پرستش کی تھی

ستر افراد کی موت اور دوبارہ زندگی

داداجان اس کے بعد کیا ہوا؟ پول نے ب تالی سے یو چھا۔

پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سیّد نا موکیٰ علیہ السلام کو تھم دیا کہ تم باتی لوگ جو نکے سیحے ہیں ان میں سے سٹر افراد کو چن کر

کووطور پر حاضر جو۔ اور وہال بیرستر افر اولیٹی قوم کی طرف سے معافی ماتکیں۔

لیکن دادا جان توبہ کیلئے کوہ طور پر بی کیوں بلایا اللہ سجانہ و تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے کہیں سے بھی توبہ کر لیتے توالله سبحانہ و تعالیٰ تک ان کی معافی کی ورخواست پین جاتی۔ أم بانی نے فلسفیانہ اند از میں ہو چھا۔

ور حقیقت کوہ طور وہ مقام ہے جہال اللہ سجانہ و تعالیٰ کے کلیم سیّدنا موکیٰ علیہ اللام، الله سبحانہ و تعالیٰ سے کلام فرماتے متھے

اس لیے اس جگہ کی لیٹی برکت ہے۔ جیسے صفا و مروہ دو پہاڑیاں ہیں مگر ہمارے پیارے نبی سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وادی جان سیدہ باجرہ کے قدموں سے اس کونسبت ہو گئی توجب تک لوگ اس پہاڑی پر چکرنہ لگائیں اُن کا ج نہیں ہوتا۔

تووہ مقام الله سبحانہ و تعالی کو بہت پیارا تھا کہ سیّدنا موکیٰ علیہ السلام وہاں جاکر الله سبحانہ و تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے تھے اس لیے اللہ سجانہ وتعالیٰ کو وہ جگہ محبوب تھی اس لیے اُن کو وہاں بلایا۔ خیر سیّدنا موسیٰ علیہ اللام نے ستر بہترین افراد کو چنا

اور كوه طورك جانب روانه مو كفي

اب سیر سٹر افراد کوو طور پر پہنچے تو سیدنا موسی علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو اللہ سجانہ و تعالی کا کلام سیس سے ۔

آپ نے ان سے کہاتم لوگ عسل کرلونہا وحو کر صاف ستقرے ہوجاؤ اور گناہوں سے توبہ کرو اور تین تین روزے رکھو اور الله سجانہ و تعالیٰ کی حمد میں مشغول رہو۔ اس کے بعد سیّدنا موسیٰ علیہ اللام پہاڑے اوپر تشریف لے سیّح اور ان لوگوں کو

ینچے کھڑا کردیا۔ان سٹر افراد نے دیکھا کہ ایک نورانی ستون سفید بادل کے رنگ میں نمودار ہوا اور آہتہ آہتہ پھیلنا کیا یہاں تک کہ سارے پہاڑ کو اس نے گھیر لیا اور ستیدنا موسیٰ علیہ السلام بھی اس بیں گھر گئے۔ پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ستیدنا موسیٰ

عليه السلام سے كلام كيا۔ جسے ان ستر افراد نے مجى سنا۔

اور ان سٹر افراد کو بھی باہر لے جاکر ہلاک کر دیا۔ اساللدا النيس زنده فرماوس الله سبحاند و تعالى نے سيدناموك عليه السلام كى وعاكو قبول فرمايا۔ اور ان كوزنده كر ديا۔ محرسيدناموك عليه اللام ان كول كروايس تشريف لائے۔

اس کے بعد سیّدنامو کی علیہ السلام پہاڑ پر سے بینچے تشریف لے آئے۔ آپ نے ان سے بوچھا کہ کیاتم نے اللہ سجانہ و تعالیٰ

وہ کہنے لگے اے موسیٰ ہم نے آواز تو سی تھی مگر ہمیں کیا معلوم وہ آواز کس کی تھی۔ کیونکہ ہم نے تو اللہ سیحانہ و تعالیٰ کو

آپ جمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو د کھادیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے تب ان ستر افراد پر ایک آسانی آگ اور سخت آ داز آئی جس سے وہ سب مر وہ ہو گئے۔ ایک دن اور ایک رات وہ ای طرح مرے ہوئے پڑے رہے۔ پھر سیّد نامو کی علیہ السلام نے دعا کی۔ اے اللہ! میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا وہ کہیں ہے اے موٹی پہلے تم نے ہمارے سٹر ہزار افراد کو تحلّ کرادیا

## شیطان کی شکست

آف الله، أو نی الله میری ٹانگ میں شدید در دہورہاہے۔ کل رات کو طلحہ کا موٹر سائیکل سے ایکسڈینٹ ہو گیا تھا۔ معمولی سی خراش آئی تھی مگر طلحہ کے اندر تو بالکل بر داشت نہیں تھی بلکی سی چوٹ پر بھی وہ سارے کھر کو سرپر اٹھالیتا ہے۔ طلحہ کی ممانے نانی سے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

طلح بیٹا! میر ابیٹاتو بہت صابر ہے نانی جان نے طلحہ کوسینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

بھی صبیحہ تم تو میرے بیچے کو بوں ہی کہتی رہتی ہو میراا لحہ تو مسلمان بچہ ہے اور مسلمان تو صابر ہوتے ہیں۔ طلحہ کی نانی نے طلحہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

کیوں طلحہ بیٹا؟ آپ تو مسلمان بچے ہیں نا، نانی نے طلحہ سے پوچھا ۔طلحہ نے اب اپنے آنسو روک لیے تھے اور دادی کی بات غورسے من رہاتھا۔

دیکھوبیٹا آج میں حمہیں اللہ سجانہ و تعالیٰ کے ایک پیغیر کا قصہ سناتی ہوں۔

سیّد نا ایوب علیہ السلام، الله سبحانہ و تعالیٰ کے برگزیدہ پینجبر گزرے ہیں آپ کو الله سبحانہ و تعالیٰ نے بہت ساری اولاد، زمین، باغات عطا فرمائے تنے۔ آپ بہت عبادت گزار اور الله سبحانہ و تعالیٰ کے شکر گزار تنے آپ کی اس عباوت وریاضت اور شکر گزاری کی وجہ سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جریل امین سے کہا کہ سارے آسانوں میں اعلان کردو کہ تمام فرشتے ایوب علیہ السلام پر کٹرت سے رحمت کی دعائیں ما تکمیں۔

چنانچہ ہر فرشتہ ایوب ملیہ اللام پر کثرت سے رحمت کی دعائیں ما تھنے لگا۔

ابلیس نے جب دیکھا کہ ابوب علیہ اللام کا تذکرہ فرشنوں میں بڑی عزت واحرّام اور دعاؤں کے ساتھ جاری ہے تو بس پھر کیا تھا حسد کی آگ میں جل بھن گیا ابلیس نے فرشنوں سے پوچھا آخر اس عزت واحرّام کا سبب کیا ہے جو آج میں وکھے رہا ہوں کہ ہر فرشنہ ابوب علیہ اللام سے جو آج میں وکھے رہا ہوں کہ ہر فرشنہ ابوب علیہ اللام سے خوش ہے اُن کی کثرت عبادت وریاضت ، شکر گزاری کو اللہ سجانہ و تعالی نے قبول کیا ہے اس کیے آج تمام فرشنے رحمت کی دعا کررہے ہیں۔

و ریاضت میں وفتت نہ گزارے تو پھر کیا کرے عیش و عشرت میں تو سب بی عبادت و ریاضت اور شکر کرتے ہیں ۔ اگر ابوب علیہ السلام پر بھی غربت آ جائے اور تنگلد سی ان کے تھر میں ڈیرے ڈال لے بیہ عیش وعشرت سب بچھ مختم ہوجائے تو پھر تم و یکھنا کہ ابوب علیہ السلام مجی عبادت چھوڑویں سے ناشکری کرنے لگیں گے۔ فرشتوں نے البیس کی بکواس س کر کہا اُو بد بخت بہاں سے دور ہوجا تو اللہ کے نبی کو عام آدمی کی طرح سمجھتا ہے یہ عام بشر نہیں ہیں یہ تو اللہ سجانہ و تعالیٰ کے نبی و رسول ہیں اور انبیاء کرام ہر حال میں بے مثال مخلوق ہوتے ہیں۔ ان کی عبادت وریاضت ، شکر گزاری ، برداشت ، جمت چٹان سے بھی زیادہ مضبوط ہوتی ہے توان کی شان و مرتبہ کو پہچان نہیں سکتا۔ أن پر اميري وغري، صحت يابي اور بياري، تكلدستي اور خوشحالي كوئي اثر نبيس ڈالتي۔ ابلیس فہتبہ لگاتے ہوئے کہنے لگا کہ نبی بھی عام آدمی ہی ہوتاہے اور تمام انسانوں کی طرح ہی ہوتاہے۔اس کی عبادت و ریاضت، شکر و کفر، صبر و شکایت عام بشر جیسا ہی ہوتا ہے اگر مجھ کو ابوب علیہ اللام کے مال پر تسلط مل جائے تو میں ویکھوں گا کہ ایوب غربت میں کس طرح عبادت کرتا ہے۔ ہیہ اللہ سجانہ و تعالیٰ کی ناشکری کرنے گئے گا۔الی بے صبری کرے گا کہ دنیاد بھے لے گی اور سب کو معلوم ہوجائے گاکہ نبی بھی عام بشر جیساتی ہو تاہے۔ الله سبحانہ و تعالی نے فر شنوں سے فرمایا، ابلیس سے کہو کہ ہم نے اس کو ابوب کے تمام مال پر تسلط دیا جاتو اپنا شوق يوراكر لے۔

البيس كو بعلايد بات كهال كوارا تقى فوراً بى كہنے لكا ارے چيوڑو بھى جس مخص كے ياس دولت كے انبار ككے ہول،

اولاد کی کثرت ہو، باغات ہوں، زمینیں ہوں، مال و دولت ہو اگر وہ شکرنہ کرے تو پھر اور کیا کرے اگر اللہ سجانہ و تعالیٰ کی عبادت

آس پاس کی تمام چیزوں کوجلا کررا کھ کردیے ہیں۔ تاكدآب بجى غزده بوكر ناشكرى كے الفاظ اسے مندسے تكاليں۔ دى موئى تھيں أس نے ليس توكيا موا؟ بلکہ اب توپہلے سے بھی زیادہ عبادت ہوسکے گی اس کے بعد بھی سیّد ناابوب علیہ اللام، الله سبحانہ و تعالیٰ کا هکرادا كرنے لگے۔ واليل لوث آيا

ا بلیس میرسن کربہت خوش ہوااور کہنے لگا، فوراً جااور جاکراہینے اس عمل سے ابوب کے تمام او نٹوں کو جلا کر را کھ کردے۔

ایک شیطان کھر اہو اکہنے لگا، اے شیطانوں کے شیطان! مجھ میں یہ طاقت ہے کہ اگر میں کمی چیز پر پھونک ماروں تو میری پھونک سے آگ کے گولے نکلنے لگتے ہیں اور

اور دنیا کو معلوم ہوجائے کہ نی مجی عام بشر کی طرح بی ہوتاہے۔ اس سلسلے بیں تم میری کیا مدد کرسکتے ہو۔

جب اُس کو ابوب علیہ السلام کے مال پر تسلط مل سمیاتوریہ برخوش ہوا اور زمین پر دوڑ تا ہواوا پس آیا اور اس نے شیطان کی فوج کو

جب سب شیطان جمع ہو گئے تو اس نے کہا کہ مجھے ایوب کے مال پر تسلط ملاہے میں چاہتا ہوں کہ اس کاسب مال تیاہ ہو جائے

چنانچہ شیطان کاوہ چیلا دہاں گیااور سیّد ناابوب علیہ السلام کے مولیثی، اونٹ، بکریاں، بھیٹریں وغیرہ وغیرہ تمام چیزوں کو جلاڈالا۔ ووسری طرف اہلیں بھی ہے سارا منظر دیکھتا رہا جب سب پچھ جل کر را کھ ہو گیا تو اہلیں نے ایک چرواہے کا جھیں بدلا اور ممکین شکل بناکر سیّدنا ابوب علیہ السلام کے پاس پہنچا اور کہنے لگا کہ حضرت سب پچھ جل کر خاک ہو گیا اور کفریہ جملے بولنے لگا

سیّدنا ابوب علیہ اللام اُس وقت نماز اوا کر رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو تب مجی ایلیس ای طرح کے الفاظ منہ سے نکالٹا رہا آپ نے اُس کو ڈائٹا اور فرمایا کہ بیر سب نعتنیں جو آج جل کر راکھ موشکیں ہیں سب اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کی تو

ا بلیس نے جب دیکھا کہ اس کاحربہ ناکام ہو گیاہے اور ابوب علیہ السلام اسپنے رہب کا ابھی بھی شکر ادا کر رہے ہیں تو وہ وہاں سے

مچر اُس نے تمام شیاطین کا اجلاس بلایا اور کہنے لگا، میں اس وقت بہت غم میں مبتلا ہوں ابوب علیہ السلام پر میر اوار چل ند سکا۔ اب جمع بتاؤيس كياكرون؟

شیطان کے چیلوں میں سے ایک چیلا کھڑ ابو ااور کہنے لگا۔

اے ملعونوں کے ملعون یادشاہ!

مجھ میں بیر قوت ہے کہ اگر میں چی ماروں تو دور دور تک کے جائد اروں کی جان ان کے جسم سے لکل جائے۔

ابلیس خوش مو سمیاا در کہنے لگاتو ابوب کی بمربوں میں تباہی مجادے۔

شیطان کا چیلا وہاں کمیااور چیخ اری تو تمام بھریاں اور اُن کے رکھوالے مر گئے۔

اب ابلیس نے ایک گذریئے کا بھیس بدلا اور سیّدنا ابوب علیہ السلام کے باس پہنچ کمیا اور بکریوں اور ان کے رکھوالوں کی موت کا بتانے لگا کہ سب مر گئے ہیں بس میں ہی ایک بجاہوں۔اور پھروہی ناشکری کے الفاظ بولنے لگا تا کہ ابوب ملیہ السلام بھی

کھے ایسے بی الفاظ منہ سے تکالیں۔

ليكن الوب عليه السلام نے پھر قرمايا الله سبحانه و تعالى كا شكر ہے اور نماز ميں مشغول ہو سكتے۔ ابليس اس مرتبہ بھي ذكيل و تاكام ہوا۔ مجراس نے تمام شیطانوں کا اجلاس طلب کیا اور کہنے لگا کہ ایوب توبڑائی صابر بندہ لکلاا تنی بڑی بڑی بربادیوں پر بھی اُس کے

شکر اور عبادت میں فرق نہیں آیا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ شاکر اور عبادت گزار بندہ بن گیا ہے۔لیکن اب تم تمام شیطان بتاؤ کہ میں

ایک شیطان کاچیلا کھڑ اہوا اور کہنے لگاء اے مر دودول کے مر دود! مجھ میں بیہ قوت ہے کہ اگر میں مسلسل پھو تکیس مارول توآئدهی چلے لگتی ہے اور اس پاس کی تمام چیزوں کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیتی ہے۔

ا بلیس بیرسن کر بہت خوش ہوا کہنے لگا پھرتم ابوب کے تمام کھیت وباغات وغیرہ کو تباہ وبرباد کر دواس کے غلام اور لونڈیوں کو

ابلیس کا وہ چیلا گیااور اُس نے ایس آندھیاں اڑائیس کہ ذراس دیر میں کھیت کھلیان سب ویران ہو گئے۔لونڈی وغلام بلاك ہو گئے اور سب کھے تباہ ویر باد كر كے ركھ ديا۔ جب ابلیس نے دیکھا کہ سب کچھ تباہ وبرباد ہوگیا ہے تو اُس نے ایک معمولی سے کسان کا روپ بدلہ اور سیّدنا ایوب علیہ السلام کے پاس بیٹی گیا آپ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ ابلیس نے وہاں کینچیے بی رونا پیٹنا شروع کر دیا اتم کرنے لگا جھوٹ موٹ کارونا بھی شروع کر دیلہ اور اللہ سجانہ وتعالیٰ کی ناشکری کے الفاظ منہ سے نکالنے لگا تاکہ غمز دہ ہوکر

سیّد ناابوب علیہ السلام بھی پچھے ایسے بی الفاظ منہ سے نکال دیں تا کہ پچھے تواس کا بھر م رہ جائے اور وہ فرشتوں سے کہہ سکے کہ دیکھے لو نبی بھی عام آدمی کی طرح بنی کا بشر ہو تا ہے۔ مدہ جہ مسال ماروز نور میں نام شور مراز ہیں۔ نام کرسٹند، واز اور جبوع کا در کا دیسکھ بڑار ہوئے مساور ترال نا

ادھر جب ایوب علیہ السلام نمازے فارغ ہوئے تو آپ نے اُس کو سخت الفاظ میں جھڑ کا اور کہاجو پچھ تھاوہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بی تو دیاہے اگر اُس نے واپس لے لیاہے تو کیا حرج ہے اُس کا تھااُس نے دیا تھااُس نے لیا شکوہ کس بات کا اور آپ دوبارہ نماز میں مشغول ہو گئے۔

ابلیس بہت پریشان ہوا ای پریشانی میں اُس نے پھر تمام شیاطین کا اجلاس بلایا۔اور کہنے لگا اے میرے چیلو! سچھ کرو ایوب پر تومیر اکوئی بھی وار نہیں چل رہاہے میں سخت شر مندہ ہوں میں نے فرشتوں سے کہا تھا کہ نبی بھی عام آدمی کی مانند ہی

ابوب پر تومیرا کوئی بھی دار نہیں چل رہاہے میں سخت شر مندہ ہوں میں نے فر شنوں سے کہا تھا کہ نبی بھی عام آدمی کی مانند ہی ہو تا ہے ذرای مصیبت میں ناشکری وگمراہی کے گڑھے میں گرجاتا ہے اب مجھے تو بڑی شر مندگی ہوگی گو کہ شرم نام کی چیز تومیرے پاس ہے نہیں لیکن غرور و تکبر توہے۔

شیطان کی اس پر زور تقریر پر شیطان کے تمام چیلے اُٹھے اور انہوں نے سیّدنا ابوب ملیہ السلام کے مویشیوں، مکانات مال ودولت سب کو تباہ کر دیااور کمیارہ سال کے عرصے میں پچھ بھی ہاتی نہ رہااور سیّد ناابوب ملیہ السلام بالکل غریب ہو گئے۔ شیطان بھی بھیس بدل بدل کر جا تارہا کہ کسی طرح سیّد ناابوب ملیہ السلام ناشکری کا کوئی جملہ بول دیں گر سیّد ناابوب ملیہ السلام بمیشہ شکر و شاہ کے الفاظ بی کہتے رہے کہ یہ سب اللہ سجانہ و تعالیٰ کا تھا اللہ سجانہ و تعالیٰ نے لے لیا ہمیں فکوہ کا کوئی حق حاصل نہیں

ا بلیس کو معلوم ہو گیا کہ یہ نبی ہیں عام بشر نہیں۔ اب اُس کے شیطانی ذہن میں ایک اور منصوبہ آیا کہنے لگامیہ سب چیزیں تو ظاہری ہیں اس پر انسان کو صبر آئی جاتا ہے لیکن اولا د کاغم بہت بڑا ہو تاہے اور اس پر صبر نہیں آتا۔ یقیناً جب اولا د کاغم کئے گاتونا شکری اور بے صبری ضرور کریں گے۔

یہ سوچ کر آسانوں کی طرف گیااور کہنے لگا کہ البی مجھے ابوب کی اولا دیر بھی تسلط عطا فرما۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے جو اب آیا کہ تھجے ابوب کے اہل وعیال پر بھی تسلط دیا جا اپنی حسرت پوری کرلے۔

ا بلیس خوشی خوشی واپس لوٹ آیا اور موقع کی حلاش میں رہنے لگا کہ سب ایک ساتھ جمع ہوں اور میں اُن کو ہلاک کر دوں ایک دن اُس کو موقع مل ہی گیا۔ ہوا ہد کہ سیدنا ابوب ملیہ السلام کے تمام فرزند اور پیٹیال اپنے بڑے بھائی حرف کی دعوت پر اس کے محریس جمع متھے۔ ابلیس نے اپنے چیلوں کی مددسے اُس مکان کو گراویاسب کے سب اُس میں دب کر مرکھے۔ اب الميس نے ان بچوں كے استادكى شكل اختياركى اسے چرے پر اُن كاخون ملاخون آلود كيڑے لے كرسيد ناايوب عليه السلام کے پاس حاضر ہوا اور روتے روتے ساری داستان سنانے لگا خوب مرشے پڑھتا تھی خاک اُٹھاکر سر پر ڈالٹا تھی ماتم کرتا اور نا محكرى كے جلے بولتا الليس جب بير سارے كام كرر باتھاأس وفت بھى سيّد نا ابوب عليه السلام تماز پڑھ رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اُس کو اُس کی حرکتوں سے روکا اور اللہ سجانہ و تعالیٰ کا شکر اوا کیا اور نہایت سکون کے ساتھ فرمایا، بیرسب الله سجانہ و تعالیٰ کی امانتیں تھیں جو اُس نے واپس لے لیں اور بے فتک ہم سب اُس کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کے بد بخت تو وہ محض ہے جو اپنے رب کی نعمتوں کی ناشکری کرتا ہے بندہ و کھ، تکلیف، بیاری کو دیکھتا ہے تکراللہ سجانہ و تعالیٰ کی کروڑوں نعتوں کو نہیں دیکھتا جو اُس نے دی ہیں۔ مجھے اولاد کے مرنے کا غم ضرور ہے مگر نافکری اور بے صبری ہر گز نہیں ہے حکمت والی پر راضی وشاکر ہول اور خوشی اس بات کی ہے کہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ دنیاہے گئے ہیں لہذا آخرت میں ملاقات ہو گی چند روزہ جدائی پر کیا تھبر انا، تزيناه مجلناءماتم كرناب

ا بلیس ایک مرتبہ پھر ذلیل درُ سواہو الیکن اُس کو اب بھی سکون نہ ملائے نے منصوبے بنانے لگا۔ آخر ایک روز میہ پھر آسانوں کی طرف عمیا اور کہنے لگا البی! مال ودولت ،اولاد میر سب غیر ہی ہوتے ہیں

ان پر بندہ افسوس کرتاہے اور برداشت کرسکتاہے ۔ مگر بندہ جب بہارہوتاہے تووہ نہ عبادت کرسکتاہے اور نہ شکر لہذا تو مجھے ابوب کے جسم پر بھی تسلط عطاکر دے تو میں اُس کو ایسی تکلیفیں پہنچاؤں گا کہ بیاناشکری اور بے مبری کی تمام حدوں کو

ہ گا۔ اللہ سجانہ و تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا اگر چہ تو اپتی پہلی اُس بات میں ذلیل ورسوا ہوچکا کہ انسان عبادت صرف عیش

و عشرت میں کرتا ہے غربت ومصیبت میں نہیں۔ لبندا تھے کوئی حق نہیں پہنچنا کہ تو نے نے مطالبات کرے لیکن اب اگر تیری یہ نئ اور آخری خواہش ہے تو تُو یہ بھی حسرت پوری کرلے ۔ تھے ایوب کے پورے جسم پر تسلط دیاجاتاہے

تكريا في اعضاء زبان، آتكھيں، دل، عقل، آئتيں اور ايوب كى روح پر تير اتسلط نہيں ہوسكتا۔

ان کو بلایااور ان سے کہا کہ اب مجھ پر بھاریوں کا دور شرع ہونے والا ہے اب میر اخاص خیال ر کھناکسی مجسی حالت میں ميرى كوئى عبادت ندرہنے پائے ند كى واقع ہو۔ اب آپ کے جسم میں خارش ہونا شروع ہوگئی آپ اپنے ناخنوں سے تھجلاتے جس سے آپ کے تمام ناخن جھڑ گئے پھر آپ کھرورے پتھروں اور لکڑیوں سے کھجانے لگے جس سے آپ کے جسم پر زخم بن جاتے اور ان سے خون بہنے لگنا۔ ا بلیس روزانہ اپنے چیلوں کے ساتھ بھیس بدل کر آتا اور آپ کے سامنے ناشکری اور بے مبری کی بانٹیں کرتا تا کہ آپ بھی پچھے بولیس آپ سے بڑی جدردی کے بول بول آ۔ لیکن آپ ہر حال میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا کرتے وقت پر اپنے رب کی عبادت کرتے ذكر البى زبان پر ہر لحه جارى رہتا۔ شیطان یہ سب دیکھ کر تلملاجاتا۔اب وہ بستی والوں کے پاس بھیس بدل کر سمیا اور ان سے کہنے لگا کہ تم لوگ ابوب کو لین بستی سے نکال دوایسانہ ہو کہ یہ بیاری حمیمیں بھی لگ جائے۔ البذا لوگول نے شیطان کے ورغلانے سے سیدنا ایوب علیہ السلام کو بستی سے تکال دیا۔ اور نہر کے کنارے ایک جگہ پر چے سال کا طویل عرصہ ای طرح گزر حمیالیکن آپ کسی بھی لھہ عبادت ، شکر گزاری سے غافل نہیں ہوئے ہر حال میں الله سجانه و تعالی کاشکر او اکرتے رہے اور صبر کرتے رہے۔ ا یک دن این اہلیہ سے کسی بات پر سخت ناراض ہو گئے اور سو کوڑے مارنے کی قسم کھائی۔ آپ کی اہلیہ تھوڑی دیر کیلئے جمونیرای سے باہر چلی کئیں کہ جب تاراضکی دور ہوجائے کی تووایس آجاول کی۔

ا بلیس مردود خوشی خوشی لوث آیا سیّدنا ابوب علیه اللام کے پاس پہنچا اور دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں ۔

جب آپ سجدے میں گئے تو ایلیس نے آپ کی تاک میں جادو کی الیمی پھونک ماری کہ آپ کے خون میں آگ کی لہر دوڑ گئ

آپ اس نے اللے عمر فورانی سنجل سے بڑی مشکل سے نماز اداکی اب ان کے پاس ان کی اہلیہ بی باقی پکی تھیں۔

آپ نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے دعا کی جسے قر آن نے یوں بیان کیا:۔

وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّةٌ اَنِیْ مَسَّنِی الضُّرُ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرِّحِمِیْنٌ ) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَکَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ مُسَرِّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرِّحِمِیْنٌ ) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَکَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ مُسْرٍ وَ اَتَیْنَهُ اَهْلَهُ وَمِثْلَعُمْ مَعَمُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَ ذِکْرِی لِلْمُبِدِیْنَ ۞ (پ٤١-سوره انبیاه: ٨٣،٨٨) اور یاد کرد ایوب کو جب یکادا انبول نے ایٹ رب کو کہ مجھے پینی ہے سخت تکلیف اور تو ارقم الراحمین ہے تو ہم نے قبول فرمالی

اس کی فریاد اور ہم نے دور فرمادی جو تکلیف اسے پینچی رہی تھی اور ہم نے عطاکیے اس اس کے گھر والے نیز استے اور ان کے ساتھ لیکن رحمت خاص سے اور یہ نصیحت ہے عبادت گزاروں کیلئے۔

بھر اللہ سجانہ و تعالیٰ نے آپ کو تھم دیا یاؤل زمین پر ماریں آپ نے اپنا یاؤل زمین پر مارا تو اُس سے ایک چشمہ لکلا۔

الله سبحانه و تعالیٰ نے وحی کی ، اے ابوب اس سے عنسل کر لو۔

آپ نے اس پانی سے عسل فرمایا تمام ظاہری بیاریاں چھالے ، داغ دھبے زخم سب ختم ہوگئے اور آپ کا جسم پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گیا۔ ابھی آپ ظاہری تندرستی پاکر چالیس قدم ہی چلے تھے کہ بھر تھم آیاکہ اپناپاؤں زمین پر ماریں آپ نے پھریاؤں ماراتو دوسر اچشمہ ظاہر ہوا تھم ہواس پانی کو پو۔

آپ نے تغیل علم کی اور پانی کو پی لیا۔ تواندر کی تمام تکالیف اور بیاریاں دور موسکیس۔

آپ کی اہلیہ جو آپ کی ناراطنگی کی وجہ سے جھونپڑی سے باہر چلی مئی تھیں تھوڑی دیر کے بعد واپس آئیں تو دیکھا

که ایک صحت مند فخض یهال ببینها مواہے۔

ول بی دل میں کہتے لگیں اے اللہ! یہ کیا ہو گیا؟

جواب دیا، وہ میرے شوہر تھے۔ سیّدنا ابوب علیہ السلام نے فرمایا کیاتم مجھ کو جانتی ہو؟ کہنے لگیں ہاں میرے شوہر جب تندرست تھے تواُن کی شکل وصورت اور جسامت الیی ہی تھی۔ یہ سن کر سیّدنا ابوب علیہ السلام مسکر ادبیّے تو آپ کی بیوی نے آپ کو مسکر انے کی وجہ

سے پیچان لیااور کہنے لکیں کہ بیر ہی ایوب علیہ السلام ہیں۔
سے بیچان لیااور کہنے لکیں کہ بیر ہی اور سے مال کے مصر

آپ نے اخبیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت اور صحت یابی کا واقعہ سنا یا پھر دونوں نے سجد کا شکر ادا کیا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو تمام دولت، تمام اولاد، تمام باغات سب پچھے پہلے سے بھی زیادہ عطافر مایا۔ تو دیکھا طلحہ آپنے یہ شیطان چاہتاہے کہ ہم بے مبری کریں اللہ سجانہ و تعالیٰ کی ناشکری کریں لہذا آپ تومسلمان بچے ہو۔

ی نانی جان! آئندہ میں بھی تکلیف پر صبر کروں گااور شیطان کے بہکاوے میں نہیں آؤں گا۔ان سے اواللہ

(ماخوذاز تنسير نعيى جلد ١٤ سوره انبيار)

كيامسلمان بچه شيطان كے بهكاوے ميں آكر الله سبحاندو تعالى كى ناشكرى كرسكتاہے؟ نہيں نا!

طلحرنے پختہ عزم کے ساتھ کہا۔

## قصه سيدنا داؤد عليداسارم

## جالوت اور طالوت

شام ہو چکی تھی اور تمام بچے میدان سے والیس آرہے تھے۔ آج رات تو دیسے بھی انڈیاسے تایا، تائی اوران کے بچے بھی آ رہے ہیں اور اُن کولینے کیلئے ابو اور چاچا بھی ائیر پورٹ پر گئے ہوئے تھے۔رات نوبجے سب لوگوں کی ائیر پورٹ سے واپسی ہوئی

تورات كاكمانا بمى تيار موجكا تفا

تایا جان سفر کی داستان سنارہے تنے کہ ممبئی سے کراچی تک کاسفر کیسا گزارا۔ ہمئی اب تو جہاز کی وجہ سے تین کھنٹے میں پہنچ گئے

یوں لگاہے جیے ایک بی شمر ہو۔ تا یا کے بچے شان ماریہ اور زبیر مجی تایا تائی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ کھانا کھانے کے بعد سب لوگ لان میں آگئے۔

تا ياجان! چاچاجان بتارے منے كه آپ بيارى بيارى كمانيال ستاتے بيں۔ رفق نے ب تابى سے يو چھا۔

ارئے بچو! تایا جان آج بی سفر سے آئے ہیں تھے ہوئے ہیں اور تم لوگ آج بی تایا جان کو پریشان کر رہے ہو۔ رفیق کی ای نے بیارے بچوں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

نہیں چھوٹی بھانی جان! آپ پریشان نہ ہول اب تو دیسے بھی آج کے جدید دور میں سفر کی یکھ تفکان محسوس نہیں ہوتی ہوائی جہاز جیسی ایجادات کی وجہ سے سفر کی تھکن محسوس ہی نہیں ہوتی۔ تایاجان سے مسکر اتے ہوئے کہا۔

ہاں پو! ہم آپ کو ضرور کہانی سنائی کے اور پورے ہفتے روزانہ آپ کو ایک کہانی سنایا کریں گے اب تو خوش!

تمام بچوں کے چرے کل أفھے۔ تی! تمام بچوں نے مسکراتے ہوئے كبار آج ہم آپ کو ایک غریب بادشاہ کی کھانی سنائیں گے۔

بادشاہ اور غریب چھوٹے چھاکی بٹی شمرین نے جیرت سے پوچھا۔

ہاں بادشاہ اور غریب تایا جان نے شرین کی جیرت کم کرتے ہوئے کہا۔

بچو! آپ کو تو معلوم بی ہے کہ سیّدنا موئ علیہ اللام بنی اسرائیل کولے کر مصرے نکل گئے تھے۔ پھر آپ نے توریت کی تعلیم بنی اسرائیل کو دی پھر سیّدنا مولیٰ علیہ السلام بھی وصال فرماگتے ۔دوسرے انبیاء کرام آتے رہے

بنی اسر ائیل کو توریت کی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کرتے رہے۔لیکن پچھ عرصے کے بعد بیراللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافر مانی کرنے لگے

نبیوں کی اطاعت نہیں کرتے تھے۔جب ان کی نافرمانی اور سرکشی حدے بڑھ گٹی تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان پر ایک سخت باوشاہ جالوت کو حاکم بنادیاجس نے بنی اسرائیل کاشیر ازہ بھیر کرر کھ دیا۔

یہ جالوت بادشاہ کون تھا؟ ماریہ نے ہو چھا۔

بیٹایہ ایک کافر تھا اور فرعون کی طرح ظالم بادشاہ تھا اس نے بھی بنی اسرائیل پر ایسے ایسے ظلم وستم شروع کردیے جیسے فرعون بنی اسرائیل پر کر تا تھا۔

بن اسرائیل اُس کے ظلم وستم پر ہمیشہ کڑھتے رہتے اور دعا کرتے کہ اللہ سجانہ وتعالی اُن میں کسی نبی کو بھیج دے اللہ سجانہ و تعالی نے ان کی دعاسنی اور اپنے پینجبر حصرت شمو ئیل علیہ اللام کو ان میں تیلیج بھیجا۔

ا یک دن بن اسرائیل سیدنا شمو تیل علیه اللام کے پاس آئے اور کہا:۔

اے شمو نیل! آپ کو تو معلوم ہے د همن نے جمیں ذلیل و رسوا کرکے رکھ دیا ہے اور ہم پر ظلم وستم بھی ہورہاہے آپ اللہ سجانہ و تعالیٰ سے وعالیجئے کہ وہ ہم پر ایبا بادشاہ مقرر کردے جس کی قیادت میں ہم جالوت سے مقابلہ کر سکیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔

سيدنا شمو يكل عليه السلام في فرمايا اور اكرتم في جهاد نبيس كيا تو يمر؟

بن اسر ائیل نے فورا کہا حضرت ہم جہاد کیوں نہیں کریں ہے ہم ہر حال میں کفارے لڑیں گے۔اور بھلاہم کیوں نہ لڑیں ان ظالموں سے جنہوں نے ہمارے گھروں کو اُجاڑد یا ہمارے بچوں کو ہم سے دور کر دیا۔

سيدنا شمو يكل عليه اللام في بن اسر ائتل كو الكله دن آف كاكبار

ووسرے دن بن اسرائیل سیّدنا شمو تیل علیہ اللام کے پاس پہنچ گئے۔ آپ نے فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمہارے لیے طالوت کوباد شاہ مقرر کیاہے۔

اب توبيد لوگ جيران و پريشان جو گئے۔ کہنے لگھ:۔

اے شمو تیل! وہ جاراباد شاہ کیے ہو سکتاہے؟ وہ تو غریب آدی ہے۔

جم أت كي بادشاهمان ليس؟

سيّدنا شمو تيل عليه اللام نے فرمايا، الله سبحانه و تعالى نے طالوت كو تمبارے ليے بادشاہ منتخب كياہے۔

تا ياجان بيرطالوت كون تفا؟ مخطط تاياكى بيني عارشة في وجها

بیٹا پہ طالوت ایک غریب آدمی تھا تگر طاقت ،علم اور مقل میں دوسرے لو گوں سے بڑھ کر تھا۔اور سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ بیہ بہادر اور جنگجو بھی تھاجنگ لڑنا جانتا تھا۔ لیکن بنی اسر ائیل اڑ گئے اور ضد کرنے لگے کہ یہ بھلا ہماراباد شاہ کیسے ہوسکتاہے؟

اس سے ایجھے تو ہم ہیں مالدار مجی ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارا تعلق قوم کے سرواروں ہیں ہوتا ہے لإنداباد شاہ ہم کو ہو ناچاہئے۔

بن اسرائیل اینے نبیوں سے جمت بہت کیا کرتے تھے۔ کہنے لگے طالوت کو ہم بادشاہ اُس وقت مانیں سے جب اللہ کی طرف

سے کوئی نشانی جارے یاس آئے۔

حالائکہ اللہ کے نبی نے کہہ دیا تھا بات مختم ہوگئ مگر یہ لوگ ایسے بی شے۔ ضد، سر کشی ان کی عادت بن چکی تھی۔ سیّدنا شمو ئیل ملیہ السلام نے فرما یا کہ اللہ تمہارے یاس وہ مقدس اور متبرک صندوق واپس بھیجے دے گاجس کی بر کت ہے تم لوگوں کو

جنگوں میں فتح ملتی ہے اور تمہاری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

ابوریه صند وق کیسا تفاً؟ شان نے بوچھا۔ اور تاباجان اس صندوق کے اندر کیا تھا؟ راحیل بھی چپ نہ رہ سکا۔

اور تا یا جان بیر بتایئے کہ بیر صندوق متبرک اور مقدس کیوں تھا؟

صندوق توسب ایک جیسے بی ہوتے ہیں ؟ رفیق نے کانی سوئ بھار کے بعد ہو چھا۔ ہاں بچو! اس طرف آرہا ہوں۔

یہ صندوق شمشاد کی لکڑی کا بنا ہوا تھا اور اس پر سونے کی چادر چڑھی ہوئی تھی اس صندوق کے اندر انبیاء کرام اور

ان کے مکانات کی بھی تصاویر تھیں اور اس صند وق کے اندر ہمارے بیارے نبی سل مذن نالی ملیہ دسلم اور آپ کے دولت کدے کی تصویر

ا یک سرخ با قوت میں تھی کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نماز اوا کر رہے ہیں اور آپ کے آس پاس صحابہ کر ام رضی اللہ تعالی عنبم

یہ صندوق آدم علیہ اللام سے تمام انبیاء کرام کے پاس منتقل ہوتا رہا بہاں تک کہ سیّدنا موسیٰ علیہ اللام کے پاس پہنچا اور آپ اس میں اپنا خاص سامان بھی ر کھا کرتے ہتھے اس میں توریت شریف کی تختیاں بھی موجود تھیں۔ سیّد نامو سی ملیہ السلام اس میں

ا پیچ کیڑے اور تعلین مبارک رکھا کرتے تھے سیّد ناہارون علیہ السلام کاعمامہ اور ان کاعصا بھی اس صندوق میں موجو و تھا۔

سيدناموى طيه السلام جنگول بين اس صندوق كو آمے ركھتے اور اس كى بركت سے فتح حاصل كياكرتے تھے۔

یہ صندوق آس وفت ہے بنی اسر ائیل کے پاس موجو و تھا۔

کیکن جب بنی اسرائیل نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی کی تو ایک اور ظالم قوم، قوم عمالقہ ان پر مسلط ہو گئی اور وہ بنی اسر ائیل سے بیہ تابوت چھین کر اپنے ساتھ لے گئی۔

اور أن سب فے طالوت كوباد شاه مان ليا۔ مچر طالوت نے جالوت سے مقاملے کیلئے اپنا لفکر تیار کیا اور یہ اعلان کرایا کہ میرے ساتھ صرف نوجوان جائیں کے بوژھے حضرات اور وہ لوگ جو تنچارتی کامول میں مصروف ہول مکانات وغیر ہ کی تغییر کررہے ہول میرے ساتھ جہاد کیلئے نہ جائیں۔ چنانچہ آپ نے صرف ایسے ہی لوگوں کو اپنی فوج میں شامل کیا جو فارغ البال ہوں تاکہ جہاد میں ثابت قدم رہ سکیں۔ جب یہ تشکر جہاد کیلئے روانہ ہونے لگا توسخت مرمیوں کے دن تھے۔ طالوت نے اپنے لشکرسے کہا کہ آگے ایک نہر آر ہی ہے جس سے اللہ سجانہ و تعالیٰ تمہارا امتحان لے گا۔ لہذا جب وہ نہر پر پہنچیں توصرف ایک چلویانی پئیں اس سے زیادہ ہر گزنہ پئیں۔ اب جب بن اسرائیل اس نہر کے کنارے پہنچے تو سوائے چند افراد کے سب نے پیٹ بھر کر بانی بیا۔اور ہوایہ کہ جنہوں نے ایک چلو پانی بیا تھا اللہ سجانہ و تعالیٰ نے ان کی بیاس بجھادی اور جنہوں نے پیٹ بھر کر بیا اُن کی بیاس ختم نہیں ہوتی أن كے ہونث كالے ہو كتے اور پيد چول كتے اور يدلوگ ويس ره كتے ياوالس لوث كتے۔ خیر جب بدچندلوگ جنہوں نے چلو بھر پانی بیا تھا جالوت کے مقابلے پر میدان میں آئے تو انہوں نے دیکھا کہ جالوت کی فوج توبہت بڑی ہے اور ہم تو گنتی کے لوگ ہیں۔

فرفتے اس بیل گاڑی کو ہا تکتے ہوئے طالوت کے پاس لے آئے بنی اسر ائیل نے جب تابوت کو دیکھاتو دہ خوش ہو گئے

تھی فتح عطافرماتاہے۔ خیر تو بنی اسرائیل بڑی ہے صبری ہے اس صندوق کا انتظار کرنے گئے۔ دوسرى طرف قوم عمالقه وه صندوق أشالولائ كيكن انهول في اس كى بے حرمتى كى اور اس كو كوڑے خاند ميں ڈال ديا۔

فاتح ہو جائیں گے کیونکہ اللہ سجانہ و تعالیٰ اپنے پیاروں کی برکت ہے اُن کے وسلے سے بلکہ پیاروں کی استعال کی چیزوں کی برکت سے

جب بن اسرائیل نے سنا کہ ہم کویہ صندوق واپس مل جائے گا تو خوش ہو گئے اور اُن کویقین ہو گیا کہ اب ہم دوبارہ

تب انہیں یقین ہو کیا کہ یہ مصیبتیں اس تابوت کی وجہ ہے اُن پر آر ہی ہیں لبذا انہوں نے اس تابوت کو بیل گاڑی ہیں رکھا اور بن اسرائیل کی طرف اس بیل گاڑی کوہانک دیا۔

اس بے حرمتی کی سزاان کو مید ملی کہ جو کوئی بھی اُس پر کوڑا پھیٹکآ پاکسی بھی طرح اُس کی بے حرمتی کر تاوہ کسی خطرناک بیاری ميں مبتلا ہوجا تااس طرح قوم عمالقہ كى يا في بستياں تباہ ہو تمكيں۔

قر آن نے اس واقعہ کو یوں بیان کیاہے:۔

فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ امَنُوَا مَعَهُ \* قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهِ \* قَالَ الَّذِينَ يَظُنُوْنَ اللَّهِ \* وَاللَّهُ مَعَ الصَّيرِينَ (پارسره بقره: ٢٣٩) أَنَّهُمْ مُلْقُوا اللهِ \* كَمْ مِنْ فِقَةٍ قَلِينَلَةٍ عَلَبَتَ فِقَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ \* وَاللهُ مَعَ الصَّيرِينَ (پارسره بقره: ٢٣٩) ان كے نيك لوگول نے كہا كہ اصل بات الله كى تائيراور نفرت كى ہوہ جس كروہ كے ساتھ ہو وہ اگرچ تعداد ميں كم ہو ان كے نيك لوگول نے كہا كہ اصل بات الله كى تائيراور فارح وہ جس كروہ كے ساتھ ہو وہ اگرچ تعداد ميں كم ہو الله على الله الله الله كا مياب اور فارح وہى رہتا ہے۔

لہٰذااب بیہ باطل قوت سے لڑنے کی تیاری کرنے گئے اور بیہ دعا کی اے اللہ ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمااور ہمیں ثابت قدم رکھ کافروں پر ہمیں غلبہ دے۔اب بیہ دونوں لفکر آمنے سامنے آئے۔

جالوت نے آگر للکار اکون ہے؟جو جھے سے مقابلہ کرے گا۔

جالوت کی کرخ اور بھدی آواز س کر سب لوگ خو فزدہ ہو گئے کیونکہ جالوت بڑاسخت اور جابر تھا اکیلے ہی بڑے بڑے لشکروں کو بھگادیتا تھا۔

جب طالوت نے جالوت کی للکار سی تو کہا کہ کون ہے؟جو جالوت کو تعلّ کرے جو بھی جالوت کو تعلّ کرے گا میں اُس سے اپنی بیٹی کی شادی کر دول گااور آو حی سلطنت بھی دول گا۔سب خاموش رہے!

لیکن ایک نوجوان جن کانام داود تقااور آپ امجی کمسن بی تھے آپ لشکر کی صفول سے لکل کرباہر آئے۔

طالوت نے آپ کو گھوڑا دیا اور زرہ پہنائی اور ہتھیار دے کر روانہ کیاا پ تھوڑی دور گئے اور واپس لوث آئے اور طالوت کے دیئے ہوئے ہتھیار واپس کر دیئے اور کہنے لگے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ میری مدد فرمائے توان ہتھیاروں کی ضرورت نہیں۔

جالوت نے جب حضرت داؤد علیہ اللام کو واپس جاتے دیکھا تواپنے لفکریوں سے کہنے لگا کہ یہ مجھ سے ڈر گیاہے دیکھامیری بیبت کیسی ہے۔

دوسرى طرف سيدناداؤدعليه السلام في ابنا كو مجن باته بس ليااور جالوت كے مقابلے پر آ كے۔

مو پھن كيابو تاہے؟ تاياجان! سائره نے يو چھا۔

کو پھن غلیل ٹائپ کی ایک چیز ہوتی ہے جس میں پھر کو رکھ کر تھماتے ہیں اور دهمن پر پھینک دیتے ہیں اور آپ کو گو پھن چلانے میں مہارت حاصل تھی۔ خیر داؤدملی اللام نے اپنا کو مجن لیااور جالوت کے مقابلے پر نکل آئے۔

رائے میں تین پتھروں نے آپ کو آواز دی کہ جمیں اُٹھالوجالوت کی موت ہم میں ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ پتھر اُٹھالیے۔ جالوت نے دیکھا کہ یہ بچہ تو ہتھیار بھی اُتار کر آگیااور گھوڑا بھی چھوڑ دیاہے اس نے زرہ بھی اُتار دی۔ جالوت نے غداق اُڑاتے ہوئے کہا:۔

> اے بچے چلاجا! یہ میدانِ جنگ ہے کوئی تھیل کامیدان نہیں ہے جہاں تم تھیلنے آگئے ہو۔ سیدناداؤدعلیہ السلام اگرچہ کسن تھے لیکن جر اُت دبھادری بہت تھی کہنے لگے۔

> > میں تولڑنے کیلئے آیاہوں مقابلہ کرو۔

جالوت پھر ہننے لگا کہ تم ہاتھ میں تین پتھر لیے ایسے آ رہے ہو جیسے کسی کتے کو مارنے آئے ہو یہ میدانِ جنگ ہے یہاں تکوار کا کام ہے تم کیوں اپنی جان کے دخمن ہو گئے ہو۔

آپ نے کہا، جالوت! زیادہ با تیں نہ کر تو، تو کتے ہے بھی بدتر ہے اور عنقریب تیر اگوشت چیل کؤے کھائیں گے۔ جالوت نے جب داؤد علیہ الملام کی بہادری وجر آت و یکھی تو خوف زدہ ہو اکتنے لگا کہ جھے تیری کمسنی پرترس آتا ہے۔ واؤد علیہ الملام نے فرمایا، با تیں کرنے کے بجائے مقالبے پر آ، میں تجھ پر وار کر تاہوں سنجال میرے وار کو۔

جالوت یہ سن کر غصے میں آگیا اور تلوار لے کر آپ پر حملہ کیلئے دوڑا۔ آپ نے اپنے کو پھن میں ایک پتفر رکھ کر جو اُسے ماراتو پتفر سید هاجالوت کے سینے میں لگااور اُس کے سینے کو پھاڑتے ہوئے پیچھے اُس کے تین سپاہیوں کو بھی ہلاک کر دیا۔

جب جالوت کے لشکرنے دیکھا کہ جالوت مر کمیاہے تووہ ڈر کر بھا گئے لگے۔

سیّد ناداؤدعلیہ السلام جالوت کو تھیٹے ہوئے لائے اور طالوت کے قد موں میں لا کر ڈال دیا۔ اس کے بعد طالوت نے لشکر کو تھم دیا کہ جالوت کے لشکر کو تمثّل کر ڈالو لہذا جالوت کے لشکر کر تمثّل عام ہونے لگا اور بیر کا فربھا گئے گئے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے طالوت کے لشکر کو فتح عطاکی اور طالوت نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنی بیٹی کی شادی سیّد نا داؤد علیہ السلام سے کر دی اور اپنی آدھی سلطنت بھی آپ کو دے دی۔

کچھ بی عرصے میں بنی اسرائیل آپ سے محبت کرنے لگے آپ کی حکمت عملی اور حکومت چلانے سے وہ بہت متاثر ہوئے اور طالوت کی موت کے بعد آپ ساری سلطنت کے بادشاہ بن گئے۔

## اب بچو کہانی مختم۔

لیکن تایاجان! اس کے بعد کیاموا؟ بچوں نے بوچھا۔

بھی اب تایاجان کو آرام کرنے دوسفر میں تھکن ہوئی جاتی ہے باتی کہانی کل من لینا۔ پچی جان نے بچوں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اچھا پھر کل کا دعدہ ہے تایاجان! بال بیٹازندگی رہی توضر در کل ہم اس سے آگے آپ کو ایک اور کہانی سنائیں گے۔